ذخیرۃ الجنان
فی
فہم القرآن
افادات
شیخ الحدیث والتفسیر
مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ
www.besturdubooks.net
ناشر
میر محمد لقمان برادران
سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

من ابی الزاہد

الیٰ جمیع اولادی واحبابی وتلامذتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

راقم اثیم گکھڑ میں قرآن کریم و حدیث شریف
کا پنجابی میں جو درس دیتا رہا اس درس
قرآن کریم کا بڑی عرق ریزی کے ساتھ اردو میں ترجمہ
مولانا محمد نواز بلوچ صاحب نے کیا جس کی طباعت
کا انتظام الحاج میر محمد لقمان اللہ صاحب
نے اور ان کے بھائیوں نے کیا ہے۔ راقم اثیم
طباعت کے حقوق ان کو دیتا ہے ہاں اگر عملی
طور پر اصلاح کی ضرورت پڑے تو راقم اثیم
کے بچے مثلاً عزیزم زاہد اور عزیزم قارن سلمہما اللہ
تعالیٰ وغیرہ مشورہ دے سکتے ہیں باقی
سب حقوق طباعت جناب میر صاحب
کو دیدئے ہیں واللہ الموفق۔

ابوالزاہد محمد سرفراز عفی عنہ
۱۴/صفر ۱۴۲۳ھ
۲۸/اپریل ۲۰۰۲ء

www.besturdubooks.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزانہ درس قرآن پاک

تفسیر

سورۃ یونس، سورۃ ہود

(مکمل)

جلد.............۹

افادات

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر قدس اللہ سرہ

خطیب مرکزی جامع مسجد المعروف بوہڑ والی گکھڑ گوجرانوالہ، پاکستان

www.besturdubooks.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ---- ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن ﴿سورۃ یونس، ہود مکمل﴾

افادات ---- شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مرتب ---- مولانا محمد نواز بلوچ مدظلہ، گوجرانوالہ

سرورق ---- محمد خاور بٹ، گوجرانوالہ

کمپوزنگ ---- محمد صفدر بلوچ

تعداد ---- گیارہ سو [۱۱۰۰]

تاریخ طباعت ----

قیمت ----

مطبع --

طابع و ناشر ---- لقمان اللہ میر اینڈ برادرز، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

۱) والی کتاب گھر، اردو بازار گوجرانوالہ

۲) جامع مسجد شاہ جمال، جی ٹی روڈ گکھڑ گوجرانوالہ

۳) ظفر اسلامی کتاب گھر جی۔ٹی روڈ گکھڑ

www.besturdubooks.net

پیش لفظ

نحمدہ تبارک وتعالیٰ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ واتباعہٖ اجمعین

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ العزیز برصغیر پاک وہند بنگلہ دیش کو فرنگی استعمار سے آزادی دلانے کی جدوجہد میں گرفتار ہوکر مالٹا جزیرے میں تقریباً ساڑھے تین سال نظر بند رہے اور رہائی کے بعد جب دیوبند واپس پہنچے تو انہوں نے اپنے زندگی بھر کے تجربات اور جدوجہد کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک مسلمانوں کے ادبار و زوال کے دو بڑے اسباب ہیں۔ ایک قرآن پاک سے دُوری اور دوسرا باہمی اختلافات و تنازعات اس لیے مسلم اُمہ کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کیا جائے اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد و مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے محنت کی جائے۔

حضرت شیخ الہندؒ کا یہ بڑھاپے اور ضعف کا زمانہ تھا اور اس کے بعد جلد ہی وہ دنیا سے رخصت ہوگئے مگر انکے تلامذہ اور خوشہ چینیوں نے اس نصیحت کو پلے باندھا اور قرآن کریم کی تعلیمات کو عام مسلمانوں تک پہنچانے کے لیے نئے جذبہ و لگن کے ساتھ مصروف عمل ہوگئے۔ اس سے قبل حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے عظیم المرتبت فرزندان حضرت

شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ اور حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے قرآن کریم کے فارسی اور اردو میں تراجم اور تفسیریں کر کے اس خطہ کے مسلمانوں کی توجہ دلائی تھی کہ ان کا قرآن کریم کے ساتھ فہم و شعور کا تعلق قائم ہونا ضروری ہے اور اس کے بغیر وہ کفر و ضلالت کے حملوں اور گمراہ کن افکار و نظریات کی یلغار سے خود کو محفوظ نہیں رکھ سکتے جب کہ حضرت شیخ الہندؒ کے تلامذہ اور خوشہ چینوں کی یہ جدوجہد بھی اسی کا تسلسل تھی۔ بالخصوص پنجاب میں بدعات و اوہام کے سراب کے پیچھے بھاگتے چلے جانے والے ضعیف العقیدہ مسلمانوں کو خرافات و رسوم کی دلدل سے نکال کر قرآن و سنت کی تعلیمات سے براہِ راست روشناس کرانا بڑا کٹھن مرحلہ تھا لیکن اس کے لیے جن ارباب عزیمت نے عزم و ہمت سے کام لیا اور کسی مخالفت اور طعن و تشنیع کی پروا کیے بغیر قرآن کریم کو عام لوگوں کی زبان میں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا ان میں امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی قدس سرہ العزیز آف واں بھچراں ضلع میانوالی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز اور حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہٗ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں جنہوں نے اس دور میں علاقائی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ و تفسیر سے عام مسلمانوں کو روشناس کرانے کی مہم شروع کی جب عام سطح پر اس کا تصور بھی موجود نہیں تھا مگر ان ارباب ہمت کے عزم و استقلال کا ثمرہ ہے کہ آج پنجاب کے طول و عرض میں قرآن کریم کے دروس کی محافل کو شمار کرنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔

اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی ذات گرامی بھی ہے۔ جنہوں نے ۱۹۴۳ء میں گکھڑ کی جامع مسجد بوہڑ والی میں نماز فجر کے بعد روزانہ درس قرآن کریم کا آغاز کیا اور جب تک صحت نے اجازت دی، کم و بیش پچپن برس تک اس سلسلہ کو پوری پابندی کے ساتھ جاری رکھا۔ انہیں حدیث میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

سے اور ترجمہ وتفسیر میں امام الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ سے شرف تلمذ اجازت حاصل ہے اور انہی کے اسلوب و طرز پر انہوں نے زندگی بھر اپنے تلامذہ اور خوشہ چینوں کو قرآن و حدیث کے علوم و تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کی مسلسل محنت کی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے درس قرآن کریم کے چار الگ الگ حلقے رہے ہیں۔ ایک درس بالکل عوامی سطح کا تھا جو صبح نماز فجر کے بعد مسجد میں ٹھیٹھ پنجابی زبان میں ہوتا تھا۔ دوسرا حلقہ گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑ میں جدید تعلیمیافتہ حضرات کے لیے تھا جو سالہا سال جاری رہا۔ تیسرا حلقہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں متوسط اور منتہی درجہ کے طلبہ کے لیے ہوتا تھا اور دو سال میں مکمل ہوتا تھا اور چوتھا مدرسہ نصرۃ العلوم میں ۷۶ء کے بعد شعبان اور رمضان کی تعطیلات کے دوران دورۂ تفسیر کی طرز پر تھا جو پچیس برس تک پابندی سے ہوتا رہا اور اس کا دورانیہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کا ہوتا تھا۔ ان چاروں حلقہ ہائے درس کا اپنا اپنا رنگ تھا اور ہر درس میں مخاطبین کی ذہنی سطح اور فہم کے لحاظ سے قرآنی علوم و معارف کے موتی ان کے دامن قلب و ذہن میں منتقل ہوتے چلے جاتے تھے۔ ان چاروں حلقہ ہائے درس میں جن علماء کرام، طلبہ، جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں اور عام مسلمانوں نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے براہ راست استفادہ کیا ہے ان کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق چالیس ہزار سے زائد بنتی ہے۔ ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء

ان میں عام لوگوں کے استفادہ کے لیے جامع مسجد گکھڑ والا درس قرآن کریم زیادہ تفصیلی اور عام فہم ہوتا تھا جس کے بارے میں متعدد حضرات نے خواہش کا اظہار کیا اور بعض مرتبہ عملی کوشش کا آغاز بھی ہوا کہ اسے قلمبند کر کے شائع کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں لیکن اس میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ درس خالص پنجابی میں ہوتا تھا جو اگرچہ پورے کا

www.besturdubooks.net

پورا ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے محفوظ ہو چکا ہے مگر اسے پنجابی سے اُردو میں منتقل کرنا سب سے کٹھن مرحلہ تھا اس لیے بہت سی خواہشیں بلکہ کوششیں اس مرحلہ پر آ کر دم توڑ گئیں۔

البتہ ہر کام کا قدرت کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور اس کی سعادت بھی قدرت خداوندی کی طرف سے طے شدہ ہوتی ہے اس لیے تاخیر در تاخیر کے بعد یہ صورت سامنے آئی کہ اب مولانا محمد نواز بلوچ فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم اور برادرم محمد لقمان میر صاحب نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور تمام تر مشکلات کے باوجود اس کا آغاز بھی کر دیا ہے جس پر دونوں حضرات اور ان کے دیگر سب رفقاء نہ صرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے تلامذہ اور خوشہ چینوں بلکہ ہمارے پورے خاندان کی طرف سے بھی ہدیۂ تشکر و تبریک کے مستحق ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اس فرض کفایہ کی سعادت کو تکمیل تک پہنچا سکیں اور ان کی یہ مبارک سعی قرآنی تعلیمات کے فروغ، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے افادات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے اور اَن گنت لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے اور بارگاہِ ایزدی میں قبولیت سے سرفراز ہو۔

یہاں ایک امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ یہ درس کی کاپیاں ہیں اور درس و خطاب کا انداز تحریر سے مختلف ہوتا ہے اس لیے بعض جگہ تکرار نظر آئے گا جو درس و بیان کے لوازمات میں سے ہے لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اسکو ملحوظ رکھا جائے اسکے ساتھ ہی ان دروس کے ذریعے محفوظ کرنے میں محمد اقبال آف دبئی اور محمد سرور منہاس آف گکھڑ کی مسلسل محنت کا تذکرہ بھی ضروری ہے جنہوں نے اس عظیم علمی ذخیرہ کو ریکارڈ کرنے کیلیے سالہا سال تک پابندی کے ساتھ خدمت سرانجام دی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین

ابو عمار زاہد الراشدی
خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

یکم مارچ ۲۰۰۲ء

اہلِ علم سے گزارش

بندۂ ناچیز امام المحدثین مجدد وقت شیخ الاسلام حضرت العلام محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم علینا کا شاگرد بھی ہے اور مرید بھی۔

اور محترم لقمان اللہ میر صاحب حضرت اقدس کے مخلص مرید اور خاص خدام میں سے ہیں۔

ہم وقتاً فوقتاً حضرت اقدس کی ملاقات کے لیے جایا کرتے ہیں۔ خصوصاً جب حضرت شیخ اقدس کو زیادہ تکلیف ہو تو علاج ۔۔۔ کے لیے اکثر جانا ہوتا ہے۔ جانے سے پہلے ٹیلیفون پر رابطہ کر کے اکٹھے ہو جاتے۔ ایک دفعہ جاتے ہوئے میر صاحب نے کہا کہ حضرت نے ویسے تو کافی کتابیں لکھیں ہیں اور ہر باطل کا رد کیا ہے مگر قرآن پاک کی تفسیر نہیں لکھی تو کیا حضرت اقدس جو صبح بعد نمازِ فجر درس قرآن ارشاد فرماتے ہیں وہ کسی نے محفوظ نہیں کیا کہ اسے کیسٹ سے کتابی شکل سے منظر عام پر لایا جائے تاکہ عوام الناس اس سے مستفید ہوں۔ اور اس سلسلے میں جتنے بھی اخراجات ہونگے وہ میں برداشت کرونگا اور میرا مقصد صرف رضائے الہی ہے، شاید یہ میرے اور میرے خاندان کی نجات کا سبب بن جائے۔ یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے مقدر فرمائی تھی۔

اس سے تقریباً ایک سال قبل میر صاحب کی اہلیہ کو خواب آیا تھا کہ ہم حضرت شیخ اقدس کے گھر گئے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ حضرت کیلوں کے چھلکے لیکر باہر آ رہے ہیں۔ میں

www.besturdubooks.net

نے عرض کیا حضرت مجھے دیدیں میں باہر پھینک دیتی ہوں۔ حضرت نے وہ مجھے دیدیئے اور وہ میں نے باہر پھینک دیئے۔ (چونکہ حضرت خواب کی تعبیر کے بھی امام ہیں۔)

میں نے مذکورہ بالا خواب حضرت سے بیان کیا اور تعبیر پوچھنے پر حضرت نے فرمایا کہ میرا یہ جو علمی فیض ہے اس سے تم بھی فائدہ حاصل کرو گے، چنانچہ وہ خواب کی تعبیر تفسیرِ قرآن ''ذخیرۃ الجنان'' کی شکل میں سامنے آئی۔

میر صاحب کے سوال کے جواب میں مَیں نے کہا اس سلسلے میں مجھے کچھ معلوم نہیں حضرت اقدس سے پوچھ لیتے ہیں۔ چنانچہ جب گکھڑ حضرت کے پاس پہنچ کر بات ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ درس دو تین مرتبہ ریکارڈ ہو چکا ہے اور محمد سرور منہاس کے پاس موجود ہے ان سے رابطہ کرلیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ گکھڑ والوں کے اصرار پر میں یہ درسِ قرآن پنجابی زبان میں دیتا رہا ہوں اس کو اُردو زبان میں منتقل کرنا انتہائی مشکل اور اہم مسئلہ ہے۔

اس سے دو دن پہلے میرے پاس میرا ایک شاگرد آیا تھا اس نے مجھے کہا کہ میں ملازمت کرتا ہوں تنخواہ سے اخراجات پورے نہیں ہو پاتے، دورانِ گفتگو اس نے یہ بھی کہا کہ میں نے ایم۔اے پنجابی بھی کیا ہے۔ اس کی یہ بات مجھے اس وقت یاد آ گئی۔ میں نے حضرت سے عرض کی کہ میرا ایک شاگرد ہے اس نے پنجابی میں ایم۔اے کیا ہے اور کام کی تلاش میں ہے، میں اس سے بات کرتا ہوں۔

حضرت نے فرمایا اگر ایسا ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ ہم حضرت کے پاس سے اٹھ کر محمد سرور منہاس صاحب کے پاس گئے اور ان کے سامنے اپنی خواہش رکھی انھوں نے کیسٹیں دینے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ کچھ کیسٹیں ریکارڈ کرانے کے بعد اپنے شاگرد

www.besturdubooks.net

ایم-اے پنجابی کو بلایا اور اس کے سامنے یہ کام رکھا اُس نے کہا کہ میں یہ کام کر دونگا، میں نے اسے تجرباتی طور پر ایک عدد کیسٹ دی کہ یہ لکھ کر لاؤ پھر بات کریں گے۔ دینی علوم سے ناواقفی اس کیلئے سدِ راہ بن گئی۔ قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور عربی عبارت سمجھنے سے قاصر تھا۔ تو میں نے فیصلہ کیا کہ یہ کام خود ہی کرنے کا ہے میں نے خود ایک کیسٹ سنی اور اُردو میں منتقل کر کے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت نے اس میں مختلف مقامات میں سے پڑھ کر اظہارِ اطمینان فرمایا۔ اس اجازت پر پوری تن دہی سے متوکل علی اللہ ہو کر کام شروع کر دیا۔

میں بنیادی طور پر دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے صرف پرائمری پاس ہوں، باقی سارا فیض علماءِ ربانیین سے دورانِ تعلیم حاصل ہوا۔ اور میں اصل رہائشی بھی جھنگ کا ہوں وہاں کی پنجابی اور لاہور، گوجرانوالہ کی پنجابی میں زمین آسمان کا فرق ہے لہذا جہاں دشواری ہو وہاں حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی، مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری مدیر "بینات" کراچی اور دیگر صاحب علم حضرات سے رجوع کرتا ہوں اور اگر کہیں زیادہ ہی الجھن بن جائے تو براہِ راست حضرت اقدس سے رابطہ کر کے تشفی کر لیتا ہوں کیونکہ بعض مقامات ایسے بھی آتے ہیں جہاں حضرت اقدس کے بغیر مسئلہ حل ہو ہی نہیں سکتا۔

اور اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اس بات کو بھی مدِ نظر رکھیں کہ یہ چونکہ عمومی درس ہوتا تھا اور یادداشت کی بنیاد پر مختلف روایات کا ذکر کیا جاتا تھا اس لئے ضروری نہیں ہے کہ جو روایت جس کتاب کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے وہ پوری روایت اسی کتاب میں موجود ہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ روایت کا ایک حصہ ایک کتاب میں ہوتا ہے جس کا حوالہ دیا گیا ہے مگر باقی تفصیلات دوسری کتاب کی روایت بلکہ مختلف روایات میں ہوتی

www.besturdubooks.net

ہیں۔جیسا کہ حدیث نبویؐ کے اساتذہ اور طلبہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے ان دروس میں بیان کی جانے والی روایات کا حوالہ تلاش کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے۔

میں کیسٹ سے تحریر کرنے کے بعد مسودہ اپنے بڑے بھائی لیفٹیننٹ حبیب اللہ خان کے پاس بھیجتا ہوں جن کا تعلق آرمی میں شعبۂ تعلیم ہی سے ہے۔ان کے راہنمائی کے بعد مسودہ نظر ثانی کے لئے علامہ زاہد الراشدی صاحب (جو حضرت کے بڑے فرزند اور مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث ہیں) کے پاس بھیجتا ہوں۔اس کے بعد یہ مسودہ کمپوزنگ کیلئے جاتا ہے اور تصحیح اغلاط کے بعد پھر یہ مسودہ دوبارہ علامہ زاہد الراشدی کے پاس جاتا ہے ان کے مطالعہ اور تصدیق کے بعد یہ مسودہ زیور طباعت سے آراستہ ہوتا ہے۔لیکن بایں ہمہ ہم سارے انسان ہیں اور نسیان سے مرکب ہیں غلطیاں ممکن ہیں۔خصوصاً بندہ ناچیز ان سب حضرات سے علم، عمل اور عمر میں چھوٹا ہے لہذا تمام خامیوں، کمزوریوں کی نسبت صرف میری طرف ہی کی جائے اور ان غلطیوں سے مطلع کیا جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔

العارض

محمد نواز بلوچ

فارغ التحصیل مدرسہ نصرۃ العلوم وفاضل وفاق المدارس العربیہ، ملتان

www.besturdubooks.net

میرے شیخ، میرے مشفق، میرے مرشد، میرے مربی

اس بات میں تو کوئی شک شبہ نہیں ہے کہ شرعی سوگ صرف تین ہے اس کے بعد سوگ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن کچھ صدمے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو بھلانے پر وقت لگتا ہے اور جس کو جس سے جتنا تعلق اور قرب ہوتا ہے اس کی جدائی کا اس پر اتنا ہی اثر ہوتا ہے مجھے ابھی تک ہوش نہیں آئی اور وارثوں کی طرف سے خط آ گیا ہے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کے متعلق اپنے تاثرات قلمبند کر کے دیں۔ (الشریعہ والوں نے امام اہلسنت نمبر کیلئے تاثرات قلمبند کرنے کیلئے خط بھیجا تھا اور ان دنوں استاد جی بلوچ صاحب کی کیفیت یہ تھی کہ جمعہ پڑھاتے ہوئے دوران تقریر جب بھی امام اہل سنت کا ذکر آتا تو آپ بجائے رحمہ اللہ کہنے کے مدظلہ العالی کہہ دیتے گویا ؎ تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے والی کیفیت تھی۔ آپ کا ذہن ابھی تک اس بات کو قبول کرنے کو تیار نہ تھا کہ امام اہلسنت اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اس سے استاد محترم کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور یاد رہے کہ یہ تاثرات ماہنامہ الشریعہ اور مجلہ المصطفیٰ میں اشاعت کیلئے بھیجے گئے تھے لیکن انہوں نے اس میں قطع و برید کر کے شائع کیا۔ لہٰذا اب یہاں مکمل تحریر شائع کی جا رہی ہے۔) کم از کم ایک سال کے بعد اگر یہ بات مجھے کہی جاتی تو لکھنے کی کیفیت کچھ اور ہوتی۔ لیکن چونکہ حکم ہے اس لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

؎ ہاں دکھادے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو

لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

میں نے ۱۹۷۹ء میں مدرسہ نصرت العلوم میں موقوف علیہ میں داخلہ لیا۔ عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں میں گھر گیا، ابھی دو تین چھٹیاں باقی تھیں کہ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے شیخین یعنی حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت شیخ الحدیث والتفسیر رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں اکٹھے کھڑے ہیں اور دونوں حضرات دونوں ہاتھوں سے واپس آنے کا اشارہ کر کے بلا رہے ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ کوئی اہم مسئلہ ہے صبح ہوتے ہی میں نے واپسی کا سفر شروع کیا، راستے میں واصوآستانہ کے ساتھیوں نے جمعہ پڑھانے کیلئے کہا کہ ان کے خطیب سفر پر تھے، جمعہ کے بعد پھر سفر شروع ہوا۔ ہفتے والے دن جونہی دروازے سے اندر داخل ہوا تو کچھ حضرات سامنے برآمدے میں جمع تھے، مجھے دیکھ کر مولانا عبدالقدوس صاحب قارن نے کہا کہ وہ بلوچ آ گیا ہے۔ خواب تو میرے ذہن میں تھا ہی یہ آواز سن کر فکر مند ہوا کہ اللہ تعالیٰ خیر

www.besturdubooks.net

کرے۔ ان حضرات نے مجھے اپنی طرف بلالیا اور مجھے کہا کہ حضرت شیخ کا حکم ہے کہ آپ ان حضرات کیساتھ امامت کیلئے جائیں۔ یہ حضرات مجھے مدنی مسجد اندرون قدیم گرجاکھ کی امامت کیلئے لے آئے۔ (اس کی تفصیل وقت نے ساتھ دیا تو انشاءاللہ آئندہ کبھی لکھوں گا کہ مجھے وہاں بھیجنے کی کیا وجہ تھی۔) اگلے دن میں نے حضرت شیخ سے گزارش کی کہ حضرت امامت کی ذمہ داری کی وجہ سے میرے اسباق میں فرق آئے گا اگر کسی اور ساتھی کو بھیج دیں تو ...... حضرت نے فرمایا کہ تو پریشان نہ ہو ان شاءاللہ پڑھائی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ میں مطمئن ہو گیا۔ وہاں ڈیڑھ سال کا عرصہ گذرا تھا کہ جامع مسجد عثمانیہ کی کمیٹی حضرت صوفی صاحبؒ کے پاس آگئی اور کہا کہ بلوچ جس مسجد میں ہے وہ چھوٹی ہے آپ اُسے ہمیں عثمانیہ مسجد کیلئے دے دیں۔ حضرت نے وعدہ فرمالیا کہ دورے سے فراغت کے بعد تمہیں دیدیں گے۔ چنانچہ دستار بندی کے موقع پر وہ حضرات آئے ہوئے تھے۔ حضرت صوفی صاحب رحمہ اللہ کو وعدہ یاد کرایا، حضرت نے مجھے فرمایا کہ آپ سامان اٹھا کر عثمانیہ مسجد میں آجائیں۔ چنانچہ میں عثمانیہ مسجد آگیا لیکن یہاں کچھ نمازیوں کیساتھ اختلاف ہو گیا اور معاملہ کافی طول پکڑ گیا۔ جب حضرت صوفی صاحبؒ کو علم ہوا تو فرمایا کہ سامان اٹھا کر واپس مدرسہ میں آجائیں۔ ادھر مسجد ریحان والوں کو معلوم ہوا تو یہ حضرات صوفی صاحبؒ کے پاس گئے کہ بلوچ ہمیں دیدو۔ لیکن میں ایک ہفتے کی چھٹی لیکر گھر چلا گیا تھا۔ حضرت صوفی صاحبؒ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ وہ ایک ہفتے کی چھٹی پر گیا ہے جب آئے گا تو تمہارے ساتھ بھیج دونگا۔ چنانچہ جس دن میں واپس آیا تو الحاج نور محمد صاحبؒ دو تین ساتھیوں کے ہمراہ مدرسہ میں موجود تھے حضرت نے مجھے ان کے حوالہ کیا کہ جاؤ وہاں جاکر کام کرو۔ اس وقت سے لیکر آج تک میں یہیں کام کر رہا ہوں۔ نصرت العلوم میں داخلے کے کچھ دنوں بعد میں حضرت امام اہل سنتؒ سے بیعت کا تعلق قائم کرلیا اور پڑھائی کے اوقات کے علاوہ توجہ حاصل کرنے کیلئے میں گکھڑ جاکر ان سے ملتا رہتا تھا۔

حضرت صوفی صاحبؒ جلالی مزاج رکھتے تھے۔ ان کو ملتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔ ایک دفعہ میں مٹھائی کا ایک ڈبہ بطور ہدیہ لیکر گیا تو حضرت صوفی صاحبؒ نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ مجھے انقباض ہو جاتا ہے۔ کافی منت اور اصرار کے بعد وہ ہدیہ قبول کیا۔ لیکن حضرت شیخؒ جمالی مزاج کے مالک تھے۔ ملتے ہی آدمی کو ٹھنڈک محسوس ہوتی تھی۔ اس انداز سے ملتے تھے کہ اجنبی بھی یہ محسوس کرتا تھا کہ جیسے حضرت میرے پرانے واقف کار ہیں اور میں تو شاگرد بھی تھا اور مرید بھی۔ میں بیعت بھی گکھڑ جاکے ہوا تھا۔ حضرت امام اہلسنتؒ نے بیعت لینے کے بعد فرمایا کہ تیرا وظیفہ ہے توحید وسنت کو بیان کرنا اور شرک وبدعت کی تردید کرنا، اور یہ بھی فرمایا کہ جب میں مولانا حسین علی صاحبؒ سے بیعت ہوا تھا تو انہوں نے مجھے یہی وظیفہ بتایا تھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ علم پڑھانا ہے تو کسی نہ کسی باطل کے خلاف کام جاری رکھنا! فرمایا کہ یہ بات مجھے قاضی نور محمد صاحبؒ نے فرمائی تھی۔ اس کے بعد میں وقتاً فوقتاً توجہ حاصل کرنے کیلئے گکھڑ جاتا رہتا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا، محبت اور تعلق بڑھتا گیا۔

حضرت شیخ صاحبؒ پہلے سرکلر روڈ والے راستے سے مدرسہ نصرت العلوم آتے جاتے تھے مگر جب جناح روڈ

www.besturdubooks.net

بن گیا تو واپسی اسی راستے سے ہوتی تھی۔کبھی کبھی میری مسجد کے دروازے پر گاڑی رکوا دیتے۔ مجھے پتہ چلتا تو میں ننگے پاؤں دوڑتا ہوا جاتا۔ مدرسہ کے طالب علم بھی اسی طرح دوڑتے ہوئے باہر آجاتے۔ حضرتؒ حال احوال پوچھتے اور دعائیں دیتے ہوئے تشریف لے جاتے۔ ۱۹۸۵ء میں میرا بڑا بیٹا جس کا نام میں نے اپنے شیخ حضرت امام اہلسنتؒ کے نام پر محمد سرفراز خان رکھا تھا، ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ جب چوتھے روز میں گاؤں سے واپس آیا تو حسب سابق حضرت امام اہلسنتؒ کی گاڑی رکی، ہم سب دوڑتے ہوئے باہر آگئے لیکن حضرت اندر تشریف لے لائے۔ ہم نے مسجد کیساتھ والے کمرے میں بٹھایا۔ انہوں نے مجھ سے تعزیت کی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اس سے پہلے میرا نظریہ یہ تھا کہ تعزیت کے موقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا صحیح نہیں ہے۔ میں نے سوال کیا کہ حضرت! کیا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا صحیح ہے؟ فرمایا کہ حضرت شاہ محمد اسحاق صاحبؒ نے چالیس مسائل میں لکھا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

حضرت امام اہل سنتؒ مسائل میں اپنے بزرگوں پر کلی طور پر اعتماد کرتے تھے اور اپنے شاگردوں اور متعلقین کو بھی یہی درس دیتے تھے کہ اپنے بزرگوں کا دامن نہ چھوڑنا۔ چنانچہ ایک دن حسب معمول راقم اثیم اور حضرت کے طبیب ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب اور خادم خاص لقمان اللہ میر صاحب ان کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت کا پوتا عمار خان ناصر آ گیا جس کے متعلق یہ شکایتیں حضرت امام اہلسنت کو پہنچ چکی تھیں کہ وہ بے راہ روی اختیار کرتا جا رہا ہے اور اپنے بزرگوں کیخلاف لب کشائی کرتا ہے۔ حضرت نے اس کو سمجھایا اور فرمایا کہ اپنے اکابر کیخلاف کبھی بات نہ کرنا، اگر چہ ان میں کوئی غلطی بھی ہو۔ ان کی نیکیوں کی بوریاں بھری ہوئی ہیں، اگر ان میں ایک چٹکی مٹی کی بھر بھی گئی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء کی بات ہے۔

پہلے پہل میں اکیلا یا کسی مولوی ساتھی کو ساتھ لے کر حضرت شیخؒ سے ملاقات کیلئے جاتا تھا۔ حضرت کے مرید لقمان اللہ میر صاحب سے بھی وہاں ملاقات ہو جاتی تھی، پھر ان کیساتھ آنے جانے لگا۔ ایک دن کہنے لگے کہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں کے ہاں علماء کرام اور بزرگ آتے ہیں، میری والدہ کہتی ہے کہ ہمارے گھر بھی کبھی اسی طرح بزرگ اور علماء آئیں گے؟ یعنی وہ دوسرے رشتہ داروں پر رشک کرتی ہیں لہذا حضرت کو گھر لے جانے کا کوئی پروگرام بناؤ۔ چنانچہ میں امام اہل سنتؒ سے درخواست کی جو انہوں نے قبول فرمائی اور میر لقمان صاحب کی والدہ کی یہ دعا اور خواہش پوری فرمائی کہ پھر دوسرے رشتہ داران پر رشک کرنے لگے۔ ہمیں اگر کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا یا کوئی دلیل پوچھنی ہوتی تو فوراً حضرت شیخؒ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

۱۹۹۵ء کی بات ہے۔ میں اپنی گاڑی کا کام کروانے کیلئے لاری اڈا کے قریب ایک الیکٹریشن (Electrition) کے پاس گیا۔ مدرسہ ریحان المدارس کے جلسہ دستار فضیلت کے اشتہار بھی میرے پاس تھے۔ الیکٹریشن غیر مقلد تھا۔ اشتہار پڑھ کر کہنے لگا کہ دستار فضیلت باندھنے کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ میں نے کہا کہ اس کی دلیل تو میرے علم میں نہیں ہے لیکن میں اتنی بات یقین کیساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے بزرگ کوئی کام بغیر ثبوت کے نہیں

www.besturdubooks.net

کرتے۔ میں تجھے اس کی دلیل لا کر دوں گا۔ جب گاڑی کا کام ہو گیا تو میں نے گاڑی کا رخ سیدھا گکھڑ کی طرف کیا۔ اپنے شیخ، اپنے مرشد سے ملاقات کی اور دستار فضیلت سے متعلق ثبوت دریافت کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ مستدرک حاکم جلد نمبر ۴ اُٹھا کے لاؤ اس کے شروع میں میرا نوٹ ہوگا، وہ پڑھ کر صفحہ نکالو۔ میں نے صفحہ نمبر ۵۴۰ نکالا۔ فرمایا فلاں سطر والی حدیث جس پر میں نے نشان لگایا ہے پڑھو! وہ حدیث میں نے پڑھ کر سنائی اور نوٹ بھی کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے سر پر پگڑی باندھ کر ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ میں گکھڑ سے شاداں وفرحاں واپس اس غیر مقلد کے پاس پہنچا اور باحوالہ روایت سنائی تو اس نے تسلیم کرلیا اور کہا کہ آئندہ میں یہ اعتراض نہیں کرونگا۔

حضرت لمبے سفر پر مجھے ساتھ لے جاتے تھے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ میں خادم بن کر رہتا تھا عالم بن کر نہیں اور دوسرا یہ کہ میں نے حضرت کو کبھی بیچا نہیں تھا کہ حضرت کا نام لیکر چندہ کروں۔

یہ ۱۹۹۷ء کی بات ہے۔ ایک دن آپ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت نے فرمایا مجلس عمل علماء اسلام کے اجلاس میں شرکت کیلئے مری جانا ہے۔ میر صاحب نے کہا حضرت گاڑی کے متعلق کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں ہم اپنی گاڑی پر آپ کو لیجائیں گے۔ حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے۔ میر صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں لمبے سفر پر ہوں تو مجھ سے گاڑی نہیں چلتی، گاڑی ڈرائیو آپ نے کرنی ہے۔ میں نے کہا آپ فکر نہ کریں ڈرائیونگ میں ہی کرونگا۔ ہم حضرت کو لے کر مری حاجی محمد شعیب صاحب کے گھر پہنچے، کیونکہ مشائخ کا یہ خصوصی اجلاس انہی کے ہاں رکھا گیا تھا۔ جب میر صاحب کی نگاہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب کی گاڑی پر پڑی تو کہنے لگے ہماری گاڑی حضرت کی شان کے لائق نہیں کہ ہمارے پاس سوزوکی مارگلہ (Suzuki Margala) تھی، آئندہ جو سفر ہوگا نئی گاڑی پر ہوگا۔ چنانچہ واپس آ کر انہوں نے زیرو میٹر ٹو-ڈی خریدی۔ اجلاس کے اختتام پر میزبان حاجی محمد شعیب صاحب اور مقامی علماء خصوصاً قاری محمد سعید صاحب کے اصرار پر ہم تین دن مزید وہاں ٹھہرے۔ جب ان حضرات نے مزید اصرار کیا تو حضرت نے وعدہ فرمایا کہ ان شاء اللہ دوبارہ آئیں گے۔

اگلے سال پھر ایک ہفتہ کیلئے ہم حضرت امام اہل سنت کو مری لے گئے۔ قیام کے دوران حضرت نفلی عبادات معمول کے مطابق ادا کرتے تھے اور فرماتے کہ ہمارے بزرگوں کا یہی معمول رہا ہے کہ سفر جاری ہوتا تو نفلی عبادات کو چھوڑ دیتے تھے اور اگر پڑاؤ ہوتا تو فرضوں میں تو رخصت پر عمل کرتے لیکن نوافل اور سنتیں پوری پڑھتے۔ عصر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کریم کا معمول تھا۔ اور فرمایا کہ حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے عصر اور مغرب کے درمیان پیدا فرمایا تھا لہذا یہ وقت اللہ تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کا ہے۔ وہاں مختلف مساجد میں حضرت کے درس ہوئے، کہیں ظہر کے بعد اور کہیں مغرب کے بعد اور کہیں عشاء کے بعد۔ درس میں لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوتے اور بڑے شوق کیساتھ سنتے۔ میں بھی سامنے بیٹھ کر سنتا تھا اور لوگوں کے تاثرات بھی معلوم کرتا۔ لوگ کہتے تھے کہ بابا بڑے سخت مسئلے بیان کرتا ہے۔ ان دنوں

www.besturdubooks.net

حضرت ان مسائل پر بہت زور دیتے تھے کہ جس کے ناخن بڑھے ہوئے ہوں اس کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ ناخنوں کے نیچے میل جم جاتی ہے جس سے وضو نہیں ہوتا۔ عورتیں ناخن پالش نہ لگائیں کیونکہ ناخن پالش کے ہوتے ہوئے پانی ناخن تک نہیں پہنچتا جس سے وضو اور غسل نہیں ہوتا۔ پڑھی ہوئی نمازیں بھی ذمے میں باقی رہتی ہیں۔ اور اگر خواتین نے ناخن پالش لگائی ہی ہے تو نماز کے وقت سے پہلے پہلے صاف کرلیں۔ وضو کرتے وقت انگوٹھی اچھی طرح ہلائیں تاکہ نیچے پانی چلا جائے اور انگوٹھی والی جگہ خشک نہ رہے، ورنہ وضو نہیں ہوگا۔ عورتیں کوکے اور بالی کے سوراخ میں پانی پہنچائیں ورنہ وضو اور غسل نہیں ہوگا۔ عورت اگر باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھے جس سے سر کے بال نظر آتے ہوں تو نماز نہیں ہوگی، چاہے بند کمرے میں ہی کیوں نہ پڑھے، کیونکہ سر عورت کے ستر میں داخل ہے۔

حضرت امام اہل سنت کی برکت سے میں بھی تہجد پڑھ لیتا تھا، ورنہ میں تہجد گزار نہیں ہوں۔ ایک دن میں نے تہجد کی نماز کے بعد دعا کی کہ اے پروردگار! مال وافر مقدار میں عطا فرما۔ حضرتؒ نے صبح کی نماز میں سورہ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع کی تلاوت کی جس میں آتا ہے وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا۔ ''اور مانگتا ہے انسان برائی کو جیسا کہ وہ مانگتا ہے بھلائی کو اور ہے انسان جلد باز۔'' میں نے میر لقمان صاحب کو قصہ سنایا تو بہت ہنسے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اصلاح کیلئے حضرت کو یہ القا فرمایا ہے۔ واپسی سے دو دن پہلے میں نے اپنے جی میں فیصلہ کیا کہ پرسوں واپس جانا ہے کل کو خوب خریداری کرونگا۔ صبح حضرت نے نماز پڑھائی تو سورہ بنی اسرائیل کا تیسرا رکوع تلاوت فرمایا۔ جس میں ہے إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ''بیشک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔'' میں نے فوراً اپنے ارادے سے توبہ کرلی۔

ایک دفعہ میں اور کاتب خاور بٹ صاحب تفسیر ذخیرۃ الجنان کے متعلق کچھ ہدایات لینے کیلئے گئے۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی اور روٹی کا وقت بھی نہیں تھا۔ میں نے بٹ صاحب سے کہا کہ آج اگر حضرت کھانا کھلا دیں تو کیا بات ہے۔ ہم ابھی مصافحہ کرکے بیٹھے ہی تھے کہ حضرت نے فوراً گھر حکم بھیجا کہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے بٹ صاحب کو کہا کہ شریعت میں اگر دھمال ڈالنے کی اجازت ہوتی تو آج میں اس القا پر دھمال ڈالتا۔ خیر میں مری کی بات کر رہا تھا۔ ہم چار سال مسلسل ایک ہفتہ کیلئے حضرت امام اہل سنت کو مری لے جاتے رہے ہیں۔ حاجی محمد شعیب صاحب بھی خدمت کی حد کر دیتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت کی بھلائی نصیب فرمائے۔

چوتھے سال جب مری گئے تو حضرت نے فرمایا کہ آگے کشمیر چلیں۔ ہم اور مولانا محمد اسحاق صاحب جہالہ بازار والے کو فون کرکے اطلاع کر دو کہ اس نے ہمارے ساتھ رہنا ہے۔ کشمیر کی طرف سفر شروع ہوا اور میں باکرہ گاڑی ٹوڈی چلا رہا تھا۔ جب ہم نے دریائے کنہار کراس کیا، پہاڑی سفر تو تھا ہی آگے اندھے موڑ شروع ہو گئے۔ میر صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ حضرت! یہ بتلائیں کہ بلوچ ڈرائیونگ میں پاس ہے یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا پاس ہے۔

www.besturdubooks.net

جب ہم مدرسہ انوار العلوم دھیرکوٹ پہنچے تو مولانا محمد اسحاق صاحب وہاں پہنچ چکے تھے۔ ہم وہاں کچھ دیر ٹھہرے اور حضرت نے بیان بھی فرمایا۔ پھر مجاہد آباد، باڑی گیل، ارجع لقمان پورہ، ملوٹ، نیلہ بٹ، بیر، بنگلہ، غنی آباد، تھب، باغ، یہاں مفتی عبدالشکور صاحب تحصیل مفتی باغ بھی قافلے میں شامل ہوگئے۔ جگہ جگہ حضرت کے بیان ہوئے، کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی کیا تھا۔ یہاں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب ہم ملوٹ مدرسہ تعلیم القرآن کے پاس پہنچے تو سائنس کالج میں چودہ اگست کے حوالہ سے پروگرام ہورہا تھا۔ کچھ حضرات نے کہا کہ حضرت کا بھی مختصر سا بیان ہوجائے، یہ ایک اتفاقی امر تھا یہ پروگرام میں شامل نہیں تھا اور نہ ہی حضرت کو اس کی پیشگی اطلاع تھی۔ مفتی عبدالشکور صاحب نے اسٹیج سیکرٹری کو کہا کہ حضرت علیل ہیں صرف دعا فرمائیں گے مگر ایک نوجوان ماسٹر نے قریب آکر کہا کہ حضرت! یہ بتلائیں کہ علمائے دیوبند نے پاکستان بننے کی مخالفت کیوں کی تھی؟ حضرت امام اہل سنتؒ نے خطبہ کے بعد فرمایا کہ جن علماء نے حمایت کی تھی وہ بھی ہمارے بزرگ تھے اور جنہوں نے مخالفت کی تھی وہ بھی ہمارے بزرگ تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ قائداعظم نے کہا تھا کہ پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام ہوگا۔ جن علماء نے ان کی بات پر اعتماد کیا انہوں نے ساتھ دیا، حمایت کی اور جنہوں نے ان کی بات پر اعتماد نہیں کیا انہوں نے مخالفت کی۔ میری اس بات کی تصدیق کیلئے پاکستان بننے سے پہلے کے اخبارات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ فیصلہ آپ حضرات خود کرسکتے ہیں کہ جن علماء نے اعتماد نہیں کیا تھا ان کی سوچ صحیح تھی یا نہیں؟ اور مزید یہ بھی کہا کہ آیا قائداعظم نے عہد کا ایفاء کرتے ہوئے پاکستان میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ کیا یا نہیں؟ اس کے بعد حضرت نے خلافت راشدہ کے نظام پر مختصری روشنی ڈالی اور دعا فرمائی۔

ان حضرات نے اس کثرت سے بیان کروائے کہ واپسی پر مفتی عبدالشکور پر نظر پڑی تو فرمایا مفتی صاحب! اب تم میری جان چھوڑ دو۔ جناب محمد رفیق صاحب مرحوم ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر آخری تین دن حضرت کے ساتھ رہے۔ ان کے بھائی ماسٹر غلام رسول عربی صاحب کا گھر پستی میں تھا، رفیق صاحب نے گذارش کی کہ حضرت! بھائی کے گھر صرف دعا فرمادیں۔ حضرت نے فرمایا میں چونکہ علیل ہوں اس لئے نیچے جا نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو چارپائی پر اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ زندہ ہوتے ہوئے تو چارپائی پر نہیں جاؤں گا۔ پھر کرسی پر بٹھا کر نیچے لے جایا گیا۔ حضرت کچھ دیر وہاں ٹھہرے اور پھر واپسی کا سفر شروع ہوا۔ یہ سات دن کا سفر تھا۔ جب گکھڑ پہنچے تو کھانا تیار تھا۔ ہم نے حضرت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ بعد میں حضرت نے مجھے قریب بلایا اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

"جو شخص بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔"

اور مجھے پانچ سو روپے دیئے اور میر لقمان صاحب کو فقط دعا دی اور ہم واپس آگئے۔

www.besturdubooks.net

یہ میں نے صرف ایک سفر بیان کیا ہے۔ اگر سرگودھا، ملتان، پسرور، پشاور، پنڈی، مانسہرا، بگرام جیسے سارے سفروں کی تفصیل بیان کروں تو یہ مستقل ایک کتاب ہوگی۔ حضرت کا حوصلہ، صبر اور برداشت بیان کرنے سے باہر ہے۔ اس وقت تک حضرت امام اہل سنت کے پاس روزانہ جانے کا معمول نہیں تھا وقفہ وقفے کے بعد ملاقات کیلئے جاتے تھے۔ میر صاحب اور میں جی ٹی روڈ پر کسی جگہ اکٹھے ہو جاتے تھے اور واپسی پر وہ مجھے جی ٹی روڈ پر ہی اتار دیتے تھے، وہ اپنے گھر اور میں رکشہ پر بیٹھ کر مدرسے آجاتا۔

ایک دفعہ سبق کے دوران حضرت شیخؒ نے خود بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ کے علماء کو میرے متعلق بتایا گیا تو وہ میرے پاس آگئے۔ کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں ان حضرات نے مجھ سے تقاضا کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ منہ اور یہ زبان جس سے اللہ تعالیٰ نے دین کا اتنا کام لیا اس کا لعاب ہمارے منہ میں ڈالیں یعنی ہمارے منہ میں آپ تھوکیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یہ بات ٹھیک نہیں ہے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے عظمت عطا فرمائی ہے لیکن انہوں نے مجھے تھوکنے پر مجبور کر دیا۔ فرمایا مولوی صاحب! مجھے مجبوراً یہ کام بھی کرنا پڑا کہ میں نے اپنا لعاب ان کے منہ میں ڈالا جسطرح دوسروں کو دم کیا جاتا ہے۔

ایک دن بندہ راقم معمول کے مطابق بعد نماز ظہر حضرت کی تفسیر ''ذخیرۃ الجنان'' ترتیب دے رہا تھا کہ استاذ زادہ مولانا احمد اللہ خان کا جدے سے فون آیا کہ اباجی (استاذ محترم مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب مدظلہ العالی) سے بات کرو۔ علیک سلیک کے بعد حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ یہاں مقیم ہمارے ساتھیوں نے مقامی احباب کو میرا تعارف کرادیا جس پہ انہوں نے تقاضا کیا کہ ہمیں کچھ اسباق حدیث کے پڑھا دو۔ اس دوران میں نے حضرت شیخ کا تعارف کرایا تو جدہ کے بڑے عالم الشیخ احمد ہمدان اور ان کے ساتھیوں نے تقاضا کیا کہ ہماری شیخ صاحب سے بھی بات کراؤ اور حدیث کی اجازت بھی لے کر دو، لہٰذا آپ گکھڑ جا کر حضرت سے ہماری بات کروائیں۔ چنانچہ میں اسی وقت ساری مصروفیات کو پس پشت ڈال کر میر لقمان صاحب اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب کو لیکر گکھڑ پہنچ گیا اور پھر ان عرب علماء سے رابطہ کیا۔ جب ان حضرات نے حضرت امام اہلسنت کا حال احوال دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا کہ میں علیل ہوں۔ انہوں نے دعاؤں کیساتھ اجازت حدیث طلب کی تو حضرت نے مجھے فرمایا کہ آپ ان کو میری طرف سے کہہ دیں کہ اجازت ہے۔ میں نے انکو کہا کہ حضرت نے آپ حضرات کو اجازت دیدی ہے۔ اس پہ انہوں نے کہا کہ حضرت خود اپنی آواز میں ہمیں اجازت دیں۔ میں نے حضرت کو بتلایا کہ حضرت! وہ فرما رہے ہیں کہ آپ بلاواسطہ خود اجازت عنایت فرمائیں۔ اشارہ فرمایا کہ فون میری طرف کرو، میں نے موبائل حضرت کے منہ سے لگا دیا۔ آپ نے انکو عربی میں فرمایا اجزتکم ''میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔''

وفات سے تقریباً چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ ٹکونڈی موسیٰ خان مولوی نذیر صاحب سرگودھوی کی مسجد میں تبلیغی جماعت آئی، جس میں کچھ علماء بھی تھے۔ مولوی نذیر صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت کی زیارت

www.besturdubooks.net

کیلئے چلیں، چنانچہ ہم حضرت کے پاس پہنچ گئے۔ ملاقات کے بعد علماء نے سند اجازت کا تقاضا کیا۔ حضرت شیخؒ نے ایک سے پوچھا تو کہاں سے فارغ ہے؟ اس نے کہا اکوڑا خٹک سے۔ فرمایا اس کو سند دیدو۔ دوسرے سے پوچھا، اس نے کہا دارالعلوم کراچی سے۔ فرمایا اس کو سند دیدو۔ جب تیسرے سے پوچھا تو اس نے کہا رائیونڈ سے۔ فرمایا اس کو باہر نکال دو، اس کیلئے کوئی سند نہیں ہے اور پھر باہر نکلوا دیا۔

۲۰۰۱ء میں حضرت پر فالج کا حملہ ہوا، پریشانی بڑھ گئی۔ میں نے لقمان اللہ میر صاحب سے کہا کہ میرے ایک بہت اچھے دوست ہیں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب جو اپنے شعبے میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ حضرت کے علاج کے سلسلے میں ان کو ساتھ شامل کر لیتے ہیں۔ میر صاحب نے کہا کہ ان کا ذہن کشمیریوں کیخلاف ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، سارا نور باوا ان کے پاس بیٹھا ہوتا ہے۔ آپ ان سے ملاقات تو کریں۔ چنانچہ میں نے میر صاحب کی ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کروادی۔ پھر ہم تینوں نے مل کر گکھڑ جانے کا معمول بنالیا۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ نماز ظہر کے بعد ہم آپس میں بذریعہ فون رابطہ کرتے کہ تم کہا ہو اور تم کہاں ہو؟ پھر میر صاحب ڈاکٹر صاحب کو ہسپتال سے ریسیو کرتے اور مجھے حکم فرماتے کہ جی ٹی روڈ پر فلاں جگہ پہنچ جائیں۔ عموماً شریف پورہ چوک میں ہم اکٹھے ہوتے، کبھی گوندلانوالہ چوک، کبھی لاری اڈا، کبھی کسی اور جگہ، اور امام اہلسنت کے کھانے پینے کیلئے مختلف چیزیں ساتھ لے جاتے۔ میرے ذمہ پرندوں کی یخنی ہوتی تھی۔ جس دن میں نے نہیں جانا ہوتا تھا یخنی کسی ساتھی کے ذریعے ان کے پاس پہنچا دیتا تھا۔ یخنی مختلف پرندوں مثلاً فاختہ، تیتر، بٹیر، تلیر، چڑے، بھاڑ، جل مرغی، جنگلی کبوتر، مرغابی وغیرہ کی بنا تا تھا۔ لیکن حضرت زیادہ شوق سے فاختہ کی یخنی نوش فرماتے تھے۔ بلکہ کبھی خود فرمادیتے کہ گھوگھی (فاختہ) کی یخنی لائی ہے۔ گرمیوں میں زیادہ تر مکس پھلوں کا تازہ جوس، کبھی دودھ پلایا جاتا مگر خالی نہیں بلکہ اس میں مختلف قسم کے طاقت کے پوڈر اور دوائیاں ملائی جاتیں جن کا نام ڈاکٹر صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔ اور کبھی انڈا اور شہد مکس کر کے پلادیتے۔ مجھے سب سے زیادہ فکر یہی ہوتی تھی کہ یخنی والے پرندوں کی کمی نہ ہو اور کبھی حضرت فرمادیتے کہ یخنی کی بجائے پرندے گھر پہنچا دو یہ خود تیار کر دیں گے۔ چنانچہ حکم کی تعمیل ہوتی اور میں پرندے گھر پہنچا دیتا۔

خدمت کی ترتیب کچھ اس طرح تھی کہ حضرت امام اہل سنت کے پاس پہنچ کر علیک سلیک کے بعد ڈاکٹر صاحب بلڈ پریشر چیک کرتے، میں یخنی ٹھنڈی کرتا یا دودھ اور انڈہ مکس کرتا اور میر صاحب اپنے ہاتھوں سے پلاتے تھے۔ جس دوائی کی ضرورت ہوتی وہ استعمال کرادی جاتی اور باقی ادویاں کا استعمال اہل خانہ کو سمجھا کے ہم واپس آ جاتے۔ جب حضرت کی طبیعت معمول پر آ جاتی تو پھر میں ایک دن کا ناغہ کرتا تھا لیکن میر صاحب ڈاکٹر صاحب کو لیکر روزانہ جاتے تھے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو اپنا کوئی کام ہوتا تھا تو پھر ڈاکٹر سہیل انجم بٹ صاحب کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ اور ہم خدمت کے اس تسلسل کا توڑنا حرام سمجھتے تھے اور یہ سارے اخراجات میر صاحب نے اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے۔ میر صاحب فرماتے تھے کہ دوائی کیلئے کسی سے کوئی پیسہ نہیں لینا، چاہے ایک روپے کی ہو یا ایک لاکھ کی۔

www.besturdubooks.net

انہوں نے اس عہد کو حضرت کے وفات تک بڑی خندہ پیشانی کیساتھ نبھایا۔ جب حضرت کا مثانے کا آپریشن لاہور میں چوبرجی کے قریب ایک ہسپتال میں ہوا تو مولانا حسن صاحب جامعہ مدنیہ والے تشریف لائے جو حضرت کے بھی شاگرد ہیں اور میرے بھی شاگرد ہیں۔ وہ مجھ سے کہنے لگے استاد جی! اگر اجازت ہو تو آپریشن کا خرچہ میں دیدوں۔ میں نے جواب دیا کہ یہ ذمہ داری چونکہ میر صاحب کی ہے لہذا میں ان سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔ میر صاحب کے سامنے میں نے مولانا کی خواہش رکھی تو میر صاحب نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ساتھیوں کے علم میں ہے کہ یہ کام میں کر رہا ہوں اور یہاں کوئی اور خرچ کرے یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ بات حقیقت کیخلاف ہو جائے گی لہذا مولانا سے معذرت کر لیں۔

یہ سلسلہ اس طرح چلتا رہا کہ ۲۰۰۳ء میں حضرت پر فالج کا دوبارہ اٹیک ہوا، طبیعت تو حضرت کی سنبھل گئی لیکن انہوں نے کھانا بہت کم کر دیا، اس پر ساتھی کافی پریشان ہوئے۔ جب بھی مفتی محمد جمیل خان صاحب تشریف لاتے تو بدو بدی کھانا کھلا دیتے، ہم بھی کہتے رہتے تھے کہ حضرت کچھ نہ کچھ تو کھا لیا کریں۔ ایک دن ہم حضرت کے خدمت میں بیٹھے تھے کہ استاذ محترم مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب تشریف لائے۔ حضرت نے فرمایا مفتی صاحب یہ لوگ مجھے کھانے پر مجبور کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ ''اور اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور مت کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

اور فرمایا کہ مفتی صاحب آپ نے یہ حدیث باحوالہ لکھ کر مجھے دینی ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب نے یہ حدیث ترمذی شریف ابواب الطب کے حوالے سے لکھ کر مجھے دی، میں نے وہ پرچی حضرت کو دے دی۔ فرمایا پڑھو! میں نے پڑھی تو فرمانے لگے، پھر تم مجھے زیادہ کھانے پر کیوں مجبور کرتے ہو؟ آخری پانچ چھ سال تو یخنی، مشروبات، چائے اور کبھی معمولی سا دلیہ کھا لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے شیخ جس طرح اپنی ذات اور صفات میں بے مثال تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی خدمت بھی بے مثال کروائی۔ ایسی کسی بزرگ کی کوئی مثال نہیں پیش کر سکتا جیسی خدمت حضرت کی ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا ان پر فضل وکرم تھا جو انہوں نے دین کی خدمت کی تھی۔ یہاں میں لفظ شیخ کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں تا کہ اگلی بات آسانی سے سمجھ آ سکے۔

شیخ لغت میں بوڑھے آدمی کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں شیخ کہتے ہیں کہ

مَنْ يُّحْيِي السُّنَّةَ وَيُمِيْتُ الْبِدْعَةَ وَيَكُوْنُ اَقْوَالُهٗ وَاَفْعَالُهٗ حُجَّةً لِّلنَّاسِ

''جو سنت کو زندہ کرے اور بدعت کو مٹائے اور اس کے اقوال اور افعال لوگوں کیلئے حجت ہوں۔''

اور عرف عام میں شیخ اسے کہتے ہیں کہ

مَنْ لَّهٗ مَهَارَةٌ كَامِلَةٌ فِيْ فَنٍّ مِّنَ الْفُنُوْنِ اَوْ عِلْمٍ مِّنَ الْعُلُوْمِ وَلَوْ كَانَ شَابًّا

''جس کو کسی فن یا علم میں مہارت کامل حاصل ہو اگر چہ وہ جوان ہو۔''

www.besturdubooks.net

یہ تینوں معانی میرے شیخ پر صادق آتے تھے۔ میں یہ بات بلا مبالغہ کہہ رہا ہوں کہ ایک پلڑے میں شریعت کو رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں میرے شیخ کو ان شاء اللہ العزیز ترازو برابر ہوگا۔ سیئات رب تعالیٰ کی طرف سے معفو ہیں اور عرفی معنی کے اعتبار سے بھی آپ ہر فن اور علم میں شیخ تھے۔ آپ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم معانی، علم ادب، علم اصول فقہ، علم الصرف والنحو غرضیکہ آپ تمام علوم میں اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مہارت کاملہ رکھتے تھے اور اس بات کے دوست دشمن بھی معترف تھے۔ استاذ محترم حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۸۷ء کی بات ہے۔ مجھ سے مولانا عبدالمالک صاحب آف قلعہ دیدار سنگھ نے بیان کیا کہ نوشہرہ ورکاں میں ایک بہت بڑے جلسہ سے مولانا غلام اللہ خان صاحب مرحوم بیان فرما رہے تھے اور شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی اسٹیج پر موجود تھے۔ حضرت شیخ القرآن صاحب نے ایک حدیث بیان کی اور فرمایا مجھے اس کی سند اور درجے کا علم نہیں ہے۔ اتنے میں شاہ صاحب بخاری نے آواز دے کر کہا کہ گھبرانے کی کیا ضرورت ہے ہمارے پاس بیٹھی وقت مولانا محمد سرفراز خان بیٹھے ہیں۔ پھر شیخ الحدیث صاحب نے فی البدیہہ کہا کہ اس حدیث کی سند یہ ہے اور درجہ یہ ہے اور فلاں فلاں محدث نے اس حدیث کے بارے میں یہ یہ بیان کیا ہے۔

حضرت مفتی صاحب ہی فرماتے ہیں کہ میں اپنے رفقاء کیساتھ حضرت قاضی شمس الدین صاحب کے پاس ترمذی شریف کا سبق پڑھ رہا تھا کہ ایک راوی کے متعلق قاضی صاحب سے سوال کیا۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ حاشیہ پر دیکھو! لیکن حاشیے پر اس کے متعلق کچھ نہ لکھا تھا۔ فرمایا پھر مولانا محمد سرفراز خان سے دریافت کر لینا۔ تیسرے گھنٹے میں ہم حضرت شیخ صاحب کے پاس ابوداؤد شریف پڑھ رہے تھے کہ قاضی صاحب کلاس میں تشریف لے آئے۔ شیخ صاحب نے قاضی صاحب کو دیکھا تو کھڑے ہونے لگے، حضرت قاضی صاحب نے فرمایا بیٹھے رہو۔ حضرت شیخ صاحب نے فرمایا کہ آپ زبردستی کرتے ہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کھڑے ہوں اور میں بیٹھا رہوں۔ قاضی صاحب نے فرمایا یہ بتاؤ کہ ترمذی شریف کا فلاں راوی کس پائے کا ہے؟ شیخ نے فوراً اس کی وضاحت فرمائی۔ حضرت قاضی صاحب نے فرمایا مولوی عیسیٰ سن لیا! میں نے کہا جی ہاں! حضرت سن لیا۔ فرمایا اچھا السلام علیکم۔

میرے شیخ تعبیر الرویا یعنی خوابوں کی تعبیر کے بھی شیخ تھے۔ ایک دفعہ چودھری محمد یعقوب صاحب جوگکی لانگریاں والی میں رہتے ہیں تشریف لائے اور اپنا خواب سنایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میری والدہ کا کفن چھوٹا ہے۔ سر ڈھانپتے ہیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں اور اگر پاؤں ڈھانپتے ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری والدہ کی قبر کیساتھ قبر کھودی گئی ہے جس سے تمہاری والدہ کی قبر چھوٹی ہوگئی ہے۔ بعد میں چودھری صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت نے جو تعبیر بتائی تھی بالکل صحیح تھی۔ میں نے قبرستان جاکر معلوم کیا تو واقعتاً پاؤں کی طرف قبر کھودی گئی تھی اور میری والدہ کی قبر کا کچھ حصہ اس میں شامل ہو گیا تھا۔ ایک دفعہ ایک شیخ صاحب نے آکر اپنا خواب سنایا کہ خواب میں میں قبرستان گیا ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد کا سر قبر سے باہر پڑا ہوا ہے اور منہ سے سورہ الم نشرح کی آواز آ

www.besturdubooks.net

رہی ہے۔ شیخ نے تعبیر بتائی کہ تیرے والد کی جائیداد صحیح تقسیم نہیں ہوئی۔ تعبیر پوچھنے والے نے کہا کہ حضرت باقی وراثت تو تقسیم کر دی ہے البتہ میں نے اپنے والد صاحب سے پچاس ہزار روپے لیئے تھے، وہ تقسیم نہیں کیے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ بھی حصہ کے مطابق سب میں تقسیم کرو۔ اب حضرت کے صاحبزادے مولانا عبدالقدوس قارن صاحب تعبیر تو بتاتے ہیں لیکن پوچھنے سے پہلے ٹوکن لینا پڑے گا کیونکہ معروف بہت زیادہ ہیں۔

بہرحال میرے شیخ ہر فن کے امام تھے۔ میرے علم کے مطابق حضرت پاک و ہند کے آخری شیخ الحدیث تھے۔ اب آپ کو اشتہاری اور اخباری شیخ الحدیث بہت ملیں گے لیکن جو شیخ الحدیث کی تعریف ہے اس کے مطابق کوئی شیخ الحدیث نہیں پائیں گے۔ بلکہ اب تو رواج بن گیا ہے کہ جو بخاری شریف پڑھائے اس کو شیخ الحدیث کہتے ہیں، چاہے اسے بخاری شریف کے دس راویوں کے حالات کا بھی علم نہ ہو۔ میرے ساتھ دورہ حدیث میں ایک شریک ساتھی کو فال کا صیغہ نہیں آتا ہے وہ بھی آج کل اپنے نام کیساتھ شیخ الحدیث لکھتا ہے۔ کیونکہ وہ بچیوں کے ایک مدرسہ میں بخاری شریف پڑھاتا ہے، اس لئے کہ بخاری شریف کی مترجم بازار سے مل جاتی ہے۔

بہرحال میرے نزدیک میرے شیخ، میرے مرشد، میری مربی، حضرت شیخ الحدیث والتفسیر امام اہل سنت آخری شیخ الحدیث تھے۔ حضرت امام اہل سنت تقوی وطہارت کے پیکر تھے۔ ہم جب حضرت کی ملاقات کیلئے جاتے تو ملک محمد یوسف صاحب باہر اپنی دوکان پر بیٹھے ہوتے تھے، ہمیں دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور کہتے ماشاء اللہ، ماشاء اللہ حضرت کے خادم آ گئے ہیں۔ ایک دن مجھے کہنے لگے میرے پاس بیٹھو، میں تمہیں حضرت کا ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دن حضرت نے حقوق العباد کے موضوع پر درس دیا، میرے والد صاحب درس میں موجود تھے۔ حضرت جب اشراق سے فارغ ہو کر آئے تو میرے والد صاحب نے روک لیا کہ حضرت میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔ حضرت نے فرمایا کرو بات۔ والد صاحب نے کہا حضرت آج آپ نے بہت اچھا درس دیا ہے لیکن حضرت یہ بتایئے کہ صبح کا ناشتہ کس چیز سے کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا پراٹھا، دو انڈے اور چائے۔ کہنے لگے حضرت یہ بتایئے کہ وہ انڈے اپنی مرغی کے استعمال کرتے ہو؟ حضرت نے فرمایا ہاں! والد صاحب کہنے لگے کہ آپ کی مرغیاں تو ہمارے دانے چگ جاتی ہیں (کیونکہ اس وقت غالباً ان کی گندم کی دکان تھی۔) حضرت نے فرمایا اچھا! میں اس کا بندوبست کرتا ہوں، آئندہ آپ کے دانے نہیں کھائیں گی۔ گھر جا کر ساری مرغیاں ذبح کر دیں۔ ملک یوسف کہنے لگے یہ تھا حضرت کے تقوی کا عالم۔ حالانکہ یہ بیان کرنے والا غیر مقلد تھا، اب مرحوم ہو گیا ہے۔

حضرت امام اہل سنت کی آنکھ کا آپریشن کروا کے جب ہم واپس لے کر آئے، نماز کا وقت ہوا، فرمایا کہ صوفی صاحب کو فون کر کے پوچھو کہ میں نے تیمم کرنا ہے یا باقی اعضاء کا غسل اور چہرے کا مسح؟ حضرت صوفی صاحبؒ نے فرمایا کہ تیمم کرنا ہے۔ پھر فرمایا مفتی عیسیٰ صاحب سے پوچھو۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ حضرت نے تیمم کیا، نماز پڑھی پھر فرمایا کہ مسئلے کا مجھے بھی علم تھا لیکن میں چونکہ مبتلی بہ تھا۔ اس لئے ان سے پوچھا تاکہ حجت تام

www.besturdubooks.net

ہو جائے۔ اللہ اللہ! کیا تقویٰ اور کیا احتیاط ہے، حالانکہ خود فقہ اور اصول فقہ کے امام ہیں۔

قاری محمد قاسم صاحب آف قلعہ دیدار سنگھ اپنے والد مرحوم مولانا عبدالمالک سے روایت کرتے ہیں کہ شاہدرہ میں جلسہ تھا۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری بیان فرما رہے تھے اور حضرت شیخ الحدیث صاحب سٹیج پر بیٹھے تھے۔ دوران تقریر حضرت شاہ صاحب نے کہا کہ جس نے وقت کا امام اعظم ابوحنیفہ دیکھنا ہو تو سٹیج پر مولانا محمد سرفراز خان صفدر بیٹھے ہیں ان کو دیکھ لو۔ سفر حضر میں حضرت ساتھیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ڈرائیور کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے۔

حج سے واپسی پر مجھے سفید رنگ کا کالی دھاری والا رومال دیا اور فرمایا کہ صرف دو رومال لایا تھا، ایک صوفی صاحب کو دیا ہے اور ایک تجھے دے رہا ہوں۔ مجھ سے کبھی کبھی فرماتے کہ فلاں حدیث کی کتاب اٹھا کر پڑھ کر سناؤ۔ ایک دن فرمانے لگے کہ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا کی ترکیب بتاؤ۔ میں نے عرض کیا حضرت لعل مشبہ بالفعل میں سے ہے لفظ اللہ اس کا اسم ہے اور آگے مکمل جملہ اس کی خبر ہے۔ کبھی کبھی میر صاحب مجھے فرماتے کہ حضرت کو کوئی نعت سناؤ تاکہ دھیان بٹ جائے اور کچھ کھا پی لیں۔

لبیک کو اجل کہنے سے آٹھ دن پہلے جو تھوڑا بہت پیتے تھے وہ بھی بند کر دیا جس سے بڑی پریشانی ہوئی۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب سفر پر تھے۔ ڈاکٹر سہیل انجم نے عرض کیا حضرت! جسم میں خون بالکل نہیں ہے یا تو کچھ کھائیں، پئیں یا پھر خون کی بوتلیں لگانے کی اجازت دیں۔ بڑی مشکل سے منت سماجت کے بعد اجازت دی اور دو دن خون کی بوتلیں لگیں پھر تھوڑا بہت پینا شروع کر دیا مگر نہ چاہتے ہوئے۔ تین دن پہلے ڈاکٹر صاحب نے پھر عرض کی کہ حضرت بوتل لگانے کی اجازت دے دیں۔ تو فرمایا اب تم میرے ساتھ بکھیڑے کرنے چھوڑ دو۔ مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو۔ میں سمجھ گیا کہ اب میرے شیخ آخرت کی تیاری فرما چکے ہیں۔ آخری دنوں میں حضرت پر کبھی کبھی استغراق کی کیفیت ہو جاتی تھی۔ وہ اس طرح کہ آسمان کی طرف رخ کر کے ٹک ٹکی باندھ لیتے اور اس حالت میں کسی کیساتھ گفتگو کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے بلکہ اگر اس کیفیت میں کسی نے مخل ہونے کی کوشش کی تو اس کو تھپڑ بھی مار دیتے تھے اور فرماتے کہ مجھے نہ چھیڑو۔ جب اس کیفیت سے واپس آتے تو پھر ہمیں خود پکارتے اور ہم سے باتیں کرتے۔

حضرت کی کیفیت دیکھ کر جب مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت کا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو میں نے اپنے ساتھی مولانا ریاض انور گجراتی کو فون کیا کہ جاؤ حضرت کی زندگی میں جتنی زیارت کر سکتے ہو کر لو حضرت آخرت کی تیاری فرما چکے ہیں۔ اور مولانا نور حسین عارف صاحب کو بھی بتا دو۔ پھر میں نے قاری محمود صاحب اختر کو بھی فون پر یہی بات گوش گذار کی کہ جاؤ حضرت کی جتنی زیارت کر سکتے ہو کر لو، حضرت آخرت کی تیاری فرما چکے ہیں، ورنہ پچھتاؤ گے۔ چنانچہ اس کے دو ہی دن بعد میرے شیخ نے اجل کو لبیک کہا اور ہمیں داغ مفارقت دیکر دار الفناء سے دار البقاء تشریف لے گئے۔

www.besturdubooks.net

؎ جس دن سے جدا وہ ہم سے ہوئے اس دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا
ہے چاند کا منہ اُترا اُترا، تاروں نے چمکنا چھوڑ دیا
وہ پاس ہمارے ہوتے تھے بے رت بھی بہار آ جاتی تھی
اب لاکھ بہاریں آئیں بھی تو دل نے مہکنا چھوڑ دیا

لیکن میرے شیخ کا فیض ایسا نہیں ہے کہ ان کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ختم ہو جائے گا۔ نہیں نہیں، ہرگز نہیں! میرے شیخ کے عقائد و نظریات، دینی خدمات اور فرق باطلہ کی سرکوبی تحریر و تصنیف کی شکل میں موجود ہے۔ حضرت کا یہ فیض قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ کے لواحقین، متعلقین، مریدین اور شاگردوں کو صبر عطا فرمائے اور حضرت کے مشن کو زندہ و جاری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

؎ طبیعت کو ہو گی قلق چند روز
سنبھلتے سنبھلتے سنبھل جائے گی

خاکپائے امام اہل سنت محمد نواز بلوچ

مدرسہ ریحان المدارس جناح روڈ، گوجرانوالہ

۱۶ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۱۰ر جون ۲۰۰۹ء

www.besturdubooks.net

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	سورۃ یونس کی وجہ تسمیہ، حروف مقطعات	34
2	توحید باری تعالیٰ پر کافروں کا تعجب	36
3	پیغمبر کی ذمہ داری، مقصود بعثت	36
4	استویٰ علی العرش کا مطلب	38
5	احمد رضا خان بریلوی کے شرکیہ اشعار اور انکا رد	40
6	اللہ تعالیٰ کی حکومت اندھیر نگری نہیں	41
7	اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل	44
8	جنت کی نعمتوں کا تذکرہ	48
9	اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے مطالبے پر شر بھیج دے تو کوئی نہ بچے	52
10	اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں مصلح بھیجے	53
11	قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے	58
12	مشرکوں کو توحید سے چڑ تھی	60
13	حلال و حرام کا امتیاز صرف اللہ تعالیٰ کو ہے	61
14	آپ ﷺ کی شرافت و صداقت کے سب قائل تھے	63
15	توحید بنیادی عقیدہ	67
16	سفارش کی اقسام	68

www.besturdubooks.net

نمبر	عنوان	صفحہ
17	شرک کی ابتداء کس طرح ہوئی	73
18	انسان کی دو حالتوں کا ذکر	78
19	ذات بدلنا گناہ کبیرہ ہے	79
20	انبیاء نے ہر جائز پیشہ اختیار کیا	80
21	اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا ذکر	81
22	مکہ مکرمہ کے بڑے مجرموں کا روپوش ہونا	82
23	مشرکین مکہ انتہائی مشکل میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے	83
24	آج کل کے مشرک مشرکین مکہ سے آگے ہیں	84
25	دنیا کی بے ثباتی	90
26	بعض خوابوں کی تعبیر	91
27	حضور ﷺ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد	91
28	مسجدوں کی روشنی اور چٹائیوں کی ابتداء	92
29	جنت سلامتی کا گھر	93
30	زیادہ کی تین تفسیریں	94
31	مسلمانوں کے چہرے منور ہونگے	95
32	میدان محشر میں مشرکوں کی رسوائی	98
33	مردہ سے زندہ، زندہ سے مردہ پیدا کرنے کا مطلب ومعنی	101
34	مشرک بنیادی طور پر اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مانتے تھے	102
35	مشرکین بزرگوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے سیڑھیاں بناتے تھے	108
36	ہر چیز کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے	109
37	منکرین حدیث کا عوام الناس کو دھوکہ دینا	110
38	مشرکوں کا شوشہ کہ یہ قرآن خود بناتا ہے	112

www.besturdubooks.net

39	مشرکین شوشے صرف ضد کی وجہ سے چھوڑتے تھے	116
40	جن قوموں نے حق کو جھٹلایا ان کا حشر کیا ہوا	117
41	اکثریت ہمیشہ گمراہوں کی رہی ہے	118
42	مشرک آپ ﷺ کا بیان صرف پروپیگنڈہ کیلئے سنتے تھے	120
43	نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے	120
44	صم بکم عمی کا مفہوم	122
45	نافرمان قوموں کا آخرت میں انجام	126
46	اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو تسلی دینا	128
47	روز قیامت کسی پر ظلم نہیں ہوگا	129
48	قیامت اور موت کا علم کسی کو نہیں ہے	131
49	اللہ تعالیٰ کے عذاب سے آدمی بچ نہیں سکتا	135
50	حشر والے دن لوگ ایک دوسرے کو پہچانیں گے	137
51	مشرکین مکہ قیامت کے منکر تھے	141
52	مشرکین بشر کے رسول ہونے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے	142
53	قرآن کریم نصیحت اور شفا ہے	142
54	ایمان کی پہچان	145
55	کسی شے کو حلال حرام کرنا اللہ تعالیٰ کا منصب ہے	146
56	اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھنا بنیادی عقیدہ ہے	150
57	احمد رضا خان کے غلط نظریات	151
58	اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی شریک نہیں	152
59	اولیاء اللہ کی تعریف	153
60	مشرکین کا انداز غیر مہذب تھا	158

www.besturdubooks.net

61	بھٹیارے کا پادری کولا جواب کرنا	162
62	دنیوی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ نہیں	164
63	حق سے اگر کسی کو تکلیف ہوتی ہے تو ہوتی رہے	167
64	ود، سواع وغیرہ کون تھے اور شرک کی ابتداء کیسے ہوئی	169
65	رزق کی زیادتی سے لوگ سرکشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں	176
66	باطل لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں	177
67	فرعون کے خوف سے بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے	183
68	طبعی خوف ایمان کے خلاف نہیں ہے	184
69	موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سخت تھی	186
70	موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا اور اس کا ظہور	191
71	مصر سے کنعان ہجرت کرنا	191
72	عذاب کے ظاہر ہونے اور نزاع کے وقت کا ایمان قبول نہیں	193
73	اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل سے ناشکری کا شکوہ	197
74	یہودی آپ ﷺ کو اچھی طرح پہچانتے تھے	199
75	فان کنت فی شک کا مفہوم	200
76	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تین علامتیں	201
77	حضرت شیخ کی پادریوں کیساتھ گفتگو	202
78	اللہ تعالیٰ نہ جبراً کسی کو ہدایت دیتے ہیں نہ گمراہ کرتے ہیں	203
79	عذاب سے نجات صرف قوم یونس علیہ السلام کو ملی	206
80	حضرت یونس علیہ السلام کا تعارف اور ابتلاء کا واقعہ	207
81	حضرت یونس علیہ السلام کی دعا پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے	210
82	اللہ تعالیٰ کسی کو ایمان پر مجبور نہیں کرتا	212

www.besturdubooks.net

83	شرک کے بغیر توحید سمجھ نہیں آتی	217
84	اقسام عبادت	218
85	اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دکھ درد، دور نہیں کرتا	220
86	اختتام سورۃ یونس	222
87	سورۃ ہود	223
88	سورہ ہود کی وجہ تسمیہ	225
89	حروف مقطعات کی بحث	225
90	تمام پیغمبروں کا پہلا سبق توحید ہے	226
91	حد سے زیادہ جھکنے کی اجازت بھی نہیں ہے	227
92	استغفار مطلوب ہے	228
93	منافقوں پر جب کوئی ذمہ داری پڑتی ہے تو سکڑ جاتے ہیں	230
94	رزاق صرف اللہ تعالیٰ ہے	232
95	آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کرنے کی حکمت	235
96	اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا	235
97	لفظ امت کے تین معانی ہیں	237
98	اللہ تعالیٰ کا عام انسانوں سے شکوہ	240
99	خوشی غمی میں خدا نہیں بھولنا چاہئے	240
100	سب سے زیادہ تکالیف انبیاء کرام کو آئی ہیں	241
101	مشرک کو توحید سے چڑ ہے	242
102	مشرکوں کا شوشہ کہ یہ قرآن خود بناتا ہے	244
103	جو دنیا چاہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا دے دیتا ہے	249
104	قبولِ عمل کی تین شرائط	250

www.besturdubooks.net

105	قرآن کریم کے بعد تورات کا مقام ہے	251
106	بدعت کی سب سے زیادہ تردید فقہ حنفی میں ہے	251
107	اگر قرآن اجرت لے کر پڑھا جائے تو ثواب نہیں پہنچتا	253
108	گواہی دینے والے کی تشریح	254
109	ظالموں کے اوصاف	255
110	نفاذ اسلام میں حکمران سب سے بڑی رکاوٹ ہیں	255
111	قیامت والے دن مشرک پچھتائیں گے	260
112	حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھیوں کی تعداد	263
113	تمام پیغمبروں کا پہلا سبق توحید	263
114	کفار مشرکین بشر کو نبوت کا اہل نہیں سمجھتے	265
115	پیغمبر کی مزدوری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے	270
116	ہر دور کے وڈیروں نے غربا کو اچھا نہیں سمجھا	270
117	مشرک شرک چھوڑنے کی بجائے عذاب کو ترجیح دیتے ہیں	273
118	حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی تکلیفیں برداشت کیں	279
119	پیمائش کشتی نوح علیہ السلام	280
120	کشتی نوح میں کتنے آدمی سوار تھے	284
121	ہر اچھا کام بسم اللہ سے شروع کرنا چاہئے	289
122	ایک عورت بچے سمیت غرق ہوگئی مگر کشتی نوح میں سوار نہیں ہوئی	290
123	ضد اور تکبر انسان کو تباہ کرتا ہے	291
124	تیرہ قسم کے جانور جنت میں جائیں گے	292
125	پیغمبر کا اہل وہی ہے جو پیغمبر کی اتباع کرتا ہے	298
126	چھ قسم کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے	298

www.besturdubooks.net

127	قبول کرنے پہ آئے تو چیونٹی کی کر لے، نہ کرے تو پیغمبر کی نہ کرے	300
128	غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا	303
129	ہودؑ نے بھی وہی پروگرام پیش کیا جو نوحؑ نے پیش کیا	313
130	پیغمبر کا کام پہنچانا ہے منوانا نہیں	314
131	عاد قوم نے ضد کی انتہا کر دی	316
132	عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ	321
133	بہترین گنہگار توبہ کرنے والے ہیں	323
134	مکان ضرورت کے مطابق بنانا چاہئے	324
135	قوم ثمود کا مطالبہ کہ اونٹنی پتھر سے پیدا ہو اور دودھ بھی گابھن	325
136	منہ مانگی نشانی دیکھنے کے باوجود کوئی مسلمان نہ ہوا	326
137	حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ	327
138	قوم صالح کی تباہی کا ذکر	331
139	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آبائی وطن	332
140	دمشق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کی آمد	333
141	سلام کرنے کی ترغیب وترتیب	334
142	جن موقعوں پر سلام کرنا منع ہے	335
143	پیغمبر غیب دان نہیں ہوتا	337
144	فرشتوں اور جنات کو مختلف شکلیں بدلنے کا اختیار ہے	340
145	اللہ تعالیٰ جب چاہے اولاد دیدے	341
146	ہمیں نماز میں لطف کیوں نہیں آتا	344
147	فرشتوں کی آمد پر لوط علیہ السلام کا پریشان ہونا	348
148	ہجرت کے تیسرے سال تک کافروں کیساتھ رشتہ ناطہ جائز تھا	349

www.besturdubooks.net

149	پیغمبر قوم کی باپ کی طرح اصلاح کرتا ہے	350
150	بدمعاشیاں صرف وعظوں سے ختم نہیں ہوتیں	351
151	اہل بدعت کی تردید	352
152	قوم لوط پر چار قسم کے عذاب آئے	353
153	کہلاتے مسلمان ہیں کرتے خلاف قرآن ہیں	354
154	قوم مدین کے حالات	357
155	نماز اطمینان کیساتھ پڑھنی چاہئے	358
156	قوم مدین شرک کے علاوہ ناپ تول کی کمی میں مبتلا تھی	359
157	ایک لقمہ حرام کا کھانے سے چالیس دن دعا قبول نہیں ہوتی	361
158	حضرت شعیبؑ کے معجزے کا ذکر	362
159	کامل جو کہتے ہیں وہی کچھ کرتے ہیں	368
160	کونسی قوم کونسے عذاب میں ہلاک ہوئی	369
161	پیغمبر کے علاوہ اصولی طور پر کوئی معصوم نہیں	370
162	قوم شعیبؑ کی تباہی کا ذکر	375
163	لفظ فرعون کی تشریح	377
164	حضور ﷺ کا فرمان کہ مجھے ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا	383
165	آیت ہود، حضور ﷺ کے بوڑھا ہونے کا سبب	384
166	سید سلمان ندویؒ کا غلط نظریات سے رجوع کرنا	387
167	باعتبار مردم شماری یہودیوں کا عرب میں نمبر	393
168	آدمی کو حق پر ڈٹ جانا چاہئے لوٹا نہیں ہونا چاہئے	395
169	دین سمجھنے کیلئے کوئی تیار نہیں	396
170	آج کل لوگ آخرت سے بے پرواہ ہوگئے ہیں	398

www.besturdubooks.net

171	نہی عن المنکر نہ کرنے والوں کی مذمت	402
172	اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نیکی وبدی کا اختیار ہے	404
173	پیغمبروں نے تمام تکالیف برداشت کر کے توحید کا سبق دیا	407

www.besturdubooks.net

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تِسْعُ اٰیَاتٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُکُوْعًا

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾

الٓرٰ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا کیا ہے لوگوں کیلئے تعجب اَنْ اَوْحَیْنَا اس بات میں کہ ہم نے وحی بھیجی اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ ان میں سے ایک شخص پر اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ یہ کہ ڈرائیں آپ لوگوں کو وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ کہ بیشک ان کیلئے سچائی کا قدم ہے عِنْدَ رَبِّھِمْ ان کے رب کے ہاں قَالَ الْکٰفِرُوْنَ کہا کافروں نے اِنَّ ھٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ بیشک

یہ پیغمبر البتہ جادوگر ہے کھلا اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ بیشک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ چھ دنوں میں ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر وہ مستوی ہوا عرش پر یُدَبِّرُ الْاَمْرَ وہ تدبیر کرتا ہے ہر کام کی مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ نہیں ہے کوئی سفارشی مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ذٰلِکُمُ اللّٰہُ یہی ہے تمہارا اللہ رَبُّکُمْ تمہارا پروردگار فَاعْبُدُوْہُ پس اسی کی عبادت کرو اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا اسی کی طرف ہے تم سب کا لوٹنا وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا اللہ کا وعدہ سچا ہے اِنَّہٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ بیشک وہی مخلوق کو پیدا کرتا ہے ثُمَّ یُعِیْدُہٗ پھر اس کو لوٹائے گا لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ تاکہ بدلہ دے ان لوگوں کو اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے بِالْقِسْطِ انصاف کے مطابق وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا لَھُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ان کیلئے پینا ہوگا کھولتا ہوا پانی وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور عذاب ہوگا دردناک بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

سورۃ یونس کی وجہ تسمیہ و حروف مقطعات :

اس سورۃ کا نام یونس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کا نام یونس ہے علیہ الصلاۃ والسلام۔ ان کے نام پر اس سورۃ کا نام رکھا گیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام ملک عراق کے صوبہ موصل میں نینوا شہر میں رہتے تھے وہ شہر آج بھی موجود ہے۔ اس سورۃ میں حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر آئے گا۔ یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں

نازل ہوئی ہے اور اس سے پہلے پچاس سورتیں نازل ہو چکی تھیں اس کے گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیات ہیں۔

الٓرٰ یہ حروف مقطعات میں سے ہے اور ان کے متعلق پہلے بیان ہو چکا ہے کہ کسی لفظ کو اختصار کے ساتھ پیش کرنے کیلئے اس سے ایک حرف الگ کر لیا جائے، پورا لفظ نہ بولا جائے۔ اور یہ ہر زبان میں استعمال ہوتا ہے۔ تو یہ حروف کس سے مخفف ہیں؟ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ''الف'' سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ یعنی یہ لفظ اللہ سے مخفف ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ باقی اس کے صفاتی نام ہیں۔ جیسے رحمٰن، رحیم، قہار، جبار، رزاق، رشید، جلیل۔ اور ''لام'' سے مراد لطیف ہے۔ اس کا معنٰی ہے باریک بین۔ باریک سے باریک تر چیز بھی رب تعالیٰ کے سامنے ہے۔

بزرگانِ دین نے اپنے تجربات میں لکھا ہے کہ اگر رشتے ناطے میں کوئی رکاوٹ ہو یا کاروباری سلسلے میں کوئی رکاوٹ ہو تو لطیف کا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے سے اللہ تعالیٰ سہولت پیدا فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سارے نام برکت والے ہیں۔ اور 'را' سے مراد رؤف ہے۔ یعنی یہ رؤف سے مخفف ہے، معنٰی ہے شفقت کرنے والا۔ یہ بھی رحمٰن، رحیم کی طرح اللہ تعالیٰ کا صفتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی۔ یعنی یہ آیتیں جو تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں اس کتاب کی ہیں جو حکیم ہے۔ حکیم کا معنٰی ہے دانا، تو مطلب یہ بنے گا کہ دانائی والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جتنی کتابیں نازل ہوئی ہیں سب برحق ہیں مگر ان تمام کتابوں میں سے زیادہ دانائی اور حکمت اس کتاب میں ہے اور حکیم کا معنٰی محکم اور اٹل بھی کرتے ہیں کہ یہ کتاب اپنی جگہ بڑی محکم

www.besturdubooks.net

اور ایل بھی کرتے ہیں ۔ دُنیا نے کفر تے اس کے خلاف بڑی کوشش کی ہے مگر کامیاب نہیں ہوسکی اور قیامت تک کامیاب نہیں ہوسکتی۔

توحید باری تعالیٰ پر کافروں کا تعجب :

فرمایا اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا کیا ہے لوگوں کیلئے تعجب اَنْ اَوْحَیْنَا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اس بات میں کہ ہم نے وحی بھیجی ان میں سے ایک شخص پر یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر۔ کافروں کو اس بات پر تعجب تھا کہ وحی الٰہی مکہ مکرمہ کے ایک ایسے شخص پر نازل ہوئی ہے جو یتیم ہے ۔ اس کا کاروبار ہے نہ اس کے پاس مال و دولت ہے۔ کہتے تھے لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ [الزخرف:۳۱] "کیوں نہیں اتارا گیا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر دو بستیوں میں سے" کہ مکہ مکرمہ اور طائف میں سے کسی بڑے آدمی پر قرآن کیوں نہیں اتارا گیا۔ جدہ اس وقت نہیں تھا بعد میں آباد ہوا ہے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں بڑا چوھدری ولید ابن مغیرہ تھا۔ مشہور صحابی حضرت خالد ابن ولید ﷜ کا باپ ۔ اس کے تیرا (۱۳) بیٹے تھے ۔ بڑے خوبصورت اور صحتمند جوان، اس کی اپنی صحت بھی بڑی اچھی تھی بیٹوں میں بیٹھا ہوا یوں لگتا تھا کہ بھائی ہے۔ مال بھی اس کے پاس سب سے زیادہ تھا۔ مشرکین کہتے تھے مکہ مکرمہ میں اس پر قرآن نازل ہونا چاہئے تھا۔ اور طائف میں اس وقت بڑا سردار عروہ ابن مسعود ثقفی تھا جو بعد میں صحابی بنا اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگیا۔

پیغمبر کی ذمہ داری، مقصود بعثت :

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا تو آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ یہ کہ ڈرائیں آپ لوگوں کو کہ جو رب تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اس پر دنیا میں بھی

www.besturdubooks.net

عذاب آسکتا ہے اور آئیگا اور قبر اور آخرت کا عذاب تو اپنی جگہ ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ کافروں کو رب تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ کہ بیشک ان کیلئے سچائی کا قدم ہے ۔ قَدَمَ صِدْقٍ کی ایک تفسیر یہ کرتے ہیں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت میں کھڑے ہونگے تو ڈگمگائیں گے نہیں بلکہ نہایت مضبوطی کیساتھ رب تعالیٰ جو فرمائیں گے اس کا جواب دیں گے ۔ اور قَدَمَ صِدْقٍ کا ایک معنیٰ یہ کرتے ہیں جو سچائی انہوں نے آگے بھیجی ہے ۔ یعنی جو نیکیاں وہ زندگی میں کر چکے ہیں وہ ان کو ملیں گی اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتا ۔ اور بعض حضرات نے قَدَمَ صِدْقٍ سے آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی مراد لی ہے کہ آپ ﷺ سچائی کا پہاڑ تھے ۔ جن قدموں پر کھڑے ہوتے آخر دم تک وہاں سے نہ ہٹتے ۔ مشن اور پروگرام کے اعتبار سے تو ایمان والوں کیلئے سچائی کا قدم ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے رب کے ہاں قَالَ الْكٰفِرُوْنَ کہا کافروں نے اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ بیشک یہ پیغمبر البتہ جادوگر ہے کھلا ، معاذ اللہ تعالیٰ ۔ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر جو معجزات صادر کئے تھے ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو جادوگر کہتے تھے کہ یہ جادو کے ذریعے لوگوں پر اثر ڈالتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ معجزات کو دیکھ کر تسلیم کرتے اور کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی سچائی کی دلیل ہے الٹا یہ کہا کہ جادوگر ہے ۔ کس چیز کے نہ ماننے پر ڈراتا ہے ؟ تو آپ ﷺ نے قوم کے سامنے جو چیزیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے پہلی چیز توحید ہے اور جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے ہیں سب کی پہلی دعوت تھی يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ” اے میری قوم ! رب تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے ۔ “ رب کا معنیٰ ہے پالنے والا ، تربیت کرنے والا ۔ اگر کوئی رب کے مفہوم کو ہی سمجھ لے تو شرک کے

www.besturdubooks.net

قریب نہ جائے۔تربیت کیلئے بڑی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔خوراک کی ضرورت ہے کہ کوئی جاندار،نباتات خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔یہ خوراک رب تعالیٰ نے پیدا کی ہے،کوئی جاندار ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا یہ ہوا بھی رب تعالیٰ نے پیدا کی۔غرضیکہ جتنی ضرورت کی چیزیں ہیں سب کی سب رب تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں تو کوئی اور معبود کس طرح بن گیا؟ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ بیشک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔تمہارا پالنے والا،تربیت کرنے والا اللہ جلّ جلالہٗ ہے۔اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دنوں میں۔چھ دنوں سے مراد چھ دن کا وقفہ ہے حقیقتاً دن مراد نہیں ہے۔کیونکہ ہمارے ہاں تو دن کہتے ہیں سورج کے طلوع ہونے سے غروب ہونے تک کو کہ سورج طلوع ہوا تو دن ہو گیا اور غروب ہوا تو دن ختم ہو گیا۔حالانکہ اس وقت نہ سورج تھا،نہ چاند تھا،نہ آسمان تھا،نہ زمین تھی۔تو چھ دنوں کا وقفہ مراد ہے اور اس طرح پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ورنہ اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک دن میں پیدا کر سکتا ہے اور فنا بھی کر سکتا ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ [یٰسین:۸۲] ''بیشک اس کا حکم جب وہ ارادہ کرتا ہے کسی چیز کے بارے میں تو کہتا ہے اس کو ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔'' رہی یہ بات کہ قادر مطلق ہو کر بتدریج اور آہستہ آہستہ کیوں پیدا فرمایا ہے؟ تو اس سے مخلوق کو بتلایا ہے کہ دنیا میں ہر کام آہستہ آہستہ ہونا ہے۔قادر مطلق ہو کر میں نے زمین آسمان چھ دنوں میں پیدا فرمائے ہیں لہٰذا تم بھی جو کام کرو آہستہ آہستہ کرنا ہے۔

استویٰ علی العرش کا مطلب :

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر وہ مستوی ہوا عرش پر۔عرش پر وہ کیسے مستوی ہے؟

کیونکہ مستوی کا معنیٰ ہے بیٹھنا۔ دیکھو! میں چھوٹی سی گدی پر بیٹھا ہوں اور تم ان دریوں پر بیٹھے ہو۔ کسی وقت آدمی کرسی پر بیٹھتا ہے، کسی وقت چارپائی پر، کسی وقت صف پر اور کبھی زمین پر اور کبھی آدمی پلنگ پر بیٹھتا ہے۔ حضرت امام مالکؒ امام دارالھجرت ہیں۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے ان کے شاگردوں نے پوچھا حضرت! رب عرش پر کیسے مستوی ہے؟ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا بیٹو یاد رکھو! اَلْاِیْمَانُ بِہٖ وَاجِبٌ اس پر ایمان لانا ضروری ہے وَکَیْفِیَّتُہٗ مَجْھُوْلَۃٌ اور اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ہے۔ ہم یہی کہہ سکتے ہیں جو استویٰ اس کی شان کے لائق ہے وَالسُّؤَالُ عَنْہُ بِدْعَۃٌ اور اس کے متعلق سوال کرنا یعنی بار بار پوچھنا بدعت ہے اس کے قریب نہ جاؤ۔ محترم ساتھیو! ہم اس کی باقی صفات کب سمجھ سکتے ہیں مثلاً وہ سنتا ہے مگر کان نہیں ہیں، وہ دیکھتا ہے لیکن مخلوق کی طرح آنکھیں نہیں ہیں، بولتا ہے لیکن ہماری طرح ہونٹ اور دانت نہیں ہیں بِیَدِہِ الْمُلْکُ میں ایک ہاتھ کا ذکر ہے۔ کہ اس کے ہاتھ میں شاہی ہے بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ دو ہاتھوں کا ذکر ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں۔ اب اس کے ہاتھ کیسے ہیں؟ ہم نہیں سمجھ سکتے بس یہی کہیں گے جو اس کی شان کے لائق ہیں۔ اور رحمٰن کے بارے میں جس طرح یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اسی طرح یہ بھی ماننا اور تسلیم کرنا ہے کہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ [الحدید:۴] ''اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔'' صرف عرش پر ہی نہیں ماننا۔ اس کا ارشاد ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ [ق:۱۶] ''اور ہم زیادہ قریب ہیں اس سے اسکی دھڑکتی ہوئی رگ سے۔'' حبل الورید رگِ جان، جس کو شاہ رگ کہتے ہیں جو دل سے دماغ تک جاتی ہے۔ رب اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ یہ تمام باتیں قرآن پاک میں موجود

www.besturdubooks.net

ہیں یُدَبِّرُ الْاَمْرَ وہ تدبیر کرتا ہے ہر کام کی۔ زمین وآسمان کا مدبر وہی ہے، خدائی اختیارات اس نے کسی کو نہیں دیئے اور یہ سب غلط نظریے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کو سارے جہان کی تدبیر کے اختیارات دے دیئے ہیں۔

احمد رضا خان بریلوی کے شرکیہ اشعار اور انکا رد :

جیسے احمد رضا خان بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں کہتے ہیں......

؎ ذی تصرف بھی ہے ، ماذون بھی ہے ، مختار بھی ہے
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر

[حدائق بخشش ص ۱۹، ج دوم]

کہ اللہ تعالیٰ نے سارے اختیارات سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کو دے دیئے ہیں، وہی سارا انتظام چلاتے ہیں، العیاذ باللہ۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہوگا۔ تو یاد رکھنا! مدبر صرف پروردگار ہے۔ اور ''الامن والعلی'' ص ۸۵ میں لکھتے ہیں آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سوال یہ ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت ۴۹۲ھ میں ہوئی ہے اور وفات ۵۶۱ھ میں ہوئی ہے۔ اس سے پہلے جہان کا مدبر کون تھا؟ اور اس سے پہلے سورج کس کو سلوٹ مارتا تھا یا اس سے پہلے سورج طلوع ہی نہیں ہوتا تھا؟ لہٰذا یہ سب غلط نظریات ہیں۔ جہان کا مدبر صرف رب تعالیٰ ہے۔ اور اس بات کو کافر بھی مانتے تھے کہ سارے جہان کی تدبیر رب تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ [سورۃ یونس] ''کون تدبیر کرتا ہے کاموں کی تو وہ بولیں گے کہ اللہ۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ نہیں ہے کوئی سفارشی مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے

www.besturdubooks.net

بعد۔ یعنی اس کے بعد کوئی سفارش کر سکے گا اس سے پہلے کوئی نہیں کر سکتا۔ قیامت کے دن جب ساری کائنات پریشان ہوگی تو آنحضرت ﷺ سجدے میں گر پڑیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو وہ تسبیحات بتلائیں گے جواب آپ ﷺ کو معلوم نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ "اے محمد! سر اٹھایئے آپ کو سفارش کرنے کی اجازت ہے، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔" اس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ بھی سفارش رب تعالیٰ کی اجازت سے کریں گے۔ رب تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی فرشتہ، نہ کوئی پیغمبر، نہ کوئی اور دم مار سکتا ہے۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ یہی ہے تمہارا اللہ، تمہارا پروردگار فَاعْبُدُوْہُ پس تم اسی کی عبادت کرو اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے، یہ باتیں تمہیں سمجھ نہیں آتیں اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا اسی کی طرف ہے تم سب کا لوٹنا وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سب نے اس کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اِنَّہٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ بیشک وہی مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اس کو لوٹائے گا۔ اگر تم اس کے لوٹانے میں شک کرتے ہو تو پھر یہ بھی کہو کہ ہمیں رب تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا اور اس کا تم انکار نہیں کر سکتے کہ رب تعالیٰ خالق نہیں ہے بلکہ اسی کو خالق مانتے ہو۔ تو پھر یہ بھی تسلیم کرو کہ وہی لوٹائے گا۔ کیوں؟ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تاکہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل اچھے کیے بِالْقِسْطِ انصاف کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ کی حکومت اندھیر نگری نہیں :

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت اندھیر نگری نہیں ہے کہ نیک کو نیکی کا بدلہ نہ دے اور برے کو سزا نہ ملے۔ کیونکہ دنیا میں تو کتنے شریر ایسے ہیں کہ ان کو ان کے شر کے مطابق سزا نہیں ملتی اور کتنے نیک ایسے ہیں کہ ان کو نیکی کی جزا نہیں ملتی۔ اوروں کو تو

www.besturdubooks.net

چھوڑ یئے آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے زیادہ نیک دنیا میں کوئی نہیں ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ تین دن مسلسل ہمیں روٹی سالن کیساتھ کبھی نہیں ملی اور دو، دو ماہ آپ ﷺ کے چولہے میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کیونکہ پکانے کیلئے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ آج ہم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے گھروں میں چار دن آگ نہ جلے تو عورتیں ہمیں کچا کھا جائیں۔ پوچھنے والے نے پوچھا تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ردی کھجوریں ل جاتیں تھیں وہ کھا لیتے تھے، پانی پی کر گزارہ کر لیتے تھے۔ انصار مدینہ کے کچھ لوگ آپ ﷺ کو کبھی دودھ ہدیہ کے طور پر بھیج دیتے تھے دودھ پی کر گزارہ کر لیتے تھے۔ اگر قیامت نہ آئی ہو تو معاذ اللہ نیکوں کو بدلہ تو نہ ملا اور بروں کو صحیح معنوں میں برائی کی سزا تو نہ ملی۔ پھر معاذ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی حکومت سکھا شاہی ہوئی کہ نہ کافروں کو بدلہ نہ نیکوں کو بدلہ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا لَھُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ان کیلئے پینا ہوگا کھولتا ہوا پانی۔ اتنا گرم کہ ہونٹ کیساتھ لگائیں گے تو یَشْوِی الْوُجُوْہ ہونٹ جل جائیں گے۔ پھر وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیٹ میں ڈالیں گے۔ جب چند قطرے پیٹ میں جائیں گے فَقَطَّعَ اَمْعَائَھُمْ وہ انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پاخانے کے راستے نکال دے گا۔ یہ سب قرآن پاک میں ہے۔ وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ اور عذاب ہوگا دردناک بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔ لہٰذا قیامت ضرور قائم ہوگی تا کہ نیک کو نیکی کا بدلہ ملے اور برے کو برائی کا۔

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ

الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وہی اللہ ہے جس نے بنایا ہے سورج کو روشن وَّالْقَمَرَ نُوْرًا اور چاند کو نور وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کی ہیں اس کیلئے منزلیں لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ تاکہ جان لو تم سالوں کی گنتی اور حساب مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ نہیں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کیساتھ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے آیتیں لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اس قوم کیلئے جو جانتی ہے اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ بیشک رات اور دن کے

بدلنے میں وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین میں لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ البتہ نشانیاں ہیں اس قوم کیلئے جو پرہیزگار ہے اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک وہ لوگ لَایَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور راضی ہوگئے ہیں وہ دنیا کی زندگی پر وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا اور وہ مطمئن ہوگئے ہیں اس زندگی پر وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ یہی لوگ ہیں کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ بسبب اس کے جو وہ کماتے رہے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ رب تعالیٰ ان کو ہدایت پر قائم رکھے گا ان کے ایمان کی وجہ سے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ جاری ہونگی ان کے نیچے سے نہریں فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ نعمتوں کے باغوں میں دَعْوٰھُمْ فِیْھَا اور پکار ان کی ان باغوں میں سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اے اللہ تیری ذات پاک ہے وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ اور ملاقات ان کی اس کے اندر سلام ہوگا وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اور ان کی آخری دعا ہوگی اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کے دلائل:

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت سمجھانے کیلئے مخلوق کی توجہ مختلف چیزوں کی

طرف دلائی اور اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات کو سمجھو۔ ارشاد ہے..... هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وہی اللہ ہے جس نے بنایا ہے سورج کو روشن۔ سورج کی روشنی کا فائدہ ساری دنیا جانتی ہے۔ یہاںتک کہ چھوٹے بچے بھی سمجھتے ہیں۔ کوئی شخص سورج کی روشنی سے اور اس کے ذریعے فصلوں، میوے اور پھلوں کے پکنے سے انکار نہیں کرسکتا۔ وَّالْقَمَرَ نُوْرًا اور چاند کو نور بنایا ہے وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کی ہیں اس کیلئے منزلیں۔ ۲۹ یا ۳۰، کبھی چھوٹا ہوتا ہے کبھی بڑا ہوتا ہے لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ تاکہ جان لو تم سالوں کی گنتی اور حساب۔ دنیا میں دو قسم کے حساب ہیں۔ ایک کا تعلق سورج کیساتھ اور ایک کا چاند کیساتھ ہے۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل وغیرہ کا تعلق سورج کیساتھ ہے اور جیٹھ، ہاڑ، ساون وغیرہ جو ہندی مہینے ہیں ان کا تعلق بھی سورج کیساتھ ہے اور جو اسلامی مہینے ہیں محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ یہ چاند کے لحاظ سے ہیں۔ ہماری عبادات کا تعلق دونوں کیساتھ وابستہ ہے۔ مثلاً رمضان المبارک کا مہینہ ہے اس کا تعلق چاند کیساتھ ہے۔ رمضان المبارک کا چاند چڑھے گا تو لوگ روزہ رکھیں گے، شوال کا چاند طلوع ہوا تو ہم نے عید کرلی۔ اسی طرح ذوالحجہ کا چاند طلوع ہوگا تو حج کے احکام کی تیاری ہوگی اور نو ذوالحجہ کو حج ہوگا۔ ہماری نمازوں کے اوقات، روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا تعلق سورج کیساتھ ہے۔ آج ہم نے جس وقت پر نماز پڑھی ہے چند دن کے بعد نماز کا وقت آگے کرنا پڑے گا تو چونکہ ہماری عبادات کا تعلق چاند اور سورج کے حساب سے ہے اس لئے فقہاء کرامؒ فرماتے ہیں کہ حساب کا علم جاننا فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی جگہ کے مسلمانوں کو ان کا حساب نہیں آتا تو وہاں کے سارے لوگ گنہگار ہیں۔ لیکن اگر کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کو چاند سورج کے حساب کا علم ہے تو باقی لوگ گناہ سے بچ جائیں گے۔ جیسے

www.besturdubooks.net

تبلیغ فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں ہے کہ ہر بندے پر فرض ہو۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ افراد تبلیغ کر رہے ہیں تو باقی گناہ سے بچ جائیں گے اور اگر کسی مقام پر کوئی بھی تبلیغ نہیں کرتا تو سارے گنہگار ہیں ۔ بہر حال چاند کے حساب کو، سورج کے حساب کو یاد رکھنا ہے کیونکہ ہماری عبادات اس پر موقوف ہیں کہ کس وقت صبح صادق ہوگی؟ اشراق کس وقت پڑھنی ہے؟ سورج کس وقت غروب ہوگا کہ مغرب پڑھنی ہے، روزہ افطار کرنا ہے۔ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہیں پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مگر حق کیساتھ۔ سورج بھی تمہارے فائدے کیلئے ہے اور چاند بھی تمہارے فائدے کیلئے ہے ۔ دنیا کی ہر چیز تمہارے فائدے کیلئے ہے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے آیتیں اس قوم کیلئے جو جانتی ہے، علم سے فائدہ حاصل کرتی ہے اور جس نے آنکھیں بند کر لی ہیں اس کیلئے کچھ بھی نہیں ہے ۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے چاند سورج کا انعام ہونا بتایا ہے آگے قدرت کی دلیلیں بیان فرمائی ہیں ۔ فرمایا اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیشک رات اور دن کے بدلنے میں ۔ رات بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے وَالنَّوْمَ سُبَاتًا ۔ اگر چند دن آدمی کو نیند نہ آئے تو کلی طور پر پاگل ہو جائے گا یا نیم پاگل تو ضرور ہو جائیگا ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں نیند کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ ہر وقت سویا رہے ۔ نہ نماز روزے کا خیال ہو، نہ ڈیوٹی کا خیال ہو ۔ اپنے وقت پر سونا نعمت ہے اور اپنے وقت پر جاگنا عبادت ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین میں ۔ چاند، سورج، ستارے بیشمار چیزیں آسمانوں میں پیدا کی ہیں اور زمین میں پہاڑ، میدان، دریا، درخت، انسان، حیوان، کیڑے مکوڑے، پھل فروٹ، اناج، عجیب قسم کے پھول،

www.besturdubooks.net

ترکاریاں اور فصلیں پیدا فرمائی ہیں۔ یہ تمام چیزیں لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ البتہ نشانیاں ہیں اس قوم کیلئے جو پرہیز گار ہے۔ اس کی وحدانیت کی دلیلیں ہیں اور اس کے انعامات ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا بیشک وہ لوگ جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی یعنی قیامت کے قائل نہیں ہیں وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور راضی ہو گئے ہیں وہ دنیا کی زندگی پر وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور وہ مطمئن ہو گئے ہیں اس زندگی پر۔ اس طرح کہ نہ نماز کا خیال ہے، نہ حلال حرام کی پرواہ ہے۔ بس یہی خیال ہے کہ دنیا آئے چاہے جس طرح آئے۔ قرآن اس کی تردید کرتا ہے، حدیث اس کی تردید کرتی ہے۔ اور ایک ہے فرائض واجبات کا خیال رکھتے ہوئے جائز طریقے سے مال کمانا اور یہ بات میں کئی دفعہ سمجھا چکا ہوں کہ اس سے شریعت نہیں روکتی، جائز ملازمت ہے، مزدوری ہے، صنعت وزراعت ہے۔ جائز قسم کے جتنے بھی پیشے ہیں سب صحیح ہیں وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ یہی لوگ ہیں کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یعنی جو لوگ قیامت کی امید نہیں رکھتے دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہیں اور آخرت کی فکر نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے غافل ہیں۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ کیوں؟ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ بسبب اس کے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ اس کا پھل ان کو ملے گا۔ ہر آدمی اس بات کو جانتا ہے۔ شاعر کہتا ہے......

؎ از مکافات عمل غافل مشو

گندم از گندم بروید جو از جو

”بندے عمل کے نتیجے سے غافل نہ ہو گندم بوئے گا گندم کاٹے گا، جو بوئے گا جو کاٹے گا۔“ نیکی کرے گا اس کا پھل پائے گا، بدی کرے گا اس کا پھل پائے گا۔ لیکن

www.besturdubooks.net

معاف کرنا آج ہمارا ذہن کچھ ایسا بن گیا ہے کہ بوتے کچھ ہیں اور امید کسی اور کی رکھتے ہیں۔ بلکہ بوتے کچھ بھی نہیں اور کہتے ہیں کاٹیں گے سب کچھ، عمل کے قریب نہیں جاتے اور امیدیں یہ ہیں کہ ہمیں جنت میں سب کچھ ملے گا، جنت کے ہم وارث ہیں۔ جو آدمی کبھی نماز روزے کے قریب نہیں گیا مرنے کے بعد اس کو بہشتی کہتے ہیں۔ غافلوں کے برعکس فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے کیونکہ محض دعوئ ایمان سے کچھ نہیں بنتا ساتھ اچھے عمل بھی چاہئیں یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ رب تعالیٰ ان کو ہدایت پر قائم رکھے گا اور ان کو پہنچائے گا ان کے ایمان کی وجہ سے تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ جاری ہونگی ان کے نیچے نہریں فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ نعمتوں کے باغوں میں۔

جنت کی نعمتوں کا تذکرہ :

وہاں نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی، جنت کا درخت نہ تو کبھی سوکھے گا اور نہ ہی اس کا پھل کبھی ختم ہوگا نہ اس کے پتے جھڑیں گے لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ [سورۃ الواقعہ: ۳۳،۳۴] "نہ وہ قطع کیے جائیں گے اور نہ روکے جائیں گے۔" پھل توڑے گا دوسرا لگ جائے گا، پینے کیلئے جنت میں نہریں ہونگی، شراب طہور کی اور دودھ کی نہریں ہونگی، خالص پانی کی نہریں ہونگی، شہد کی نہریں اور رقبہ اتنا وسیع ہوگا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک ایک جنتی کو اتنا زیادہ رقبہ ملے گا کہ ایک ایک مکان ساٹھ ساٹھ میل میں پھیلا ہوا ہوگا، اس میں بے شمار کمرے ہونگے ان میں قالینیں بچھی ہوئی ہونگی، تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ نہ وہاں کسی کے سر درد ہوگا، نہ پیٹ درد، نہ بخار بغیر محنت اور مشقت کے سب کچھ ملے گا جو خواہش کریں گے پوری ہوگی اگر وہاں اپنے کسی دوست کو

www.besturdubooks.net

ملنے کی خواہش کریں گا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اسی وقت اڑ کے اس کے پاس پہنچ جائے گا ایک لمحہ کی تاخیر نہیں ہوگی دَعْوٰھُمْ فِیْھَا اور پکاران کی جنت کے باغوں میں سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ ہوگی، اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تسبیح غیر ارادی طور پر جنتیوں کی زبان پر جاری ہو جائے گی۔ جس طرح سانس انسان کو الہام کیا گیا ہے کہ ہم ہر وقت سانس لیتے رہتے ہیں، سوتے ہوئے، جاگتے ہوئے، چلتے پھرتے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے اور تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہاں سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ بغیر کسی تکلیف کے ادا کرتے رہیں گے۔ وہاں تکلفی زندگی نہیں ہے۔ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ اور ملاقات ان کی اس کے اندر سلام ہوگا۔ جنتی آپس میں ملاقات کریں گے، جی آیاں نوں کریں گے تو کہیں گے سَلٰامٌ عَلَیْکُمْ فرشتے بھی سلام کریں گے، جنت میں حوریں بھی ملیں گی اور غلمان جنتی بچے ملیں گے خدمت کیلئے، پروردگار کی طرف سے بھی سلام ہوگا سَلٰامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ [سورۃ یٰسین] جنت میں داخلے کے وقت سے ہی سلام شروع ہو جائے گا وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ [سورۃ الزمر: ۷۳] ''اور کہیں گے اس کے داروغے سلام ہو تم پر، خوش رہو داخل ہو جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے والے۔'' وہاں کوئی خطرہ نہ فکر ہوگی، نہ کوئی بیماری نہ کوئی جھگڑا، پوری جنت میں ایک تھانیدار بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ دلوں سے اللہ تعالیٰ کدورت نکال دیں گے دل شیشے کی طرح صاف ہونگے۔ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی راحت اور آرام کیساتھ نصیب ہوگی۔ جنتی جب مجلس برخاست کریں گے تو وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور ان کی آخری دعا ہوگی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ جس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں یہاں پہنچایا ہے۔

www.besturdubooks.net

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اور اگر اللہ تعالیٰ جلدی کرے لوگوں کیلئے برائی کو اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ جیسا کہ وہ جلدی طلب کرتے ہیں خیر کو لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ تو البتہ فیصلہ کردیا جائے ان کی طرف ان کی عمروں کا فَنَذَرُ الَّذِيْنَ پس ہم چھوڑتے ہیں ان لوگوں کو لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وہ اپنی سرکشی میں سرگردان ہو رہے ہیں وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ تو وہ پکارتا ہے ہمیں اپنے پہلو کے بل اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ پس جب ہم کھول دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف کو مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ تو وہ گذرتا ہے گویا کہ اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ

www.besturdubooks.net

کسی تکلیف کی طرف جو اس کو پہنچی تھی کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ اسی طرح مزین کیا گیا ہے مسرفوں کیلئے مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وہ جو کچھ کیا کرتے تھے وَلَقَدْ اَھْلَکْنَا الْقُرُوْنَ اور البتہ تحقیق ہم نے ہلاک کیا ہے کئی قوموں کو مِنْ قَبْلِکُمْ تم سے پہلے لَمَّا ظَلَمُوْا جب کہ انہوں نے ظلم کیا وَجَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ اور آئے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل کیساتھ وَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا اور نہیں تھے وہ لوگ کہ وہ ایمان لاتے کَذٰلِکَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم قوم کو ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ پھر ہم نے بنایا تم کو نائب زمین میں مِنْ بَعْدِھِمْ لِنَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسا عمل کرتے ہو۔

پچھلے درس میں یہ بیان ہوا تھا کہ کافروں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب دوزخ اور نار کا لفظ آتا تو قیامت کے منکر کہتے تھے کہ جو دوزخ اور آگ تم نے ہمارے لئے رکھی ہوئی ہے وہ لے آؤنا، جلدی کرو! جزا سزا کا مذاق اڑاتے ہوئے ایک بے ایمان ہندو شاعر کہتا ہے کہ

ملے گی شیخ کو جنت ہمیں دوزخ عطا ہو
بس اتنی بات ہے جس کیلئے دوزخ بپا ہو

یعنی یہ بھی کوئی کام ہے۔ بھائی یہ تھوڑی بات ہے کہ رب تعالیٰ تجھے دوزخ میں ڈالے اور شیخ کو، نیک کو جنت میں بھیجے۔ یہ کوئی معمولی بات ہے کہ ہر ایک کو عمل کے مطابق اس کے انجام تک پہنچایا جائے۔

www.besturdubooks.net

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے مطالبے پر شر بھیج دے تو کوئی نہ بچے:

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اور اگر اللہ تعالیٰ جلدی کرے لوگوں کیلئے برائی کو۔ خیر کو شر سے بدل دے اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ جیسا کہ وہ جلدی طلب کرتے ہیں خیر کو۔ مال مانگتے ہیں، اولاد مانگتے ہیں، صحت مانگتے ہیں، دنیا کی ترقی مانگتے ہیں اور رب تعالیٰ ان کو دیتا ہے۔ تو جسطرح وہ رب تعالیٰ سے خیر مانگتے ہیں اسی طرح اگر رب تعالیٰ ان کو شر دیدے تو لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ تو البتہ فیصلہ کر دیا جائے ان کی طرف ان کی عمروں کا کہ زندگی کی میعاد ختم کر دی جائے مگر نہیں۔ رب تعالیٰ نے ہر چیز کیلئے ایک وقت مقرر فرمایا ہے ہر آدمی کو رب تعالیٰ نے ایک وقت دیا ہے۔ ہر قوم کیلئے ایک وقت ہے وقت آنے پر سب کچھ ہوگا۔ ان کی جلدی مانگنے سے قیامت برپا نہیں ہوگی اور نہ ان کے انکار کرنے سے ٹل سکتی ہے۔

مشرکین مکہ توحید کی مخالفت میں اس حد تک آگے جا چکے تھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو کہا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [سورۃ الانفال: ۳۲] "اے اللہ اگر یہ بات حق ہے تیری طرف سے تو پھر برسا دے ہم پر پتھر آسمان کی طرف سے یا لے آ ہمارے پاس کوئی درد ناک عذاب۔" تاکہ میدان تیرے پیغمبر کیلئے صاف ہو جائے۔ مگر رب تعالیٰ بڑا حکیم ہے وہ اپنی باتوں کو خود ہی سمجھتا ہے، وہ اپنے افعال میں کسی کا پابند نہیں ہے اور بندوں کو اس کے فیصلوں پر راضی ہونا چاہیے۔

حدیث پاک میں ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد اور مال کیلئے بددعا نہ کرو ہوسکتا ہے کہ وہ قبولیت کا وقت ہو اور تمہاری بددعا قبول ہو جائے۔" اور یہ بھی فرمایا کہ

www.besturdubooks.net

لَا یَتَمَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ ''تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے۔'' تکالیف اور پریشانیوں سے تنگ آکر کیونکہ رب تعالیٰ کا ایک فیصلہ ہے کہ فلاں نے فلاں وقت میں مرنا ہے اور یہ اس سے پہلے موت مانگ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ رب تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہیں ہے۔ حالانکہ مومن وہ ہے جو رب تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہو اور اگر خواہ مخواہ کوئی مجبوری ہے تو ان لفظوں کیساتھ دعا کرے اے پروردگار! اگر میرے لئے زندگی بہتر ہے تو مجھے زندگی عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے موت بہتر ہے تو مجھے موت دیدے، رب تعالیٰ کے حوالے کردے اپنی رائے نہ دے۔ تو فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ جلدی کر دے لوگوں کے لئے برائی کو جیسا کہ وہ جلدی طلب کرتے ہیں خیر کو تو البتہ فیصلہ کر دیا جائے ان کی طرف ان کی عمروں کا، زندگی ختم کر دی جائے۔ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ پس ہم چھوڑتے ہیں ان لوگوں کو لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی، قیامت پر ان کا ایمان نہیں ہے فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں مصلح بھیجے :

اللہ تعالیٰ نے سمجھانے اور اصلاح کرنے کیلئے پیغمبر بھیجے، کتابیں نازل فرمائیں ہیں اور ہر دور میں حق کی آواز پہنچانے والے بھی بھیجے ہیں۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے تک حق نہیں پہنچا۔ خصوصاً اس دور میں کہ ذرائع ابلاغ اور مواصلات نے دنیا کو ایک مٹھی (Galobal-Village، گلوبل ویلیج) کر دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ضد کی وجہ سے اپنے غلط نظریات کو نہ چھوڑنا چاہے تو اس کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ ایسے شخص کو تو رب تعالیٰ کے پیغمبر بھی نہیں منوا سکے۔ نوح علیہ السلام کا بیٹا ضد پر اڑ گیا، صدیاں گذر گئیں نہیں منوا سکے، نوح علیہ السلام کی بیوی ضد پہ اڑ گئی کلمہ نہیں پڑھا۔ نوح علیہ السلام جیسا اولوالعزم پیغمبر اپنی

www.besturdubooks.net

بیوی کو کلمہ نہیں پڑھا سکا کیونکہ ضد اور ہٹ دھرمی کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔بس یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق کے مقابلہ میں کسی کے سینے میں ضد نہ پیدا فرمائے۔کیونکہ ضد اور ہٹ دھرمی پیدا ہوگئی تو اس کو حق سمجھ نہیں آئے گا چاہے وہ سارے معجزے دیکھ لے۔دیکھو چودھویں کا چاند تھا اور کافروں کا خاصا مجمع تھا آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ چاند دو ٹکڑے ہو جائے تو ہم تیرے اوپر ایمان لے آئیں گے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کام تو رب تعالیٰ کا ہے میں تو نہیں کرسکتا لیکن اگر اللہ تعالیٰ ایسا کردے تو ایمان لے آؤ گے؟ کہنے لگے کیوں نہیں لائیں گے۔آنحضرت ﷺ نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا۔ چاند کا ایک ٹکڑا مشرق کی طرف چلا گیا اور دوسرا مغرب کی طرف اور سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ماننے کی بجائے کہنے لگے سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ [سورۃ القمر:۲] "یہ جادو ہے جو مسلسل چلا آرہا ہے۔" وَكَذَّبُوْا "اور جھٹلایا انہوں نے" تو ضد بری چیز ہے۔وَ اِذَامَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف، دکھ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا تو وہ پکارتا ہے ہمیں پہلو کے بل یا بیٹھا ہوا یا کھڑا ہوا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان جب کسی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو ہمیں پکارتا ہے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ پس جب ہم کھول دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ تو وہ گذرتا ہے چلتا پھرتا ہے گویا کہ اس نے ہمیں کبھی پکارا ہی نہیں اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ کسی تکلیف کی طرف جو اس کو پہنچی تھی۔بیمار ہوتا ہے، زندگی سے مایوس ہوتا ہے تو دعا کرتا ہے رب تعالیٰ کو پکارتا ہے کہتا ہے اے اللہ! مجھے صحت دیدے، میری بیماری دور کردے۔جب اللہ تعالیٰ صحت یاب کر دیتے ہیں اور چلنے پھرنے لگتا ہے تو اس طرح پھرتا ہے کہ گویا اس کو کبھی اللہ تعالیٰ کی ضرورت پڑی ہی نہیں ہے۔یہ انسان کی خصلت اور عادت ہے۔

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اسی طرح مزین کیا گیا ہے مسرفوں کیلئے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ برے کام کرتے ہیں برے کاموں پر راضی ہیں، اچھے کاموں سے انہیں نفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسرفین سے بچائے اور محفوظ رکھے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے بروں کے انجام کا ذکر فرمایا ہے وَلَقَدْ اَھْلَکْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قرن کے عربی لغت میں بہت سے معانی آئے ہیں مثلاً ایک معنیٰ اس کا صدی ہے۔ دوسرا معنیٰ جماعت اور آدمیوں کا گروہ ہے وغیرہ۔ اس مقام پر قرن کا معنیٰ جماعت ہے اور قرون کا معنیٰ جماعتیں۔ ترجمہ ہوگا اور البتہ تحقیق ہم نے ہلاک کیا ہے کئی جماعتوں اور قوموں کو تم سے پہلے۔ نوح علیہ السلام کی قوم، ہود علیہ السلام کی قوم، صالح علیہ السلام کی قوم، لوط علیہ السلام کی قوم، شعیب علیہ السلام کی قوم، آل فرعون وغیرہ کو لَمَّا ظَلَمُوْا جب کہ انہوں نے ظلم کیا اللہ تعالیٰ کے حق میں کہ اس کیساتھ اوروں کو شریک ٹھہرایا کیونکہ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ "بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔" اور بندوں پر بھی انہوں نے بڑا ظلم کیا زیادتی کی تو جب انہوں نے ظلم کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کہیں وہ بیچارے بے خبری میں نہ مارے گئے ہوں ان کو کسی شے کا علم نہ ہو، جائز ناجائز کا، حلال حرام کا، ایمان اور شرک کا؟ فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وَجَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ اور آئے ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لیکر۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف قوم کی بولی میں سمجھانے والا بھیجا اور بڑے عرصے تک اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے ان کو سمجھایا حجت مکمل فرمائی عموماً غیر قوم کا نبی نہیں بھیجا انہی میں سے بھیجا تاکہ یہ نہ کہیں کہ ہم اس کی بولی نہیں سمجھتے تھے لیکن وَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا اور نہیں تھے وہ لوگ کہ ایمان لاتے، کفر پر ڈٹے رہے کَذٰلِکَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم قوم کو۔ تم جرم کرو گے تو تم بھی

www.besturdubooks.net

سزا پاؤ گے۔ ان قوموں کی ہلاکت کے بعد ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ پھر بنایا ہم نے تم کو نائب زمین میں۔ اے اس وقت زمین میں رہنے والو! ان کے بعد تمہیں زمین میں نائب اور خلیفہ کیوں بنایا مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسا عمل کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ واقعات اس لئے بیان فرمائے ہیں تاکہ کوئی بے خبری میں نہ رہے اور کل رب تعالیٰ کی عدالت میں یہ نہ کہہ سکے کہ میں جاہل تھا، بے خبری میں تھا مجھے کچھ معلوم نہ تھا لہذا میں بے قصور ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر، کتابیں اور اہل حق بھیج کر حجت پوری کردی۔

www.besturdubooks.net

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ
بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ
عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں بَیِّنٰتٍ صاف صاف قَالَ الَّذِیْنَ تو کہتے ہیں وہ لوگ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ لے آ کوئی قرآن اس کے علاوہ اَوْ بَدِّلْهُ یا اس کو تبدیل کر دے قُلْ آپ کہہ دیں مَا یَكُوْنُ لِیْ نہیں ہے مجھے کوئی اختیار اَنْ اُبَدِّلَهٗ یہ کہ تبدیل کروں اس کو مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اپنی طرف سے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے میری طرف اِنِّیْۤ اَخَافُ بیشک میں ڈرتا ہوں اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر میں نے نافرمانی کی اپنے رب کی عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ بڑے دن کے عذاب سے قُلْ آپ کہہ دیں لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ نہ تلاوت کرتا میں اس قرآن کی تم پر وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ اور نہ پروردگار تمہیں بتاتا یہ قرآن فَقَدْ

لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا پس بیشک میں ٹھہر چکا ہوں تمہارے درمیان عمر کا ایک حصہ مِّنْ قَبْلِهٖ اس سے پہلے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم نہیں سمجھتے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ پس کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا جس نے افترا باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ یا جھٹلایا اس کی آیتوں کو اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ بیشک شان یہ ہے کہ نہیں فلاح پائیں گے مجرم۔

اس سے پہلے سبق میں یہ بیان ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ان کے پاس واضح دلائل لیکر آئے لیکن وہ لوگ ایمان نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر کے زمین میں تمہیں ان کا نائب اور خلیفہ بنایا تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لیکن لوگوں کی ضد کا حال یہ ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان لوگوں پر ہماری آیتیں صاف صاف۔ کیونکہ ان کی زبان بھی عربی تھی اور قرآن کریم بھی عربی میں تھا اس لئے مطلب اور مفہوم کو سمجھتے تھے۔

قرآن کریم لغتِ قریش پر نازل ہوا ہے :

یہاں پر ایک ضروری بات سمجھ لیں۔ وہ یہ کہ قرآن کریم قریش کی لغت اور زبان میں ہی نازل ہوا ہے۔ دوسرے علاقوں کی زبانوں میں کچھ فرق تھا جس طرح یہاں کی پنجابی اور ہے، میانوالی کی اور ہے اور ملتان کی اور ہے۔ اسی طرح علاقے علاقے کی پشتو کا فرق ہے۔ تو دوسرے قبیلوں اور قریش کی لغت میں زبر زیر کا کچھ فرق تھا۔ مثلاً قریش پڑھتے ہیں یَعْلَمُوْنَ ''ی'' کی زبر کیساتھ اور دوسری بولی والے پڑھتے یِعْلَمُوْنَ 'ی' کی زیر کیساتھ۔ تو انہوں نے کہا حضرت ہماری بولی کچھ اور ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دیدی کہ تم اپنی بولی میں قرآن پاک پڑھ لیا کرو معنیٰ نہیں بدلے گا۔ بعض لوگ یِقْصِدُ میں

صادؔ کی جگہ سینؔ پڑھتے تھے۔فرمایا پڑھ لیا کرو معنی میں فرق نہیں آئے گا۔یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔

بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ روس کے علاقہ آذر بائیجان اور آرمینیا میں جنگیں جاری تھیں جہاد ہو رہا تھا مجاہدین کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ایک نے پڑھا یَعْلَمُوْنَ 'ی' کے فتحہ کے ساتھ۔دوسرے نے کہا یِعْلَمُوْنَ ہے 'ی' کے کسرہ کے ساتھ۔اور اس پر خاصا اصرار اور تکرار ہوا۔جسطرح یہاں ضاد، داد کا جھگڑا ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھے تو اس کیساتھ لڑائی شروع کر دیتے ہیں کہ تو نے دالّین کیوں نہیں پڑھا؟ اور اگر ان سے پوچھو کہ تمہارا ضلع کون سا ہے تو ضلع کہیں گے دِلَع نہیں کہیں گے، وضو کہتے ہیں ودو نہیں کہتے، رمضان کہتے ہیں رمدان نہیں کہتے، فضیلت کہتے ہیں فدیلت نہیں کہتے، ناراض کہتے ہیں ناراد نہیں کہتے، اگر کسی کو مرض لگ جائے تو یہ نہیں کہتا کہ مجھے مرد لگ گیا ہے۔لیکن وَلَا الضَّالِّیْنَ پر جھگڑ پڑتے ہیں کہ مولوی صاحب تو نے وَلَا الدَّالِّیْن کیوں نہیں پڑھا؟ بھائی تم یہ لفظ روزمرہ بولتے ہو عرضی نویس کہتے ہو عردی نویس نہیں کہتے لیکن مولوی نے ضاد پڑھی ہے تو تم اس کے خلاف ہو گئے ہو۔تو خیر اسی طرح ان لوگوں کے درمیان یَعْلَمُوْنَ، یِعْلَمُوْنَ پر جھگڑا ہو گیا۔لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت قرآن پاک کی لغت میں جھگڑا ہوا ہے اَصْلِحْ آپ اس قوم کی اصلاح فرمائیں۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ خلیفہ راشد تھے انہوں نے صرف قریش کی لغت رہنے دی اور باقی ساری لغتیں ختم کر دیں کہ قرآن کریم باقی لغتوں پر نہیں پڑھا جا سکتا تاکہ لڑائیاں ختم ہو جائیں۔اور ان کی بات ہمارے لئے حجت ہے کیونکہ وہ خلیفہ راشد ہیں۔امت کو فساد سے بچانے کیلئے انہوں نے یہ کام کیا ہے۔یہ

www.besturdubooks.net

ہمارے پاس جو قرآن ہے یہ لغت قریش کے مطابق ہے۔ تو فرمایا وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ جب ان پر پڑھی جاتی ہیں ہماری آیتیں صاف صاف قَالَ الَّذِیْنَ کہتے ہیں وہ لوگ لَا یَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا جو نہیں امید رکھتے ہماری ملاقات کی ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ لے آ کوئی قرآن اس کے علاوہ اور اگر یہی قرآن رکھنا ہے تو اَوْ بَدِّلْهُ یا اس کو تبدیل کر دے، اس میں ترمیم کر دے۔

مشرکوں کو توحید سے چڑ تھی :

اس قرآن سے ان کو کیا تکلیف تھی اور اس میں وہ کیا ترمیم چاہتے تھے؟ اس کا ذکر اس مقام پر نہیں ہے۔ اس کا ذکر دوسرے مقام پر ہے کہ وہ کیا تبدیلی چاہتے تھے۔ سب سے پہلے وہ توحید کے مسئلہ میں تبدیلی چاہتے تھے سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر ۳۵ میں ہے اِنَّهُمْ کَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ’’بیشک یہ لوگ کہ جب ان کے سامنے کہا جاتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو تکبر کرتے ہیں۔‘‘ یعنی جب ان کے سامنے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے تو اچھلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے سب خداؤں کی نفی کر دی ہے اور سورۃ ص آیت نمبر ۵ میں ہے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ’’کیا کر دیا ہے اس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود؟ بیشک یہ عجیب چیز ہے۔‘‘ یہ کہتا ہے کہ صرف ایک خدا ہے، صرف ایک حاجت روا ہے، صرف ایک مشکل کشا ہے، صرف ایک ہی فریاد رس ہے تو یہ جو ہمارے خدا ہیں یہ کدھر گئے؟ یاد رکھنا! قریش مکہ، مشرکین مکہ کو آنحضرت ﷺ کی ذات سے کوئی اختلاف نہیں تھا آپ کو تو وہ صادق و امین مانتے تھے۔ سورۃ الانعام آیت نمبر ۳۳ میں ہے فَاِنَّهُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ’’پس بیشک یہ لوگ نہیں جھٹلاتے آپ کو لیکن ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا

انکار کرتے ہیں۔'' ابوجہل نے آنحضرت ﷺ کے منہ پر کہا تھا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ بِالَّذِیْ جِئْتَ بِہٖ ''ہم تجھے نہیں جھٹلاتے اور لیکن ہم جھٹلاتے ہیں اس کو جو آپ لیکر آئے ہیں۔'' جو آپ سبق پڑھاتے ہیں وہ جھوٹا ہے۔ تو وہ کہتے تھے کہ مسئلہ توحید میں ترمیم کریں پھر ہم مانیں گے۔ جواب دیا گیا قُلْ آپ انکو کہہ دیں مَایَکُوْنُ لِیْ نہیں ہے مجھے کوئی اختیار اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ یہ کہ میں تبدیل کروں اس کو اپنی طرف سے۔ یہ رب تعالیٰ کا کلام ہے اس نے نازل کیا ہے، جبرائیل علیہ السلام لیکر آئے ہیں، میں اس میں تبدیلی کا قطعاً مجاز نہیں ہوں اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی جو وحی کی جاتی ہے میری طرف۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام میری طرف آتا ہے میں اس کی پیروی کرتا ہوں اس کو بدلنے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہی کلام پاک ہے جو لوح محفوظ میں وہاں سے جبرائیل علیہ السلام لیکر آئے ہیں اور آپ ﷺ نے امت کے سامنے پیش کیا۔ الحمدللہ تعالیٰ آج ہمارے سامنے وہی قرآن کریم موجود ہے۔

حلال وحرام کا امتیاز صرف اللہ تعالیٰ کو ہے :

قرآن بنانا، شریعت بنانا پیغمبر کا کام نہیں۔ ابوجہل کی لڑکی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمان ہو کر ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کیساتھ نکاح کا ارادہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو جویریہ کیساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کہنے لگے حضرت! ارادہ تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی! اَلَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا ''جو چیز حلال ہے میں اس کو حرام نہیں کر سکتا اور جو چیز حرام ہے میں اس کو حلال نہیں کر سکتا۔'' یہ رشتہ تیرے لئے حلال ہے مگر میں فاطمہ کا باپ ہوں اور بحیثیت باپ کے مجھے اپنی بیٹی کے متعلق کچھ فکر لاحق ہے۔ وہ یہ کہ میری بیٹی کا مزاج نرم

www.besturdubooks.net

ہے اور ابوجہل کے خاندان کا مزاج سخت ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب گھر میں مزاج ایک جیسے نہ ہوں تو وہ گھر عذاب بنا رہتا ہے، ہر وقت لڑائی رہتی ہے۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کا کوئی علاج نہیں جسطرح میراثی کو کسی نے کہا تمہارا جھگڑا ختم کیوں نہیں ہوتا؟ کہنے لگا کہ ہم ایک دوسرے کی نوک جھوک کو سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اگر تو نے اس کے ساتھ نکاح کرنا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دیدے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب طلاق کا لفظ سنا تو کہا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی میں اور نکاح نہیں کرونگا۔ آنحضرت ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا سے رخصت ہوئی ہیں۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور عورتوں کیساتھ نکاح کیا۔ تمام عورتوں سے اکیس لڑکے اور انیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بڑا گھرانہ تھا۔ تو کسی شے کو حلال حرام کرنا رب تعالیٰ کا کام ہے پیغمبر کا کام نہیں ہے۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا اس کیساتھ سلاد بھی تھی۔ جسطرح آج کل لوگ کھانے کے ساتھ سلاد پیش کرتے ہیں۔ اس میں پیاز، لہسن، مولیاں، ٹماٹر وغیرہ ہوتے ہیں۔ تو آپ نے باقی کھانا تو کھایا مگر سلاد نہ کھایا۔ کسی نے پوچھا حضرت کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو حلال کیا ہے میں اس کو حرام نہیں کر سکتا لیکن اِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَاتُنَاجُوْنَ "میں ان سے گفتگو کرتا ہوں جن سے تم گفتگو نہیں کرتے۔" یعنی میں فرشتوں سے گفتگو کرتا ہوں اور ان کے کھانے سے منہ سے بو آتی ہے اور فرشتے بو سے نفرت کرتے ہیں اور تمہاری طرف وحی تو نہیں آتی۔ تو فرمایا کہ میں اپنی طرف سے قرآن کریم میں ترمیم نہیں کر سکتا میں تو اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ بیشک

www.besturdubooks.net

میں ڈرتا ہوں اگر میں نے نافرمانی کی اپنے رب کی ڈرتا ہوں بڑے دن کے عذاب سے، مراد قیامت کا دن قُلْ آپ کہہ دیں لَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مَاتَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ نہ تلاوت کرتا میں اس قرآن کی تم پر۔ رب چاہتا تو میرے اوپر نازل ہی نہ کرتا، مجھے نبی نہ بناتا، مجھے پڑھنے کا حکم نہ دیتا۔ کیونکہ نبی بنانا رب تعالیٰ پر لازم تو نہیں ہے یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے نبی بھیجے، کتابیں نازل فرمائیں، دنیا پیدا فرمائی۔ اس کا احسان ہے نہ پیدا کرتا تو اس کو کون پوچھ سکتا تھا۔ ایک وقت آئے گا کہ دنیا کو فنا کرے گا مگر فنا کرنا اس پر لازم نہیں ہے اس کی مرضی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کے لازم اور واجب ہونے سے مجبور ہو جاتا ہے اور اختیار ختم ہو جاتا ہے اور رب تعالیٰ کسی شے میں مجبور نہیں ہے۔ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ اور نہ پروردگار تمہیں بتاتا یہ قرآن پاک۔ سب کچھ رب تعالیٰ کے اختیار میں ہے میں تو اس کا پیغمبر ہوں، اس کے حکموں کی تعمیل کرنے کیلئے آیا ہوں۔ اپنی طرف سے تبدیلی اور ترمیم کا اختیار نہیں رکھتا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ پس تحقیق میں ٹھہر چکا ہوں تمہارے اندر عمر کا ایک حصہ اس سے پہلے۔

حضور کی شرافت وصداقت کے سب قائل تھے :

چالیس سال کا عرصہ بڑا عرصہ ہوتا ہے اور وہ چالیس سال زندگی بھی ایسی کہ نہ ماں کی سرپرستی، نہ باپ، نہ دادا کی، نہ بھائی ہے، نہ بہن ہے، نہ مال و دولت ہے۔ ان حالات میں بچے عموماً آوارہ ہو جاتے ہیں۔ مگر یہاں حالت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مکہ مکرمہ کی گلیوں سے گزرتے تو کیا مکہ کے سردار اور کیا غلام، کیا مرد اور کیا عورتیں، سب آپ کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ ایسا شریف انسان ہم نے نہیں دیکھا اور مختلف علاقوں میں تجارت کیلئے جانے آنے والے لوگ یعنی جہاندیدہ لوگ جو کبھی یمن جا رہے ہیں، کبھی شام

www.besturdubooks.net

کبھی کہیں اور کبھی کہیں، کہتے تھے کیسا انسان ہے کہ نگاہ پاک، دل پاک، زبان پاک اور پھر اس زمانے میں کہ لوگ شراب اسطرح پیتے جسطرح یہاں لسی اور چائے پیتے ہیں اور اس پینے کو کوئی عیب نہیں سمجھتا۔ لیکن کیا مجال کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر کبھی ایک قطرہ بھی آیا ہو۔ باوجود اس کے کہ اس وقت شراب حلال تھی اور عقیدے کی مخالفت کے باوجود لوگ امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھتے تھے۔ اور مشرکوں کے بڑوں کی خیانت کا یہ عالم تھا کہ غسان کے بادشاہ نے کسی اہم کام کیلئے منت مانی تھی کہ اگر میرا کام ہوگیا تو میں سونے کا ہرن کعبۃ اللہ کیلئے نذرانہ پیش کروں گا۔ رب تعالیٰ نے اس کا کام کردیا۔ اس نے سونے کا ہرن تیار کرا کے بھیج دیا۔ اس کے کارندے لیٹ پہنچے لوگ آرام کر رہے تھے۔ متولیوں میں آپ ﷺ کا حقیقی چچا ابولہب بھی تھا، یہ موجود تھا اس کو انہوں نے کہا کہ یہ کعبۃ اللہ کا نذرانہ ہے ہم سے وصول کرلو اور کعبۃ اللہ کی ضروریات پر صرف کرلو کیونکہ ہم نے جلدی واپس جانا ہے۔ ابولہب نے وہ سونے کا ہرن وصول کیا اور ہڑپ کر گیا۔ اس کا دھواں تک نہ نکلنے دیا۔ اتنے بددیانت۔ تھے اور ادھر دیکھو کہ زندگی پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم نہیں سمجھتے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے افترا باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھٹلایا اس کی آیتوں کو۔ اللہ تعالیٰ پر افتراء یہ ہے کہ کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے، میں تو اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر ہوں، میں اللہ تعالیٰ پر افتراء نہیں باندھ رہا اور نہ ہی میں قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی طرف غلط منسوب کر رہا ہوں بلکہ من وعن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمایا ہے وہی قرآن میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ میں اگر اللہ تعالیٰ کا پیغمبر نہ ہوتا میرے اوپر قرآن کریم نازل نہ ہوتا اور میں یہ دعویٰ کرتا تو میرے

www.besturdubooks.net

سے بڑا کوئی ظالم نہیں تھا اور یہ تو نہیں ہے لہذا اب تمہارے سے بڑا ظالم کوئی نہیں ہے کہ تم رب تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہو۔ فرمایا ایک علامت بھی تمہیں بتلا دیتے ہیں اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ بیشک شان یہ ہے کہ نہیں فلاح پائیں گے مجرم۔ مجرم لوگ کبھی فلاح نہیں پا سکتے معلوم ہو جائے گا کہ کامیابی کس کو حاصل ہوتی ہے۔ اگر مجھے کامیابی حاصل ہوئی اور ہو گی کہ چند سالوں میں سارا عرب اسلام کے جھنڈے تلے آجائے گا تو پھر سب کو معلوم ہو جائے گا کہ مجرم کون ہے۔

www.besturdubooks.net

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَيَعْبُدُوْنَ اور وہ عبادت کرتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ سے ورے ورے مَا اس مخلوق کی لَا يَضُرُّهُمْ جو ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہے وَيَقُوْلُوْنَ اور وہ کہتے ہیں هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس قُلْ آپ کہہ دیں اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ کیا تم بتاتے ہو اللہ تعالیٰ کو بِمَا وہ چیز لَا يَعْلَمُ جس کو وہ نہیں جانتا فِي السَّمٰوٰتِ آسمانوں میں وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہ زمین میں سُبْحٰنَهٗ اس کی ذات پاک ہے وَتَعٰلٰى اور بلند ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ان چیزوں سے جن کو اس کے ساتھ شریک بناتے ہو وَمَا كَانَ النَّاسُ اور نہیں تھے لوگ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً مگر ایک ہی گروہ فَاخْتَلَفُوْا پس انہوں نے اختلاف کیا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ہوتی ایک بات سَبَقَتْ جو طے ہو چکی ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے لَقُضِيَ

بَیْنَھُمْ تو البتہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا فِیْمَا ان چیزوں میں فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے فَقُلْ پس آپ کہہ دیں اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ پختہ بات ہے کہ غیب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے فَانْتَظِرُوْا پس تم انتظار کرو اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

توحید بنیادی عقیدہ :

قرآن پاک کے بنیادی اصول اور بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ توحید بھی ہے۔ یعنی قرآن کریم میں جو اصول اور عقائد بیان کیے گئے ہیں ان میں سے ایک اصل عقیدہ توحید ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور افعال میں وحدہٗ لاشریک سمجھا جائے اور، کسی فرشتے، کسی پیغمبر، کسی ولی اور شہید کو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور افعال میں شریک نہ سمجھا اور یہ بات بھی ذہن میں بٹھائیں کہ جس طرح توحید ایک بنیادی عقیدہ ہے اسی طرح شرک کا رد بھی بنیادی عقیدہ ہے۔ کیونکہ جب تک شرک کا رد نہیں کیا جائے گا توحید سمجھ نہیں آئے گی۔ چنانچہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے ایک مغالطے کو بیان فرمایا ہے اور ان کے عقیدہ کا رد فرمایا ہے اور یہ مغالطہ عامۃ الورود ہے جس میں پہلے زمانے کے مشرک بھی مبتلا تھے اور آج کل کے مشرک بھی۔ وہ یہ کہ جب مشرکوں سے کہا جاتا ہے کہ تم غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز کیوں دیتے ہو، ان کے نام کے چڑھاوے کیوں چڑھاتے ہو؟ یہ کوئی رب ہیں؟ ان کی کیوں پوجا پاٹ کرتے ہو تو وہ کہتے

www.besturdubooks.net

ہیں کہ ہم کی ان پوجا پاٹ خدا سمجھ کر نہیں کرتے، نہ وہ خدا ہیں اور نہ ہی ہم ان کو رب مانتے ہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بزرگ اور ولی ہیں، نیک اور پرہیزگار ہیں اور ہم بڑے گنہگار ہیں ہماری اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی اور پہنچ نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان واسطہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے ہماری وہاں تک پہنچ نہیں ہے یہ رب تعالیٰ اور ہمارے درمیان واسطہ ہیں۔ یہ رب تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے ہماری سیڑھیاں ہیں۔ پھر مثال دیتے ہیں کہ دیکھو رعیت کا کوئی آدمی بادشاہ کو بغیر واسطہ کے نہیں مل سکتا وہ ملنے کیلئے رابطہ تلاش کرے گا، ڈی سی کا، کمشنر کا، وزیر اعلیٰ کا، گورنر کا، پھر کہیں وہ بادشاہ تک پہنچے گا ان کی سفارش کیساتھ۔ تو ہم جو فرشتوں، نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور ان کے نذر و نیاز دیتے ہیں تو اس لئے کہ یہ ہم سے راضی اور خوش ہو کر رب تعالیٰ کے آگے ہماری سفارش کریں اور {''یہ بات ان میں سے وہ کرتے ہیں جو چالاک اور سمجھ دار ہیں۔ ورنہ جو عام ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیارات دیئے ہوئے ہیں ان کے پاس خدائی اختیارات ہیں یہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو ہم اس لئے ان کو خوش رکھتے ہیں تا کہ یہ ہم کو فائدہ پہنچائیں اور نقصان سے بچائیں۔'' نواز بلوچ}

سفارش کے متعلق بھی سمجھ لیں کہ......

اقسامِ سفارش:

سفارش دو قسم پر ہے۔ ایک ماتحت الاسباب سفارش کرنا اور ایک مافوق الاسباب سفارش کرنا ہے۔ ماتحت الاسباب کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً دو آدمی زندہ موجود ہیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فلاں میرا کام کر دے تو یہ دوسرا جو دعا کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کے آگے سفارش ہے

اور ماتحت الاسباب ہے یہ شرعاً جائز ہے اور یہ دعا اپنے سے بڑے سے بھی کرائی جاسکتی ہے اور چھوٹے سے بھی۔ چند دن پہلے تم یہ حدیث سن چکے ہو کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت عمرؓ عمرہ کرنے کیلئے تشریف لے جارہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا یَا اُخَیَّ لَا تَنْسِنَا فِیْ دُعَائِکَ ”اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں مجھے نہ بھولنا۔“ یہ ماتحت الاسباب سفارش ہے اور ایک ہے مافوق الاسباب سفارش۔ کہ ایک آدمی موجود نہیں ہے، سامنے نہیں ہے، اس کو کہے کہ تو رب تعالیٰ کے آگے سفارش کر دے میرا کام کر دے۔ مثلاً کوئی کہے کہ اے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ آپ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ وہ میرا فلاں کام کر دے۔ اب دیکھو! شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہم سے ہزروں میل دور بغداد میں اپنی قبر کے اندر موجود ہیں۔ یہاں پر جو شخص یہ کہے گا تو وہ چند چیزوں کا نظریہ رکھتے ہوئے یہ کہے گا۔

۱)......اس کا یہ عقیدہ ہوگا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حاضر و ناظر ہیں مجھے دیکھ رہے ہیں اور میری بات سن رہے ہیں۔ یا

۲)...... یہ نظریہ رکھے گا کہ وہ عالم الغیب ہیں جب میں ان کو پکارتا ہوں تو میری بات کو سنتے اور جانتے ہیں اور

۳)......اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ نظریہ بھی رکھے گا کہ وہ تصرف فی الامور پر بھی قادر ہیں کہ میری بات سن کر آگے پہنچائیں گے۔

تو یہ مافوق الاسباب سفارش ہے اور یہی شرک کی بنیاد ہے۔

فقہاء کرامؒ فرماتے ہیں کہ مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یَکْفُرُ ”جس شخص نے کہا بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور ہمارے حالات جانتی ہیں وہ کافر ہوا۔“

www.besturdubooks.net

حالانکہ فقہاء کرام ؒ کا طبقہ بڑا محتاط طبقہ ہے۔ بلکہ مسائل کے متعلق شاید ہی کوئی اتنی احتیاط کرتا ہو۔ کتنا محتاط طبقہ ہے؟

فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایک کلمہ بولا جس کے سو معانی بن سکتے ہیں اور سو میں سے ایک معنیٰ اسلام کا ہے اور ننانوے کفریہ ہیں تو کہنے والے کو کافر نہ کہو کہ ممکن ہے اس نے اسلام والا معنیٰ مراد لیا ہو یعنی وہ ایک فیصد احتمال کو بھی رد نہیں کرتے۔ اتنے محتاط لوگ ہیں۔ لیکن ساتھ فرماتے ہیں کہ اگر بولنے والا شخص کفر کا معنیٰ متعین کر لے کہ میری مراد یہ ہے تو پھر وہ کافر ہے اور اس کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہے۔ یہ جو صلح کلی قسم کے لوگ ہوتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو۔ کیوں نہ کہیں کافر کو کافر، نہ کہنے والا تو خود کافر ہو جاتا ہے تو کافر کو کافر نہ کہہ کر خود کافر بنیں؟

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا عمل بیان فرمایا ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ورے ورے۔ وہ عبادت کبھی نذر و نیاز کی شکل میں ہے، کبھی سجدہ کرنے کی شکل میں ہے، کبھی طواف کرنے کی شکل میں ہے اور کبھی گیارہویں کی شکل میں ہے۔ غیر اللہ کے نام پر کوئی چیز دینا یہ بھی اس کی عبادت کرنا ہے مَا لَا يَضُرُّهُمْ اس مخلوق کی جو ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہے کیونکہ نفع اور ضرر کا اختیار صرف رب تعالیٰ کو ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع نقصان کا مالک نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کسی کو نفع نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ سے اعلان کروایا قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا [الاعراف: ۱۸۸] اور فرمایا ان کو بھی سنا دیں اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا [سورۃ الجن: ۲۱] "میں تمہارے لئے نفع

نقصان کا مالک نہیں ہوں۔" جب آنحضرت ﷺ کسی کے نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں تو

؎ دیگراں چہ رسد

دوسرا کون ماں کا لال ہے جس کو یہ اختیار ہو۔ تو یاد رکھنا! نہ فرشتے نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں، نہ پیغمبر، نہ صحابہ، نہ شہید، نہ ولی، نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تو مشرکین غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے مختلف شکلوں میں، کبھی طواف، کبھی غلاف چڑھاتے کبھی دیگیں اتارتے، کبھی بکرے چھترے کا چڑھاوا اور کہتے تھے کہ یہ ہم اس لئے کرتے ہیں کہ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى [سورۃ زمر:۳] "نہیں عبادت کرتے ہم ان کی مگر اس لئے کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچا دیں گے۔" یہ رب نہیں ہیں وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور وہ کہتے ہیں یہ ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس۔ مافوق الاسباب جو سفارش ہے یہی شرک ہے۔ فتاویٰ بزازیہ، البحر الرائق وغیرہ جو فقہ کی مستند کتابیں ہیں ان میں یہ جزئیہ موجود ہے کہ مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ "جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر و ناظر ہیں اور ہمارے حالات کو جانتی ہیں وہ کافر ہے۔" تو بزرگوں کے متعلق حاضر و ناظر کا عقیدہ کفریہ ہے۔ اور بریلویوں میں کوئی ہو کہ ان کا یہ نظریہ نہ ہو، سب کا یہی نظریہ ہے۔ اور بزرگوں کے بارے میں علم الغیب اور مختار کل کا نظریہ بھی رکھتے ہیں ان کی صلاتوں میں تم یہ جملہ بھی سنتے ہو الصلوٰۃ والسلام علیک یا مختار ملک اللہ کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ملک کا اختیار تمہارے پاس ہے اور شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں۔ بھائی سوال یہ ہے کہ اگر سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کے اختیار میں کچھ ہوتا تو پچھلے دنوں ۲۵، ۳۰ حکومتوں نے عراق پر حملہ کیا اور خود ان کے روضہ اقدس پر بھی بمباری ہوئی اور بڑا نقصان ہوا اور اس

کے خلاف احتجاج بھی ہوا اور انہوں نے معذرت بھی کی کہ غلطی سے ہوا ہے اور جانی نقصان بھی کافی ہوا جن میں فوجی بھی تھے اور غیر فوجی تھے۔ حضرت کے اختیار میں ہوتا تو ان کے جانوں کو بچا نہ لیتے۔ یہاں تمہارے گھر میں آکر بچاتے ہیں وہاں نہیں بچاتے، یہ ان کی عجیب منطق ہے اور یہ لوگ حل مشکلات کیلئے وظائف پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ، یہ کفر ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ میں تفصیل ہے کہ عربی لغت کے اعتبار سے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ لام معطٰی لہ پر بھی داخل ہوتا ہے تو اس لحاظ سے اس جملے کا معنٰی بنے گا اے شیخ عبدالقادر جیلانی! تم رب تعالیٰ کو کچھ دو۔ معاذ اللہ رب منگتا ہوا عبدالقادر جیلانیؒ دینے والے ہوئے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم مجھے کوئی شے دو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے دینا لینا تو تمہارا کام ہے رب تعالیٰ درمیان میں واسطہ ہے تو یہ بھی کفر ہے۔ ہاں اگر شیخؒ کو واسطہ بناؤ اور مانگو رب تعالیٰ سے تو یہ جائز ہے۔ چنانچہ شاہ اسماعیل شہیدؒ ''تقویۃ الایمان'' میں فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی یہ کہے کہ اے پروردگار تو مجھے دے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے واسطے سے تو یہ جائز ہے۔'' دینا تو رب تعالیٰ نے ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں اور ہماری ان سے محبت ہے تو ان کے نیک ہونے کی وجہ سے جو وسیلہ ہوگا تو وہ توسل بالاعمال الصالحہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ آپ کہہ دیں اے نبی کریم ﷺ! اَتُنَبِّــُٔوْنَ اللّٰهَ کیا تم بتاتے ہو اللہ تعالیٰ کو بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وہ چیز جس کو وہ نہیں جانتا آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ رب تعالیٰ کو تو اپنا شریک نہ آسمانوں میں معلوم ہے نہ زمینوں میں۔ اگر کوئی اس کا شریک ہوتا تو اس کے علم میں تو ہوتا اور اَتُنَبِّــُٔوْنَ اللّٰهَ کی دوسری تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو خبر دیتے ہو اس مخلوق کی کہ وہ مخلوق نہیں

www.besturdubooks.net

جانتی آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں۔ یعنی جس کو آسمانوں اور زمینوں کا علم نہیں ہے اس کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہو بتاؤ کس معنٰی میں تم ان کو سفارشی بنا کر پکارتے ہو سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اس کی ذات پاک ہے اور بلند ہے ان چیزوں سے جن کو اس کے ساتھ شریک بناتے ہو۔ فرمایا وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہیں تھے لوگ مگر ایک ہی گروہ فَاخْتَلَفُوْا پس انہوں نے اختلاف کیا۔

شرک کی ابتدا کس طرح ہوئی:

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت نوح علیہ السلام تک سارے کے سارے لوگ دین کے اعتبار سے ایک تھے۔ پہلی مشرک قوم جو پیدا ہوئی وہ نوح علیہ السلام کی قوم ہے اور شرک کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ پانچ بزرگ تھے جن کے نام سورۃ نوح میں آتے ہیں ود، سواع یغوث، یعوق، نسر۔ حضرت ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ود حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب تھا اور باقی چار ان کے نیک بیٹے تھے اور کتاب التفسیر بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اَسْمَاءُ رِجَالِ الصَّالِحِیْنَ "یہ پانچ بزرگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک بندوں کے نام ہیں۔" یہ لوگوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کرتے تھے، دین کی باتیں بتاتے تھے اور یاد رکھنا! جس طرح جسم کی خوراک ہے اسی طرح روح کی بھی خوراک ہے۔ دیکھو! جن لوگوں کو درس سننے کی عادت ہے جس دن ان کا درس رہ جائے ان کو افسوس ہوتا ہے اور وہ پریشان ہوتے ہیں کہ ان کو روح کی خوراک نہیں ملی تو جب یہ بزرگ اللہ تعالیٰ والے دنیا سے رخصت ہو گئے تو روحانی خوراک نہ ملی پریشان ہو گئے اور اداس اداس رہنے لگے۔ ابلیس لعین بزرگانہ شکل و لباس میں آ پہنچا لوگ سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگا کیا بات ہے کیوں پریشان ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے بزرگ

www.besturdubooks.net

تھے ہمیں دین سمجھاتے سکھاتے تھے اچھی اچھی باتوں کی رہنمائی کرتے تھے وہ ہم سے رخصت ہوگئے ہیں تو ہمیں جو روحانی خوراک ملتی تھی وہ نہیں مل رہی اس لئے ہم پریشان ہیں۔ ابلیس نے کہا واقعی تمہارا صدمہ بجا ہے مگر وہ تو اب واپس نہیں آسکتے لہذا تم اس طرح کرو کہ ان کے مجسمے اور تصویریں بنا کر گھروں اور عبادت خانوں میں رکھ لو اور یوں سمجھو کہ وہ ہمارے اندر موجود ہیں اور اُس وقت جاندار چیز کی تصویر بنانی جائز تھی۔ یہ تو نہ کر سکا کہ ان کی عبادت کرواتا کیونکہ یہ پختہ ذہن کے لوگ تھے انہوں نے مجسموں کو سجدہ نہیں کرنا تھا۔ ان سے صرف مجسمے اور تصویریں بنوائیں۔ جب یہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور دوسری نسل آئی تو اس کو یہ سبق پڑھایا کہ تمہارے بڑے ان کی پوجا کرتے تھے تو انہوں نے ان کی پوجا شروع کر دی۔ یہ پہلی مشرک قوم تھی دنیا میں جس نے شرک کی ابتداء کی اور ان کی طرف نوح علیہ السلام کو بھیجا گیا اس سے پہلے لوگ ایک ہی مذہب تھے، توحید پر تھے اس طرح انہوں نے توحید پر اختلاف کیا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو طے ہو چکی ہے تیرے رب کی طرف سے۔ وہ کونسی بات ہے؟ وہ یہ ہے کہ ہر قوم کے فنا اور تباہ ہونے کا ایک وقت مقرر ہے۔ اگر پہلے سے یہ بات طے نہ ہوتی تو جس وقت انہوں نے اختلاف شروع کیا تھا اسی وقت ان کو ختم کر دیا جاتا لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ تو البتہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ان چیزوں میں جن میں اختلاف کرتے ہیں اور سنو! وَيَقُولُونَ اور وہ کہتے ہیں لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ کیوں نہیں اتاری گئی اس نبی پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے۔ جس کو وہ نشانی سمجھتے تھے کہ صفا مروہ کی چٹانیں سونا بن جائیں، اس کی کوٹھی سونے کی ہونی چاہئے، اس کیلئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہونا چاہئے اور یہ بھی کہتے تھے کہ یہ اگر ہمارے سامنے آسمان کی طرف چلا جائے

www.besturdubooks.net

خالی ہاتھ اور وہاں سے کتاب لیکر آئے اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ قَبِیْلًا یا ہمارے سامنے رب تعالیٰ اور فرشتوں کو لا کھڑا کرے۔ آگے رب تعالیٰ ہو اور اس کے پیچھے فرشتے ہوں اور رب تعالیٰ کہے کہ واقعتاً یہ میرا پیغمبر ہے میں نے اس کو بھیجا ہے اور فرشتے رب تعالیٰ کی تائید کریں کہ ہمارا رب ٹھیک کہتا ہے پھر ہم مانیں گے۔ یہ تھیں ان کی نشانیاں منہ مانگی ورنہ اگر محض نشانیوں کی بات ہوتی تو قرآن کریم کوئی چھوٹی نشانی ہے کہ ساری دنیا اس کی مثل لانے سے عاجز ہے، اس کی ایک سورۃ کی مثل لانے سے عاجز ہے، چاند کا دو ٹکڑے ہونا نشانی نہیں تھی، درختوں کا چل کر آنا، پتھروں کا بولنا نشانی نہیں تھی، انگلیوں کا پانی سے نکلنا تھوڑی چیز کا زیادہ ہو جانا نشانی نہیں ہے؟ نشانیاں تو بڑی تھیں مگر ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ ضد کا علاج تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کے پاس بھی نہیں ہے۔ پھر کہتے تھے کہ آئی کب ہے؟ فرمایا فَقُلْ پس آپ کہہ دیں انکو اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ پختہ بات ہے کہ غیب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ میں غیب دان نہیں ہوں رب تعالیٰ جانتا ہے کہ کب کوئی نشانی آنی ہے اس کی طرف سے اور سورۃ النحل آیت نمبر ۷۷ میں فرمایا وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے غیب آسمانوں اور زمین کا" اس کے سوا کوئی غیب دان نہیں ہے فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ دیکھو نشانی کب نازل ہوتی ہے۔ پھر ان مکے والوں پر نشانی اس طرح آئی کہ رب تعالیٰ نے ان پر قحط سالی مسلط فرمائی۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ان پر اتنی بھوک مسلط ہوئی کہ حَتّٰی اَکَلُوا الْمَیْتَۃَ وَالْجُلُوْدَ وَالْعِظَامَ انہوں نے مردار، چمڑے اور ہڈیاں کھائیں کہ تم نافرمانی کرتے ہو رب تعالیٰ کی طرف سے نشانی آئی ہے۔ اور بخاری شریف میں روایت ہے کہ ابو

www.besturdubooks.net

سفیان وفد لیکر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ)! یہ تیری قوم اور برادری ہے۔ آپ نے ان کیلئے قحط سالی کی بددعا کی تھی اب دعا کر رب تعالیٰ حالات بدل دے۔ اس حد تک تسلیم کرتے تھے اور مانتے تھے مگر پرنالہ اپنی جگہ پر ہے ضد اسی طرح ہے۔ بھائی ضد کا دنیا میں کیا علاج ہے؟ اور ضد کی وجہ سے آدمی بہت سی چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ضد سے بچائے۔

www.besturdubooks.net

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٣﴾

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ تکلیف کے بعد جو ان کو پہنچی ہے إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا تو اچانک وہ تدبیریں کرتے ہیں ہماری آیتوں کو گرانے کیلئے قُلِ آپ کہہ دیں اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا اللہ تعالیٰ بہت جلد تدبیریں کرنے والا ہے إِنَّ رُسُلَنَا بیشک ہمارے فرشتے يَكْتُبُونَ لکھتے ہیں مَا تَمْكُرُونَ جو تم تدبیریں کرتے ہو هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اللہ تعالیٰ کی وہی ذات ہے جو چلاتا ہے تمہیں خشکی میں اور سمندر میں حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں وَجَرَيْنَ بِهِم اور وہ کشتیاں ان لوگوں کو لیکر چلتی ہیں فِي بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ خوشگوار ہوا کیساتھ وَفَرِحُوا بِهَا اور وہ اس کیساتھ خوش ہو جاتے ہیں

www.besturdubooks.net

جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ تو آجاتی ہے ان پر ہوا بڑی تیز وتند وَجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ اور آتا ہے ان پر طوفان ہر طرف سے وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ اور وہ یقین کر لیتے ہیں کہ بیشک وہ گھیرے گئے ہیں دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے اسی کیلئے دین لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا مِنۡ هٰذِهٖ اگر تو نے ہمیں نجات دے دی اس مصیبت سے لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ البتہ ضرور بضرور ہم ہو جائیں گے شکر کرنے والوں میں سے فَلَمَّاۤ اَنۡجٰهُمۡ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اچانک وہ سرکشی کرتے ہیں زمین میں بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ناحق يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو! اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ بیشک تمہاری سرکشی تمہاری جانوں پر پڑے گی مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا یہ سامان ہے دنیا کی زندگی کا ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ پھر ہماری طرف ہے تم کا لوٹنا فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ پس ہم تمہیں خبر دیں گے اس کاروائی کی جو تم کرتے تھے۔

اس سے پہلی آیت کریمہ میں تھا کہ یہ منہ مانگی نشانیاں مانگتے ہیں یعنی ضد اور عناد کی وجہ سے ورنہ نشانیاں تو اللہ تعالیٰ نے بے شمار ظاہر فرمائی ہیں اگر تم نہیں مانتے تو پھر حتمی فیصلہ کیلئے تم بھی انتظار کرو اور میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر ہوں۔

انسان کی دو حالتوں کا ذکر :

آج کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی دو حالتوں یعنی تکلیف اور راحت کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً اور جب ہم چکھاتے ہیں

لوگوں کو رحمت مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ تکلیف کے بعد جوان کو پہنچی ہے اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْٓ اٰيَاتِنَا تو اچانک وہ تدبیریں کرتے ہیں ہماری آیتوں کو گرانے کیلئے۔ آدمی بیمار ہو جائے اور اپنی زندگی سے ناامید ہو جائے کہ ڈاکٹر بھی علاج کر کے تھک جائیں اور حکیم بھی کہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے تو آدمی دعائیں کرواتا ہے کہ میرے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے شفا دے اور اپنے دل میں بھی تہیہ کرتا ہے کہ میں نمازیں پڑھوں گا، روزے رکھوں گا، اچھے کام کروں گا، برائیوں سے بچوں گا اور اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے وعدے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو قادر مطلق ہے مجھے شفا دیدے میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ شفا دے دیتا ہے، صحتمند اور طاقتور ہو جاتا ہے کچھ دن گزرتے ہیں تو وہ سارے کئے ہوئے وعدے بھول جاتا ہے كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَا اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ پھر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کو کبھی رب تعالیٰ سے واسطہ ہی نہیں پڑا۔ انسان کتنا رنگ بدلتا ہے ہر آدمی کو اپنے اوپر غور کرنا چاہئے۔ انسان وہ ہے جو اپنی حقیقت کو سمجھے اور اپنے اوقات کو یاد رکھے۔ غربت کے بعد امیری آئی تو غربت کو نہ بھولے اور بیماری کے بعد تندرستی آئی ہے تو بیماری کو نہ بھولے تو ایسے شخص کی اصلاح ہوگی اور اگر سمجھے کہ

~ پدرم سلطان بود

میرا باپ بادشاہ تھا اور میں خاندانی لینڈ لارڈ ہوں تو ایسے شخص کی کبھی اصلاح نہیں ہوتی۔ آج کئی لوگ ہیں کہ چار ٹکے آجانے کے بعد انہوں نے ذاتیں بدل لی ہیں۔

ذات بدلنا کبیرہ گناہ :

ذات کچھ ہے اور بتلاتے کچھ ہیں۔ مثلاً نائی سے باجوہ بن گئے ہیں کمہار سے گوندل بن گئے۔ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ" جس شخص نے اپنا

نسب بدلا وہ جنت سے محروم ہو جائے گا، لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ. اپنے باپ دادا کی ذات کو اپنے لئے کیوں عار سمجھتے ہو؟ بھائی جائز کام سارے صحیح ہیں۔

انبیاء نے ہر جائز پیشہ اختیار کیا:

اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں نے سارے کام کیے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی باڑی بھی کی ہے اور کھڈی پر بیٹھ کر کپڑے بھی بُنے ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام نے لوہاروں والا کام کیا ہے، حضرت زکریا علیہ السلام نے ترکھانوں والا کام کیا ہے، آنحضرت ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں اور دوسرے پیغمبر بھی بکریاں چراتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے کی مزدوری کی ہے۔ جائز پیشہ کوئی بھی ہو اس کے کرنے میں کیا حرج ہے؟ یہ سارے کام ایسے ہیں کہ ان کے بغیر دنیا کا نظام نہیں چل سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تکلیف جب دور ہو جاتی ہے تو اِذَا لَھُمْ مَّکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا اچانک وہ تدبیریں کرتے ہیں ہماری آیتوں کو گرانے کیلئے قُلْ آپ کہہ دیں اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا اللہ تعالیٰ بہت جلد تدبیریں کرنے والا ہے۔ تمہاری تدبیریں دھری رہ جائیں گی اور ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اور جو وہ چاہے گا۔ آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہو کہ شادی کے موقع پر دولہا بھی مر گیا اور اتنے براتیے بھی مر گئے۔ خوشی میں گا رہے تھے کہ چار پائیاں مُردوں کی اٹھائی گئیں۔ انسان کو قطعاً کبھی بھی رب تعالیٰ کے ڈر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے۔ فرمایا اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ بیشک ہمارے فرشتے لکھتے ہیں جو تدبیریں تم کرتے ہو۔ ہر آدمی کیساتھ دو فرشتے دن کو ہوتے ہیں اور دو رات کو ہوتے ہیں۔ ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ انسان جو لفظ بولتا ہے وہ لکھ لیتے ہیں وَیَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ''اور وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو'' سب تحریر میں آرہا

www.besturdubooks.net

ہے اور سارا ریکارڈ محفوظ ہے، قیامت والے دن جب سامنے آئے گا تو انسان حیران ہوگا کہ فلاں فلاں چیز بھی لکھی ہوئی ہے وہاں ہر آدمی اپنا نامۂ اعمال خود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پڑھنے کا ملکہ عطا فرمائیں گے۔ ارشاد ہوگا اِقْرَءْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا [سورة بنی اسرائیل: ۱۴] "پڑھ اپنی کتاب کافی ہے تیرا نفس آج کے دن تجھ پر محاسبہ کرنے والا۔" جب تھوڑا سا پڑھے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اَظَلَمَكَ كَتَبَتِیْ "کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے زیادتی کی ہے؟" پھر کچھ پڑھے گا۔ سوال ہوگا کہ یہ مضمون تو نے خود پڑھا ہے کیا تیرے ساتھ زیادتی تو نہیں ہوئی؟ کہے گا نہیں بلکہ میں نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ بھائی یہ سب کچھ سامنے آنے والا ہے لہذا کبھی بھی رب تعالیٰ سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے اور رب تعالیٰ کے عذاب سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کا ذکر :

www.besturdubooks.net

آگے اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے اور مشرکین کے شرکیہ نظریہ کا ذکر فرمایا ہے هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اللہ تعالیٰ کی ذات وہی ہے جو چلاتا ہے تمہیں خشکی میں اور سمندر میں۔ خشکی میں چلنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا فرمائے ہیں۔ اُس زمانے میں یہی سواریاں ہوتی تھیں۔ ان پر تم سوار ہوتے ہو اور غریب پیدل چلتے تھے۔ بہر حال یہ چلنے کی توفیق پیدل یا سواری پر رب تعالیٰ نے ہی تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اور سمندر میں بھی تمہیں رب تعالیٰ ہی چلاتا ہے۔ اُس زمانے میں کشتیاں ہوتی تھیں جن پر لوگ سفر کرتے تھے حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں وَجَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ اور وہ کشتیاں ان کو لیکر چلتی ہیں خوشگوار ہوا کیساتھ کہ بظاہر ان کے غرق ہونے کا امکان نہیں ہوتا وَفَرِحُوْا بِهَا اور وہ اس

www.besturdubooks.net

کیساتھ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم جدھر جانا چاہتے ہیں ہوا کا رخ بھی ادھر ہی ہے کشتیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اسی خوشی میں ہوتے ہیں کہ جَآءَ تْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ تو آ جاتی ہے ان پر ہوا بڑی تیز و تند وَجَآءَ هُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ اور آتا ہے ان پر طوفان ہر طرف سے۔ دائیں بائیں سے، آگے پیچھے سے وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ اور وہ یقین کر لیتے ہیں کہ بیشک وہ گھیرے گئے ہیں ان میں ہمارا بچنا مشکل ہے۔ جب وہ زندگی سے ناامید ہو جاتے ہیں دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے اسی کیلئے دین کو۔ خالص اسی پر یقین رکھتے ہوئے۔ اس حالت میں مکہ مکرمہ اور عرب کے مشرک سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں پکارتے تھے۔

مکہ مکرمہ کے بڑے مجرموں کا روپوش ہونا :

حافظ ابن کثیرؒ نے اس مقام پر دو روایتیں نقل فرمائی ہیں۔ ایک روایت نسائی شریف کی ہے کہ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو جو لوگ اپنے آپ کو بڑا مجرم سمجھتے تھے وہ روپوش ہو گئے۔ مثلاً وحشی بن حرب جس نے آپ ﷺ کے چچا مبارک حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئے تھے ؓ۔ حضار ابن اسود نے آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر ظلم کیا تھا۔ وہ اسطرح کی کہ یہ مردوں اور عورتوں کے قافلے کیساتھ مدینہ طیبہ آنحضرت ﷺ کی ملاقات کیلئے جا رہی تھیں۔ حضار ابن اسود رشتے میں خسر لگتا تھا۔ حقیقی خسر نہیں تھا کہنے لگا تو کہاں جا رہی ہے؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اپنے خاوند (حضرت ابو العاص بن ربیع) کی اجازت سے ابا جی کو ملنے جا رہی ہوں۔ کہنے لگا تجھے کوئی اجازت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میرے ساتھ کوئی بات نہ کرو اگر بات کرنی ہے تو میرے خاوند سے کرو۔ کہنے

لگا کوئی اجازت نہیں ہے ان کی ٹانگ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا وہ اونٹ سے نیچے گر گئیں پیٹ میں بچہ تھا حمل ضائع ہو گیا اور بیمار ہو گئیں۔ جس نے ایسی حرکت کی ہو اس کو تو خطرہ ہوتا ہے کہ میں نے جرم کیا ہے تو یہ بھی بھاگ گیا، بعد میں یہ بھی مسلمان ہو گیا تھا ﷺ۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی بھاگ گیا تھا۔ باپ کے مرنے کے بعد سارے کفریہ کام یہی کرتا تھا لیکن بعد میں مسلمان ہو گیا تھا ﷺ اسی طرح صفوان بن امیہ بڑا ہوشیار قسم کا آدمی تھا اور بڑا فراخ دل تھا خود پیچھے رہتا تھا، ہتھیار اور رقم کافروں کو مہیا کرتا تھا ان کا بڑا معاون تھا یہ بھی بھاگ گیا۔ اس وقت جدہ شہر نہیں تھا یہ بعد میں آباد ہوا ہے اور مکہ مکرمہ سے پچاس میل کے فاصلے پر ہے اور بندرگاہ ہے۔ اس زمانے میں کعبۃ اللہ کے دروازے کی سیدھ پر تیس میل کے فاصلے پر سمندر کے کنارے کشتیاں کھڑی ہوتی تھیں اور وہاں کچھ جھونپڑیاں تھیں اگر کسی نے حبشہ وغیرہ جانا ہوتا تھا تو وہاں سے کشتیوں پر سوار ہو کے جاتے تھے۔ جھونپڑیوں میں لوگ رہتے تھے، دودھ، ستو اور کھجوریں بیچتے تھے۔ اس زمانے میں یہی چیزیں ہوتی تھیں۔ عکرمہ نے دیکھا کہ اب عرب میں مجھے پناہ نہیں مل سکتی کیونکہ سارے عرب میں اسلام کا جھنڈا لہرا دیا گیا ہے لہٰذا میں حبشہ چلا جاؤں حالات سازگار ہوئے تو واپس آ جاؤں گا ورنہ وہیں رہوں گا۔

مشرکین مکہ انتہائی مشکل میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے :

اتفاق کی بات ہے کہ جب یہ وہاں پہنچا تو کشتی تیار تھی اور لوگوں کیساتھ یہ بھی سوار ہو گیا۔ کشتی جب پانچ چھ میل کا سفر کر چکی تو اچانک سخت طوفان آ گیا کشتی کے سواروں میں سے کسی نے کہا یَا مَنَاتُ اَغِثْنِیْ اے منات! میری مدد کر، کسی نے کہا یَا عُزّٰی اَغِثْنِیْ اے عزیٰ! میری مدد کر، کسی نے کہا یَا لَاتُ اَغِثْنِیْ اے لات! میری مدد کر۔ ہر ایک نے

www.besturdubooks.net

اپنے اپنے معبود کو پکارنا شروع کیا۔ کشتی بانو یعنی ملاحوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پکارو فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِ هٰهُنَا شَيْئًا "بیشک تمہارے خدا یہاں کام نہیں آسکتے۔" یہاں صرف رب تعالیٰ کو پکارو، یہاں اگر بچانا ہے تو صرف رب نے بچانا ہے۔ یہاں اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لات، منات اور عزیٰ کسی نے ٹانگ نہیں اڑائی۔ حالانکہ ملاح بھی مشرک تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ اگر یہاں ہمارے خدا کچھ نہیں کر سکتے تو خشکی میں کیا کرتے ہیں۔ یہی سبق تو ہمیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دیتے ہیں کہ صرف ایک رب کو پکارو اور کسی کو نہ پکارو! میں رب تعالیٰ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ اگر میں بچ گیا تو ضرور میں محمد ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دونگا یعنی ان کی بیعت کرونگا۔ تو اس وقت کے مشرکوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ انتہائی مشکل میں صرف رب تعالیٰ کو پکارتے تھے دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خالص کرتے ہوئے اسی کیلئے پکار کو۔

آج کل کے مشرک مشرکین مکہ سے آگے ہیں :

لیکن آج کل کا مشرک کہتا ہے......

؎ بگرداب بلا افتاد کشتی ☆ مدد کن یا معین الدین چشتی

؎ یا بہاء الحق ☆ بیڑا دھک

؎ امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن ☆ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادر

العیاذ باللہ یقین جانو! یہ لوگ مشرک ہیں اور مشرکین مکہ سے ایک نمبر آگے ہیں، یہ ایک نمبر کے مشرک ہیں۔ مشرک کو کوئی سینگ نہیں لگا ہوتا وہ ہماری طرح کا انسان ہوتا ہے۔ ساتھیو! شرک سے بچو یہ اتنی بری چیز ہے کہ اسکے چند قطرے بھی نیکیوں میں پڑ گئے تو ساری نیکیاں تباہ ہو جائیں گی۔ تو خیر عکرمہ نے کہا کہ اگر ہمارے خدا ہمیں یہاں نہیں بچا سکتے تو

www.besturdubooks.net

باہر بھی نہیں بچا سکتے لہذا کشتی واپس کرد، ملاح کشتی واپس لے آئے۔عکرمہ نے دیکھا کہ اس کی بیوی ام حکیم بغل میں کوئی چیز چھپائے کنارے پر کھڑی ہے۔یہ بڑا حیران ہوا کہ یہ یہاں کس طرح اور کیوں آئی ہے؟ اس کی بیوی نے کہا خیر ہے پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے، میں آئی تھی تجھے بلانے کیلئے جب پہنچی تو کشتی جا چکی تھی۔میں حیران تھی کہ معلوم نہیں اب چھ ماہ بعد آئے یا سال بعد مگر تم جلدی واپس آگئے ہو۔عکرمہ نے کہا خیر ہے مکہ والوں کا کیا بنا؟ اس کی بیوی نے کہا مکے والے بڑے خوش ہیں۔حضرت محمد ﷺ نے صفا کی چٹان پر کھڑے ہوکر لوگوں کو بلایا، مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے سب آگئے۔آپ ﷺ نے لوگوں کو ان کے جرائم بتائے کہ فلاں موقع پر تم نے یہ کیا، فلاں موقع پر تم نے میرے ساتھ یہ زیادتی کی، میرے فلاں فلاں ساتھی کو شہید کیا، فلاں عورت کو شہید کیا۔حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حارث بن ھالہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے خاوند کے بیٹے تھے جن کو مشرکوں نے شہید کیا تھا، حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔فلاں وقت تم نے یہ کیا، فلاں وقت تم نے یہ کیا جب آپ ﷺ جرائم بیان کرتے جا رہے تھے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ ہمیں کبھی معافی نہیں ملے گی لیکن آپ ﷺ نے جرائم بیان کرنے کے بعد فرمایا مکے والو! تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہونا چاہیے؟ سب کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں۔آپ ﷺ نے فرمایا میں وہی کچھ کہوں گا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو کہا تھا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ [سورۃ یوسف۔۹۲] ''نہیں ملامت آج کے دن تم پر۔'' میں نے تم سب کو معاف کر دیا کسی کو کچھ نہیں کہوں گا۔ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کے قریب ہوئی اور کہا کہ مجھے جانتے ہو؟ فرمایا ہاں! ام حکیم تو ہے۔کہنے لگی میرا خاوند عکرمہ بھاگا ہوا ہے اس کیلئے پناہ ہے؟ فرمایا ہاں! اس کیلئے پناہ ہے، وحشی بن حرب

www.besturdubooks.net

بھاگا ہوا ہے اس کیلئے پناہ ہے؟ فرمایا ہاں! اس کیلئے بھی پناہ ہے۔ ہبار بن اسود کا بھتیجا آیا کہ حضرت میرے چچا کو بھی پناہ ہے؟ فرمایا اس کو بھی پناہ ہے، سفیان بن امیہ کا پوتا آیا کہ اس کو بھی پناہ ہے؟ فرمایا اس کو بھی پناہ ہے۔ ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں نے کہا میرا خاوند یقین نہیں کرے گا تم کوئی نشانی دیدو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے کالے رنگ کی پگڑی باندھی ہوئی تھی عَمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔ آپ نے اپنی پگڑی اتار کر دیدی اور فرمایا کہ سب جانتے ہیں کہ کالی پگڑی میری ہے۔ کہنے لگی میں آپ ﷺ کی پگڑی لے کر آئی ہوں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اونٹ پر سوار ہو کر آئی تھی اسی پر دونوں سوار ہو کر گئے۔ روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب دروازے سے دیکھا کہ عکرمہ آرہا ہے تو اس کی دلجوئی کی خاطر اٹھے اور فرمایا مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُهَاجِرِ کہ اب تو رب تعالیٰ کے رسول کی طرف ہجرت کر کے آیا ہے۔

تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک جب انتہائی مشکل میں پھنستے تھے تو خالص اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور کیا دعائیں کرتے تھے؟ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ اگر تو نے ہمیں نجات دے دی اس مصیبت سے تو البتہ ضرور ہم ہو جائیں گے شکر کرنے والوں میں سے فَلَمَّا اَنْجٰهُمْ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دیتا ہے اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ تو اچانک وہ سرکشی کرتے ہیں زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ دریا میں تو اکیلے رب تعالیٰ کو پکارتے ہیں ور باہر آکر کہتے ہیں فلاں نے بچا لیا فلاں نے بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو! اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ بیشک تمہاری سرکشی تمہاری جانوں پر پڑے گی۔ رب تعالیٰ کا کیا بگڑے گا بگڑے گا تو تمہارا ہی مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہ سامان ہے دنیا کی زندگی کا، فائدہ اٹھالو ثُمَّ اِلَيْنَا

مَرْجِعُكُمْ پھر ہماری طرف ہے تم کا لوٹنا، آنا تو ہمارے پاس ہی ہے نا! فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس ہم تمہیں خبر دیں گے اس کاروائی کی جو تم کرتے تھے۔ ہم سب کچھ جانتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو۔

www.besturdubooks.net

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ
اَتٰهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا
اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پختہ بات ہے مثال دنیا کی زندگی کی كَمَآءٍ
ایسے ہی ہے جیسے پانی اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ جسے نازل کیا ہم نے آسمان سے
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ پس مل گیا اس کیساتھ زمین کا سبزہ مِمَّا يَاْكُلُ
النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ جس کو کھاتے ہیں لوگ اور جانور حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ یہاں تک کہ جب پکڑ لیتی ہے زُخْرُفَهَا اپنی رونق وَازَّيَّنَتْ اور زمین
مزین ہو جاتی ہے وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اور گمان کرتے ہیں زمین کے رہنے والے اَنَّهُمْ

www.besturdubooks.net

قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا تو آیا اس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا پس ہم نے کر دیا اس کو کٹی ہوئی کھیتی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ گویا کہ وہ نہیں تھی کل وہاں كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اسی طرح ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں آیتیں لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ایسی قوم کیلئے جو فکر کرتی ہے وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ اور اللہ تعالیٰ دعوت دیتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھے راستے کی طرف لِلَّذِيْنَ ان لوگوں کیلئے اَحْسَنُوا جو نیکی کرتے ہیں الْحُسْنٰى اچھائی ہوگی وَزِيَادَةٌ اور مزید کچھ ہوگا وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ اور نہیں چڑھے گی ان کے چہرے پر قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ سیاہی اور نہ ذلت اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہی لوگ ہیں جنت والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ اور وہ لوگ جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا بدلہ برائی کا اس جیسا ہی ہوگا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور چھا جائے گی ان پر ذلت مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ نہیں ہوگا ان کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے مِنْ عَاصِمٍ کوئی بچانے والا كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ گویا کہ ڈھانپ دیئے گئے ہیں ان کے چہرے قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا رات کے ٹکڑوں کیساتھ جو کالی رات ہے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہی لوگ ہیں دوزخ والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

دنیا کی زندگی کی بے ثباتی:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی کا ناپائیدار ہونا سمجھایا ہے اور بتایا کہ مخلوق کی زندگی ہمیشہ کی نہیں ہے یہ ہمیشگی کی صفت صرف رب تعالیٰ کو حاصل ہے کہ اس پر کبھی فنا نہیں آئے گی۔ سورۃ الرحمٰن میں ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ''جو کوئی بھی ہے زمین میں فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی تیرے پروردگار کی ذات جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔'' لہٰذا دنیا کی زندگی کو عارضی سمجھو دائمی نہ سمجھو۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔ فرمایا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پختہ بات ہے مثال دنیا کی زندگی کی كَمَآءٍ ایسے ہی ہے جیسے پانی ہے اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ جس کو ہم نے نازل کیا ہم نے آسمان سے کہ بارش برسی فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ پس مل گیا اس پانی کیساتھ زمین کا سبزہ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ جس کو کھاتے ہیں لوگ جیسے ساگ، مولی اور ٹماٹر وغیرہ سبزیاں جو انسان کھاتے ہیں وَالْاَنْعَامُ اور جانور کھاتے ہیں۔ پہلے زمین پر کوئی چیز نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارش ہوتی ہے جس سے چارہ اور فصلیں پیدا ہوتی ہیں اور جانور کھاتے ہیں حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا یہاں تک کہ جب زمین پکڑ لیتی ہے اپنی رونق وَازَّيَّنَتْ اور مزین ہو جاتی ہے وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ اور گمان کرتے ہیں زمین پر رہنے والے کہ وہ بیشک اس پر قادر ہیں کاٹنے کیلئے اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا تو آیا اس پر ہمارا حکم عذاب کا رات کو یا دن کو فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا پس ہم نے کر دیا اس کو کٹی ہوئی کھیتی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ گویا کہ وہ نہیں تھی کل وہاں، سیلاب آیا سب کو بہا کر لے گیا، آگ آئی سب کو جلا کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب نے سرسبز زمین کو کھنڈر بنا دیا ایسے ہی تم زندگی کو سمجھو یہ

www.besturdubooks.net

زندگی بھی ایک سبزی کی طرح ہے آدمی ہمیشہ جوان نہیں رہتا یہ زوال پذیر مخلوق ہے، بچپن ،جوانی ،بڑھاپا۔

بعض خوابوں کی تعبیر :

اس آیت کریمہ کی روشنی میں علم تعبیر الرویا والے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خواب میں پانی دیکھے تو اس سے مراد زندگی ہوگی ،زیادہ پانی دیکھے تو زیادہ زندگی مراد ہوگی اور اگر کم پانی دیکھے تو کم زندگی مراد ہوگی ،صاف پانی دیکھے تو صاف زندگی ہوگی اور اگر میلا کچیلا پانی دیکھے تو تکلیف دہ زندگی ہوگی اور اگر خواب میں دودھ دیکھے تو اس سے مراد علم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خواب میں میں نے دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے وہ دودھ پیا پھر وہ پیالہ میں نے عمر بن خطاب کو پکڑا دیا انہوں نے خود بھی پیا اور لوگوں میں بھی تقسیم کیا۔آپ ﷺ سے پوچھا گیا حضرت دودھ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا علم مراد ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے جو علم حاصل کیا تھا اس کو اپنی خلافت کے دور میں دنیا میں پھیلا دیا۔

حضور ﷺ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد :

آنحضرت ﷺ جب دنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت صحابہ کرام ؓ کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب تھی ۔بعض حضرات نے ایک لاکھ چالیس ہزار اور بعض نے ایک لاکھ چوالیس ہزار بھی لکھی ہے۔بہر حال ڈیڑھ لاکھ پورے نہیں تھے۔

لیکن جب حضرت عمر ؓ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت کلمہ پڑھنے والوں کی تعداد چھ کروڑ تھی ۔مصر فتح ہوا ،عراق فتح ہوا ،روم کا کافی علاقہ فتح ہوا ۔یہ تقریباً تیئس

www.besturdubooks.net

(۲۳) لاکھ مربع میل کا رقبہ بنتا ہے جو حضرت عمرؓ کے دور میں فتح ہوا سر زمین عرب کے علاوہ۔ اور انہوں نے مؤذن اور امام مقرر کیے، مساجد میں تعلیم کا نظام شروع کیا اور پڑھانے والوں کے وظائف مقرر کیے اور پورا انتظام فرمایا۔

مسجدوں کی روشنی اور چٹائیوں کی ابتداء:

پہلے مسجدوں میں چٹائیاں نہیں ہوتی تھیں، کوئی شوقین ہوتا تھا تو اپنا مصلیٰ چادر گھر سے ساتھ لاتا اور اس پر نماز پڑھ لیتا تھا ورنہ صرف زمین پر نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ گرد و غبار کپڑوں کو لگتا ہے تو انہوں نے مسجدوں میں صفوں کا انتظام کروایا۔ تو مسجدوں میں چٹائیاں حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوئی ہیں۔ اسی طرح پہلے مسجدوں میں روشنی کا انتظام بھی نہیں ہوتا تھا یہ بھی حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوا۔ اس کی صورت یہ پیش آئی کہ حضرت تمیم داریؓ مشہور صحابی ہیں پہلے عیسائی تھے پھر مسلمان ہوئے، یہ سحری کے وقت مسجد میں تشریف لائے اندھیرا تھا کسی آدمی سے ٹکرا گئے، آگے چلے تو دوسرا کھڑا تھا اس کو ٹکر لگی مسجد نبویؐ میں تہجد پڑھنے کیلئے لوگ آجاتے تھے۔ حضرت تمیم داری نے خیال کیا کہ مجھے ٹکر لگی ہے تو اوروں کو بھی لگتی ہوگی لہذا مسجد میں چراغ کا انتظام کیوں نہ کرلیا جائے؟ چنانچہ انہوں نے محراب کے پاس دو انیٹیں رکھیں اور ان پر مٹی کا چراغ رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ فجر کی سنتیں گھر پڑھ کر تشریف لاتے تھے اور آنحضرت ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔ صبح کی نماز اس زمانے میں جلدی ہوتی تھی کیونکہ سارے ہی تہجد پڑھنے والے ہوتے تھے اذان ہوتے ہی سارے مسجد میں پہنچ جاتے تھے اور آج صورتِ حال یہ ہے کہ جب صبح کی اذان ہوتی ہے تو ہم آنکھیں ملتے ہوئے اٹھتے ہیں پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتے ہیں کافی

www.besturdubooks.net

وقت لگ جاتا ہے۔ تو حضرت عمرؓ سنتیں پڑھ کر آئے تو انہوں نے دیکھا کہ مسجد میں خلافِ معمول روشنی ہے۔ پوچھا مَنْ وَضَعَهَا هٰهُنَا یہ چراغ یہاں کس نے رکھا ہے؟ قدرتی طور پر حضرت عمرؓ کا قد بھی بڑا تھا اور آواز بھی کھڑاک والی تھی کوئی نہ بولا پھر ذرا غصے سے کہا مَنْ وَضَعَهَا هٰهُنَا پھر کوئی نہ بولا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ كَمَا نَوَّرَ مَسْجِدَنَا ''اللہ تعالیٰ چراغ رکھنے والے کی قبر کو روشن کرے۔ جسطرح اس نے ہماری مسجد کو روشن کیا ہے۔'' یہ لفظ سنتے ہی حضرت تمیم داریؓ بولے کہ حضرت چراغ میں نے رکھا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ضرورت کے مطابق مسجد میں روشنی ہونی چاہئے ضرورت سے زیادہ اسراف ہوگا۔ تو یہ سارے انتظامات حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئے اور وہ دودھ کا پیالہ جو آنحضرت ﷺ نے پیا تھا اور پھر حضرت عمر کو دیا تھا اس سے مراد علم اور دین تھا اور اس طرح پھیلا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اسی طرح ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں آیتیں ایسی قوم کیلئے جو فکر کرتی ہے۔

جنت سلامتی کا گھر:

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ اور اللہ تعالیٰ دعوت دیتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف۔ جنت کا نام دار السلام بھی ہے اسلئے کہ جس وقت جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلام ہو تم پر، اندر قدم رکھیں گے تو حوریں سلام کریں گی وہاں جو بچے ہوں گے غلمان ہونگے وہ سلام کریں گے حتی کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ رب تعالیٰ کی ذات بھی اپنے بندوں کو سلام کہے گی۔ اور اس لئے بھی دار السلام ہے کہ وہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، نہ بخار، نہ سر درد، نہ نزلہ زکام، نہ پیٹ درد، نہ جھگڑا فساد، یہ جتنی بیماریاں اور شرارتیں دنیا میں ہیں سب ختم ہو جائیں گی، آرام ہی آرام،

www.besturdubooks.net

سکون ہی سکون ہوگا وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف۔ اور ہدایت دیتا کن لوگوں کو ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا [سورۃ عنکبوت:۶۹] ''اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی ہمارے لئے ہم ضرور راہنمائی کریں گے ان کی اپنے راستوں کی طرف۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں، نیکی کے کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں اور جو غلط راستے پر چلتے ہیں فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ [سورۃ صف:۵] ''جب وہ ٹیڑھے راستے پر چل پڑے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔'' زبردستی اللہ تعالیٰ نہ کسی کو ایمان دیتا ہے اور نہ گمراہ کرتا ہے۔ قادر مطلق ہے چاہے تو اس طرح بھی کر سکتا ہے لیکن اس طرح کرتا نہیں ہے۔ یاد رکھنا! صراط مستقیم پر قائم رہنا بڑی چیز ہے ہم ہر نماز میں کہتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ''چلا ہمیں سیدھے راستے پر راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا ہے۔'' اور جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے وہ پیغمبر ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں، صالحین ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ان لوگوں کیلئے جو نیکی کرتے ہیں بھلائی ہوگی اور مزید کچھ اور ہوگا۔

زیادہ کی تین تفسیریں:

اور مفسرین کرامؒ اس کا یہ معنیٰ بھی کرتے ہیں جو آدمی ایمان کی حالت میں اخلاص کیساتھ اتباع سنت پہ عمل کرے گا اس کو ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا قاعدے کے تحت نیکی اس نے ایک کی ہے اور رب تعالیٰ نے نو مزید دے دیں۔ مسلمان مسلمان بھائی کو کہے السلام علیکم تو اللہ تعالیٰ دس نیکیاں بھی دیتا ہے اور ایک صغیرہ گناہ بھی معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بھی بڑھا دیتا ہے۔ ایک دفعہ الحمد للہ کہنے

www.besturdubooks.net

سے دس نیکیاں مل گئیں۔قرآن کریم پڑھتا ہے الم تو الف کی دس نیکیاں الگ،لام کی دس نیکیاں الگ اور میم کی دس نیکیاں الگ تیس نیکیاں مل گئیں۔پڑھنے والے کو اور سننے والے کو بھی اتنی ہی مل جاتی ہیں اور نیکی فی سبیل اللہ کی مد میں ہو تو ایک کے بدلے کم از کم سات سو ہیں۔جو آدمی گھر سے اس نیت کیساتھ چلا کہ میں دین سیکھوں گا اور اس کی نشر و اشاعت کروں گا اس کا ہر قدم فی سبیل اللہ کی مد میں ہے ایک روپیہ خرچ کرے گا سات سو کا ثواب ملے گا وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ ''اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے۔'' اور یہ معنی بھی کرتے ہیں کہ ان لوگوں کیلئے جنہوں نے نیکی کی جنت ہے اور زیادہ ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی۔چنانچہ مسلم شریف اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ زیادہ سے مراد دیدارِ خداوندی ہے۔جو کسی کو ایک دن میں دو دفعہ ہوگا،کسی کو ایک دفعہ،کسی کو ہفتے کے بعد ہوگا اس دیدار سے جو خوشی اور لذت ہوگی وہ آدمی وہیں سمجھے گا یہاں نہیں سمجھ سکتا۔

مسلمانوں کے چہرے منور ہوں گے :

وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہیں چڑھے گی ان کے چہرے پر سیاہی اور نہ ذلت۔قَتَرٌ تارکول کو کہتے ہیں،لک جو سڑکوں پر ڈالی جاتی ہے،مراد سیاہی ہے۔اور کافروں کے بارے میں آتا ہے تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ان کے چہرے سیاہ ہونگے اور نافرمانوں کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی۔خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ '' آنکھیں ان کی جھکی ہوئی ہونگی اور ان پر ذلت سوار ہوگی۔'' ایمان والوں کے چہرے منور اور ہشاش بشاش ہونگے۔اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہی لوگ ہیں جنت والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ اور وہ لوگ جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا برائی کا بدلہ اس جیسا ہی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی رحمت

www.besturdubooks.net

دیکھو کہ ایک نیکی پر دس گنا اجر ملتا ہے اور برائی ایک کی دو نہیں ہوتیں، ایک ہی رہے گی۔ دس دفعہ سبحان اللہ کہو تو سو نیکیاں درج ہوتی ہیں اور دس برائیاں کرو تو دس ہی لکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھو! اتنا کچھ ہوتے بھی انسان جنت سے محروم رہے تو واقعی بڑا بد قسمت ہے۔ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور چھا جائے گی ان پر ذلت مَالَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ [illegible] ہوگا ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے [illegible] کوئی بچانے والا [illegible] اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ان کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا گویا کہ ڈھانپ دیے گئے ہیں ان کے چہرے رات کے ٹکڑوں کیساتھ جو کالی رات ہے۔ ان کے [illegible]ے ایسے کالے سیاہ ہونگے جیسے کالی رات کے ٹکڑے اتار کر ان کے چہروں پر لگا دیے [illegible] یے ہیں، بڑی بُری شکلیں ہو[illegible] اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہی لوگ ہیں دوزخ والے هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ کے کاموں سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ (آمین)

www.besturdubooks.net

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ
نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۝ هُنَالِكَ تَبْلُو
كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن
يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ
أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا
الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور جس دن ہم جمع کریں گے ان سب کو ثُمَّ
نَقُولُ پھر کہیں گے لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا مَكَانَكُمْ
أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو تم اور تمہارے شریک بھی فَزَيَّلْنَا
بَيْنَهُمْ پھر ہم ان کو الگ الگ کر دیں گے وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ اور کہیں گے ان
کے شریک مَا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے فَكَفَىٰ
بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پس کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ ہمارے تمہارے درمیان
إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ بیشک ہم تمہاری عبادت سے بے خبر تھے

www.besturdubooks.net

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ اس مقام پر جانچ لے گا ہر نفس مَآ اَسْلَفَتْ جو اس
نے آگے بھیجا ہے وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور لوٹائے جائیں گے اللہ تعالیٰ کی طرف
مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ جو ان کا سچا آقا ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور غائب ہو جائے گی ان سے
وہ چیز مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ جو افتراء باندھتے رہے تھے قُلْ آپ کہہ دیں مَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین
سے اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ آیا کون ہے مالک کانوں کا اور آنکھوں
کا وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور کون ہے جو نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے
وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور
کون سب معاملات کی تدبیر کرتا ہے فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس یقیناً وہ کہیں گے اللہ
تعالیٰ ہی ہے فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ پس آپ کہہ دیں پھر تم شرک سے کیوں نہیں بچتے
فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ پس یہی ہے اللہ تعالیٰ رَبُّكُمُ الْحَقُّ تمہارا سچا پروردگار
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ پس کیا ہے حق کے بعد اِلَّا الضَّلٰلُ سوائے گمراہی کے فَاَنّٰى
تُصْرَفُوْنَ پس کدھر الٹے پھیرے جا رہے ہو۔

میدان محشر میں مشرکوں کی رسوائی :

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور جس دن ہم جمع کریں
گے ان سب کو۔ حشر کا معنی ہے اکٹھا کرنا، جمع کرنا اور نشر کا معنی بکھیرنا۔ قیامت کا دن ہوگا
اللہ تعالیٰ کی بچی عدالت ہوگی، اللہ تعالیٰ سب کو جمع کریں گے ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
پھر ہم کہیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے شرک کیا مَكَانَكُمْ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اَنْتُمْ

وَ شُرَكَاؤُكُمْ تم اور تمہارے شریک بھی کہ جن کو تم نے رب تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا۔ کچھ وقت کیلئے سب اکٹھے ہونگے ایک دوسرے کی شکلیں صورتیں قد و قامت دیکھیں گے ایک دوسرے کی شناخت کر لیں گے پھر رب تعالیٰ کا حکم ہوگا الگ الگ ہو جاؤ۔ فرمایا فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پھر ہم ان کو الگ الگ کر دیں گے۔ جو شرک عبادت کرنے والے تھے علیحدہ اور جنکو معبود بنایا تھا وہ علیحدہ، درجہ بندی ہوگی وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ اور کہیں گے ان کے شریک۔ جنکو رب تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پس کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ ہمارے تمہارے درمیان اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ بیشک ہم تمہاری عبادت سے غافل اور بے خبر تھے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ تم نے کس کی عبادت کی ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ معبود کون ہیں؟ جو اپنی عبادت کے منکر ہونگے تو تفسیروں میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ بت تھے جن کی عبادت کی گئی ہے تو ظاہر بات ہے کہ بت بے حس و حرکت ہوتا ہے اس کو کیا معلوم کہ کوئی کیا کر رہا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں جیسے حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام وغیرھم کہ ان کی بھی عبادت کی گئی ہے، ان کو بھی لوگوں نے الٰہ بنایا ہے فرشتوں کو بھی الٰہ بنایا گیا ہے ان کی بھی پوجا کی گئی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے ہمیں نہیں معلوم کہ تم نے کس کی عبادت کی ہے۔ ہم نے تو اپنی عبادت کا کسی کو نہیں کہا۔ یہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو ہمارے حکم سے نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں تمہاری عبادت کا کوئی پتہ ہے کیونکہ یہ تو سارے اپنی اپنی جگہ آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر زندہ موجود ہیں انکو کیا معلوم کہ زمین پر عیسائی کیا کر رہے ہیں، حضرت عزیر علیہ السلام اپنی

www.besturdubooks.net

جگہ جنت میں آرام فرما ہیں انکو کیا معلوم کہ پیچھے یہودی ان کی پوجا کر رہے ہیں، حضرت مریم علیہا السلام اپنی جگہ آرام فرما ہیں ان کو کیا معلوم کہ پیچھے کیا ہو رہا ہے۔ اور ہر فرشتہ ہر آدمی کے ساتھ نہیں ہوتا جہاں جس کی ڈیوٹی ہے وہیں ہوتا ہے اور غیب کا علم فرشتوں کو بھی نہیں ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہ پر ہیں ان کو کیا معلوم کہ لوگ ہمارے بارے میں کیا کہتے اور کرتے ہیں اور معبودانِ باطلہ جنہوں نے اپنی عبادتیں کروائی ہیں وہ بھی انکار کریں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگے ہوئے تھے تو اس طرح سارے ہی عبادت کرنے والوں کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ اس مقام پر جانچ لے گا ہر نفس جو اس نے آگے بھیجا ہے۔ نیکیاں بھیجی ہیں وہ بھی سامنے آجائیں گی، برائیاں بھیجیں ہیں وہ بھی سامنے آجائیں گی، توحید سامنے آئی گی، شرک سامنے آئے گا، سنت پر عمل سامنے آئے گا، بدعت سامنے آئی گی، سب اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونگے ایک بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس عدالت سے غائب یا غیر حاضر ہو۔ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اور لوٹائے جائیں گے اللہ تعالیٰ کی طرف جو ان کا سچا آقا ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور غائب ہو جائے گی ان سے وہ چیز جو افتراء باندھتے رہے تھے۔ نہ شرک کام آئے گا، نہ مال، نہ اولاد کام آئے گی، نہ گروہ، نہ پارٹی کام آئے گی غرضیکہ کوئی شے کام نہیں آئے گی صرف حق ہی حق کام آئے گا۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک بنیادی طور پر ساری چیزوں کو مانتے ہیں۔ عام طور پر جاہل لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مشرک اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے یا مشرک یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خالق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے، ایسا نہیں ہے۔ مشرکوں کا عقیدہ سنو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ آپ کہہ دیں، اے نبی کریم ﷺ آپ ان سے پوچھیں مَنْ

www.besturdubooks.net

یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے۔
آسمان سے رزق دینے کا مطلب یہ ہے کہ اوپر سے بارش برستی ہے جس سے فصلیں پیدا ہوتی ہیں، سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں جس سے فصلیں بڑھتی اور پکتی ہیں، چاند کی مدھم روشنی کا بھی فصلوں پر اثر پڑتا ہے، ستاروں کی روشنی کا بھی فصلوں اور پھلوں پر اثر پڑتا ہے، ہوا اوپر سے آتی ہے اس کا بھی فصلوں پر اثر پڑتا ہے اور بالفعل فصلیں اور پھل زمین سے اگتے ہیں۔ تم زمین میں دانے بکھیر کر آجاتے ہو، یہ دانے کون اگاتا ہے، ان کو فصلیں کون بناتا ہے؟ تو ایک سوال یہ ہے کہ زمین اور آسمان سے تمہیں رزق کون دیتا ہے؟ دوسرا سوال اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ کون ہے مالک کانوں کا اور آنکھوں کا۔ کانوں میں سننے اور آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت کس نے رکھی ہے؟ ساتویں پارے میں ہے اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَخَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ [الانعام:۴۶] ”اگر اللہ تعالیٰ لے لے تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور مہر لگا دے تمہارے دلوں پر تو کون ہے معبود اللہ تعالیٰ کے سوا جو لائے تمہارے پاس اس چیز کو۔“ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان، آنکھیں اور دل چھین لے تو اور کون ہے جو تمہیں یہ چیزیں دے گا۔

مردہ سے زندہ، زندہ سے مردہ پیدا کرنے کا مطلب و معنیٰ :

تیسرا سوال...... وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے، انڈہ بے جان ہے اس سے چوزہ اور منی کا قطرہ بے جان ہے اس سے بچہ کون پیدا کرتا ہے، کافر سے مومن، جاہل سے عالم پیدا ہوتا ہے وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ مردہ سے زندہ پیدا کرنے والا کون ہے؟ انسان زندہ ہے اس سے رب تعالیٰ نے منی پیدا فرمائی جس سے آگے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مرغی سے انڈا پیدا ہوتا ہے اس میں بظاہر جان نہیں ہوتی

www.besturdubooks.net

۔حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں ان کا بیٹا کنعان کافر ہے تو مومن سے کافر کس نے پیدا کیا؟ کئی عالم ایسے ہیں کہ ان کی اولاد اَجْهَلُ النَّاسِ ہے۔ تو عالم سے جاہل پیدا کرنے والا کون ہے؟ یہ ان مشرکوں سے پوچھا ہے۔ خلاصہ کلام وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون سب معاملات کی تدبیر کرتا ہے؟ جہان کے سارے نظام کو چلانے والا کون ہے فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ ان سارے کاموں کے بارے میں مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور اٹھارویں پارے میں آتا ہے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَا ”آپ کہہ دیں کس کے لئے ہے زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم کچھ جانتے ہو۔“

مشرک بنیادی طور پر اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مانتے تھے:

قُلْ آپ کہہ دیں مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کون ہے رب سات آسمانوں کا اور کون ہے مالک عرش عظیم کا سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ تو کہیں گے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ پس آپ کہہ دیں پھر تم شرک سے کیوں نہیں بچتے؟ قُلْ آپ کہہ دیں مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کون ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہے بادشاہی ہر چیز کی اور پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دی جاسکتی اگر تم جانتے ہو سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ [سورۃ مومنون] تو کہیں گے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ یہ سارا کچھ جانتے ہیں پھر بھی مشرک ہیں اور يُدَبِّرُ الْاَمْرَ کا جملہ بڑا جامع ہے کہ کام کی تدبیر کون کرتا ہے؟ آسمان سے زمین تک، مشرق سے مغرب تک، شمال سے جنوب تک جہان میں جو کچھ ہوتا ہے کون کرتا ہے؟ پس مشرک کہیں گے کہ اللہ ہی کرتا ہے۔ یہ عقیدہ تھا مشرکین مکہ کا اور آج حالت

www.besturdubooks.net

یہ ہے کہ احمد رضا خان اپنی کتاب حدائق بخشش میں لکھتے ہیں.....

؎ ذی تصرف بھی ہے، ماذون بھی ہے، مختار بھی ہے

کارِ عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر [حصہ اول، ص۲۳]

دنیا کا سارا نظام شیخ عبدالقادر جیلانی چلا رہے ہیں۔

اور حصۂ دوم میں لکھتے ہیں.....

؎ احد سے احمد، احمد سے تجھ کو

کن اور سب کن مکن حاصل ہیں یا غوث

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب خدائی اختیارات آنحضرت ﷺ کو دے دیئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے وہ سارے خدائی اختیارات شیخ عبدالقادر جیلانی کو دے دیئے ہیں۔ اوہ! خدا کی پناہ کیا یہ اسلام ہے؟ اور اگر یہ اسلام ہے تو کفر اور شرک کس بلا کا نام ہے؟ مکہ اور عرب کے سکہ بند مشرکوں سے پوچھا جاتا ہے کہ بتلاؤ تمہیں آسمان اور زمین سے روزی کون دیتا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ کانوں کا مالک کون ہے، آنکھوں کا مالک کون ہے، کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہے، مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ کون پیدا کرتا ہے تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کرتا ہے، یہ تو مشرک ہیں اور جو کہیں یہ سارے کام آنحضرت ﷺ اور عبد القادر جیلانی کرتے ہیں وہ موحد ہوں۔ الٹی گنگا ہے خدا کی پناہ۔ ذاتی طور پر ہمیں کسی سے کوئی عداوت نہیں ہے لیکن یہ جو اسلام کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے اس کی ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اور یہ جو کچھ میں نے بتایا ہے کسی عام آدمی کی بات نہیں ہے۔ احمد رضا خان بریلویوں کا امام ہے، اس نے کہا ہے.....

؎ ذی تصرف بھی ہے، ماذون بھی، مختار بھی ہے

www.besturdubooks.net

کارِعالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر

اور اس نے کتاب ''الامن والعلیٰ'' میں لکھا ہے کہ سورج طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب، ان کے وارث، ان کے فرزند، ان کے دلبند، غوث الثقلین، غیث الکونین، حضور پرنور، سیدنا و مولانا، امام ابو احمد شیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ پر سلام نہ کرے۔ [ص ۱۰۸]

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سوال یہ ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی ولادت ہوئی ہے ۴۹۰ھ میں اور انکی وفات ہوئی ہے ۵۶۱ھ میں۔ تو کیا ۴۹۰ھ سے پہلے سورج طلوع ہوتا تھا یا نہیں؟ اگر ہوتا تھا اور یقیناً طلوع ہوتا تھا تو اس وقت کس کو سلام کر کے چلتا تھا؟ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ سورج پر بھی ان کی بادشاہی ہوئی اور چاند پر بھی ان کی بادشاہ ہوئی اور ہر چیز پر ان کا قبضہ اور کنٹرول ہے اور اسی لئے کہتے ہو......

؎ امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادر

یہ مسجدوں میں سارا شرک جس کو مٹانے کیلئے قرآن آیا ہے۔ یہ آیات اچھی طرح سمجھو اور گھروں میں عورتوں کو سمجھاؤ، خود پڑھو سمجھو، عورتوں اور بچوں کو پڑھاؤ اور سمجھاؤ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ پس آپ کہہ دیں پھر تم شرک سے نہیں بچتے اور کہتے ہو ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ یہ جس کے بارے میں تم اقرار کرتے ہو کہ وہ تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے، کانوں آنکھوں کا مالک ہے، زندہ کو مردہ سے مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور ساری کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہے اللہ تعالیٰ تمہارا سچا پروردگار فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ پس کیا ہے حق کے بعد سوائے گمراہی کے فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کدھر الٹے

پھرے جارہے ہو کچھ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ساتھیو! قرآن تمہارے سامنے ہے یہ سب کچھ ماننے کے باوجود وہ مشرک تھے اور اب یہ سب کچھ کرنے کے باوجود موحد ہیں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

www.besturdubooks.net

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۳ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳۴ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۵ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۷ ۣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اسی طرح لازم ہو چکا ہے فیصلہ تیرے رب کا عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا ان لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے قُلْ آپ کہہ دیں هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہے کوئی تمہارے شریکوں میں سے مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ جو ابتداءً مخلوق کو پیدا کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اس کو دوبارہ لوٹائے قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ آپ کہہ دیں اللہ ہی ابتداءً مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر وہ اس کو دوبارہ

لوٹائے گا فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ پس تم کدھر الٹے پھیرے جا رہے ہو قُلْ آپ کہہ دیں
هَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے مَّنْ یَّهْدِیْٓ اِلَی
الْحَقِّ جو راہنمائی کرے حق کی طرف قُلِ اللّٰهُ یَهْدِیْ لِلْحَقِّ آپ کہہ دیں اللہ
تعالیٰ ہی راہنمائی کرتا ہے حق کی اَفَمَنْ یَّهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ کیا پس وہ جو ہدایت
دیتا ہے حق کی طرف اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے
اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْٓ یا وہ جو ہدایت نہیں پا سکتا اِلَّآ اَنْ یُّهْدٰی مگر یہ کہ اس کو ہدایت دی
جائے فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ پس کیا ہو گیا ہے تمہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو
وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُهُمْ اور نہیں پیروی کرتے ان میں سے اکثر اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کی
اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا بیشک گمان نہیں کفایت کرتا حق کے سامنے
کچھ بھی اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے
ہیں وَمَا کَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور نہیں ہے یہ قرآن اَنْ یُّفْتَرٰی کہ گھڑا جائے مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے سوا وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ اور لیکن تصدیق
ہے اس چیز کی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہے وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ
اور یہ تفصیل ہے کتاب کی نہیں شک اس میں مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ رب العالمین
کی طرف سے ہے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نے اس قرآن کو
گھڑ لیا ہے قُلْ آپ کہہ دیں فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ پس لاؤ ایک چھوٹی سورت
اس جیسی وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ اور بلاؤ جس کو بھی طاقت رکھتے ہو مِنْ دُوْنِ

www.besturdubooks.net

اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے۔

مشرکین بزرگوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے سیڑھیاں بناتے تھے

گذشتہ درس میں تم نے پڑھا اور سنا کہ مشرکین اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ تمام بنیادی چیزوں کا مالک خالق اللہ تعالیٰ ہے اور تمام معاملات کا نظام چلانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور یہ ساری باتیں تسلیم کرنے کے باوجود وہ شرک میں مبتلا تھے اور کہتے تھے کہ بیشک یہ تمام کام رب تعالیٰ کرتا ہے مگر وہ ہم سے بہت دور ہے اور ہم بہت پست ہیں ہمیں رب تعالیٰ تک پہنچنے کیلئے سیڑھی کی ضرورت ہے اور سیڑھی اور زینے کے بغیر ہم رب تک نہیں پہنچ سکتے۔ جن بابوں کی ہم پوجا کرتے ہیں یہ رب نہیں ہیں، زمین و آسمان کے خالق نہیں ہیں رب تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں آنکھ، کان، دل وغیرہ یہ ہمیں نہیں دے سکتے یہ سارے کام رب تعالیٰ کے ہیں یہ صرف ہمیں رب تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى [سورۃ زمر: ۳] "ہم تو ان کو اس واسطے پکارتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچا دیں درجہ میں۔" یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں، مقبول ہیں یہ ہمیں رب تعالیٰ کے قریب کرتے ہیں، یہ ہماری فریادیں اللہ تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔ اب غور کرو کہ جس کو تم مافوق الاسباب سفارشی مانو گے تو اس کیلئے غیب کی صفت بھی ماننی پڑے گی کہ وہ ہمارے حالات سے واقف ہے اور یہی کفر ہے۔ پھر اس کو حاضر و ناظر بھی ماننا پڑے گا کہ وہ میرے حالات کو دیکھتا ہے اور یہی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اسی طرح لازم ہو چکا ہے فیصلہ تیرے رب کا عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا ان لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی ہے کہ سب کچھ جانتے اور مانتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں تو ان کیلئے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ لازم ہو گیا ہے کہ

www.besturdubooks.net

اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

ہر چیز کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے :

قُلْ اے نبی کریم ﷺ آپ ان سے کہہ دیں، ان سے پوچھیں هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہے کوئی تمہارے شریکوں میں سے مَنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ جو ابتداءً مخلوق کو پیدا کرتا ہو پھر دوبارہ اس کو لوٹائے۔ ابتداءً انسان، جنات، فرشتے، حیوانات وغیرہ کو پیدا کیا ہو پھر قیامت والے دن دوبارہ اس کو لوٹائے تمہارے خداؤں میں سے ہے کوئی جو یہ کام کرے؟ قُلِ آپ ہی کہہ دیں اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اللہ ہی مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر وہ اس کو دوبارہ لوٹائے گا فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس تم کدھر الٹے پھیرے جارہے ہو قُلْ آپ کہہ دیں هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے۔ جن کو تم نے خدا کا شریک بنایا ہوا ہے مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ جو راہنمائی کرے حق کی طرف۔ حق کو سمجھنے کیلئے جو چیزیں درکار ہیں مثلاً عقل ہے، کان ہیں کہ ان کے ذریعے سنتا ہے، آنکھیں ہیں ان کے ذریعے دیکھتا ہے، دل ہے جس کے ذریعے سوچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہے جو تمہیں یہ چیزیں دے؟ کتابوں کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کتابیں کسی نے نازل کی ہیں؟ پیغمبروں کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کس نے پیغمبر بھیجے ہیں؟ قُلِ آپ کہہ دیں اَللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اللہ تعالیٰ ہی راہنمائی کرتا ہے حق کی۔ اب تم خود فیصلہ کرو اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ کیا پس وہ جو ہدایت دیتا ہے حق کی طرف اَحَقُّ زیادہ حقدار ہے اَنْ يُّتَّبَعَ کہ اس کی پیروی کی جائے اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ یا وہ جو ہدایت نہیں پا سکتا اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى مگر یہ کہ اس کو ہدایت دی جائے۔ یعنی ایک وہ ہے جو ہدایت دیتا ہے، ہدایت کے اسباب پیدا کرتا ہے اور ایک وہ ہے کہ اگر رب تعالیٰ ہدایت نہ

دے تو اس کو ہدایت نہیں مل سکتی۔ تو کس کی بات ماننی ہے؟ جو خود ہدایت نہیں پا سکتا اس کی بات ماننی ہے یا اس کی جو ہدایت دے سکتا ہے۔ مگر یہاں تو بڑی مصیبت ہے کہ مشرکوں نے سب حدود پار کر لی ہیں۔

ایک غالی نے کہا ہے.....

دل ملا، آنکھیں ملیں، ایمان ملا
جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا
کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا
جو دیا تو نے دیا احمد رضا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ عقائد رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔ بھائی اگر یہ اسلام ہے تو پھر کفر کس بلا کا نام ہے؟ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ پس کیا ہو گیا ہے تمہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ یاد رکھنا! عقیدہ بڑی اور اصل چیز ہے۔ صحیح عقیدے کو اپنانا ہی بڑی بات ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہیں پیروی کرتے ان میں سے اکثر مگر گمان کی۔ اکثریت اپنے گمان پر چلتی ہے۔ حق کو ماننے والے دنیا میں بہت تھوڑے لوگ ہیں اور ضابطہ یہ ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا بیشک گمان نہیں کفایت کرتا حق کے سامنے کچھ بھی۔ گمان سے کوئی چیز ثابت نہیں ہوتی۔

منکرین حدیث کا عوام الناس کو دھوکہ دینا :

منکرین حدیث اس آیت کریمہ سے عوام الناس کو مغالطہ دیتے ہیں۔ ان کا مغالطہ بھی سمجھ لو۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا " کہ بیشک

www.besturdubooks.net

گمان نہیں کفایت کرتا حق کے سامنے کچھ بھی۔'' اور احادیث ظنی ہیں اس لئے ہم نہیں مانتے۔ یاد رکھنا! ان کا یہ دعوٰی بالکل باطل ہے۔ کیونکہ سب احادیث ظنی نہیں ہیں۔ احادیث قطعی بھی ہیں۔ جو احادیث متواتر ہیں قرآن کریم کی طرح قطعی ہیں۔ اور تواتر کی چار قسمیں ہیں۔

۱)۔۔۔۔۔تواتر لفظی　　　۲)۔۔۔۔۔تواتر معنوی

۳)۔۔۔۔۔تواتر طبقہ　　　۴)۔۔۔۔۔تواتر توارث

ان میں سے کسی بھی قسم سے ہو وہ قطعی ہے۔ اور احادیث کا بیشتر حصہ قطعی ہے۔ البتہ خبر واحد ظنی ہوتی ہے وہ عقیدہ کیلئے کفایت نہیں کرتی۔ یعنی اس سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن عمل کیلئے وہ بھی کافی ہے اور ساری احادیث کو ظنی کہہ کر ٹھکرا دینا پرلے درجے کی جہالت ہے اور منکرین حدیث کا فتنہ بھی آجکل بڑے زوروں پر ہے۔ انہوں نے کویت میں فتور ڈالا ہوا ہے کہ حدیث کوئی شے نہیں ہے۔ علماء کرام کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے وہاں ان کا مقابلہ کیا اور عوام کو بتلایا ہے کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اور حکومت کو بھی بتلایا ہے کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں تو حکومت نے ان پر پابندی لگا دی۔ برطانیہ میں ان لوگوں کا بڑا زور ہے، پاکستان میں بھی ہیں۔ غلام احمد پرویز ان کا بڑا ہے اور اس کے چیلے پھیلے ہوئے ہیں۔ کبھی قربانی کے مسئلہ کو اچھالتے ہیں، کبھی نماز اور زکوۃ اور کہتے ہیں کہ قرآن کے علاوہ کوئی شے نہیں ہے اور مانتے قرآن کو بھی نہیں ہیں۔ قرآن کو مان لیں تو پھر بھی بات بن جائے۔ غلام احمد پرویز نے چار جلدوں میں معارف القرآن کے نام سے تفسیر لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر سائنس ثابت بھی کر دے کہ انسان چند سیکنڈ میں آسمانوں پر جا اور آ سکتا ہے میں پھر بھی حضور ﷺ کے معراج جسمانی کو نہیں

www.besturdubooks.net

مانوں گا۔ اس وقت امریکہ اور روس نے خلائی جہاز نہیں چھوڑے تھے، بعد میں انہوں نے خلائی جہاز چھوڑے اور وہ چاند پر اترے بھی ہیں۔ ضد کا اندازہ لگاؤ۔ تو نہیں ماننا تو نہ مان اور ماننے والے تھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہیں ہے یہ قرآن کہ گھڑا جائے اللہ تعالیٰ کے سوا کہ کسی اور نے اس کو بنایا ہو۔ ایسا قطعاً نہیں ہے بلکہ یہ رب تعالیٰ کی کتاب ہے وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ اور لیکن تصدیق ہے اس کی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ قرآن پاک اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ اور یہ تفصیل ہے کتاب کی اور تمام اصول وعقائد و نظریات موجود ہیں جو پہلی کتابوں میں نازل ہوئے لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

مشرکوں کا شوشہ کہ یہ قرآن خود بناتا ہے:

مشرکین نے یہ شوشہ بھی چھوڑا تھا کہ یہ قرآن اِفْتَرٰهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ اس نے اپنے پاس سے گھڑا ہے اور ایک قوم نے اس کی امداد کی ہے۔ فسطاس رومی ایک غلام تھا اس کی طرف نسبت کرتے تھے کہ وہ اسکو لکھاتا ہے۔ حالانکہ وہ بیچارہ ٹوٹی پھوٹی عربی بھی نہیں بول سکتا تھا اور قرآن کریم تو بڑا فصیح اور صاف عربی میں ہے اس عجمی نے کیسے سکھا دیا؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ [سورۃ نحل: ۱۰۳] "اس شخص کی زبان جسکی طرف یہ منسوب کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن صاف عربی زبان میں ہے۔" تو اس طرح کے شوشے چھوڑتے رہتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلا چیلنج دیا کہ اگر یہ قرآن کریم نبی کریم ﷺ اکیلے بنا کر لائے ہیں تو تم سارے جمع ہو

www.besturdubooks.net

کہ اس جیسا قرآن لے آؤ اور اپنے ساتھ جنات کو بھی ملالو۔ پھر تحدی فرمادی اور فرمایا قُل اے نبی کریم آپ ان سے کہہ دیں لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا [سورۃ بنی اسرائیل:۸۸] ''اگر اکٹھے ہو جائیں انسان اور جنات سارے اس بات پر کہ وہ لائیں اس قرآن کے مثل تو نہیں لائیں گے اس کی مثل اگرچہ بعض ان کے بعض کے مددگار ہوں۔'' کئی سال اس چیلنج پر گذر گئے اور وہ نہ لا سکے تو پھر ان کو چھوٹ دی گئی کہ قرآن پاک کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ تمہیں ایک سو چار معاف فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ ''لاؤ دس سورتیں اس جیسی گھڑی ہوئیں۔'' اور یہاں بھی فرمایا وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ [سورۃ ھود:۱۳] ''اور بلالو جس کو تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا اگر ہو تم سچے۔'' اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا انسان، جن اور فرشتے سب کو ملالو اور اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ۔ مگر سالہا سال گذر گئے وہ قرآن پاک کی دس سورتوں کے مثل نہ لا سکے تو آخر میں فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی نے اس قرآن کو گھڑ لیا ہے قُلْ آپ کہہ دیں فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ بس لاؤ ایک چھوٹی سورت اس جیسی۔

سورۃ کے اوپر جو تنوین ہے وہ تقلیل کیلئے ہے یعنی چھوٹی سی سورت قرآن پاک جیسی لاؤ۔ قرآن پاک کی تین سورتیں چھوٹی ہیں سورۃ العصر، سورۃ الکوثر اور سورۃ النصر، ان تینوں کی تین تین آیتیں ہیں۔ ان جیسی کوئی سورت لاؤ اور پہلے پارے میں ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ''پھر اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور بلالو جس کو بھی طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو چھوڑ کر جس کو چاہو بلالو اگر ہو تم سچے کہ یہ

www.besturdubooks.net

بندے کا بنایا ہوا ہے اور پیغمبر نے خود گھڑ لیا ہے۔ قرآن کریم کے اس چیلنج کو آج چودہ صدیاں گذر گئی ہیں کوئی ماں کا لال اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا کہ قرآن کی چھوٹی سی سورت کا مثل نہیں لا سکا۔ پھر گھڑنے اور بنانے کا شوشہ اس ذات کیلئے چھوڑتے ہیں جو الرَّسُوْلُ النَّبِیُّ الْاُمِّی ہے۔ نہ لکھنا جانتا ہے نہ پڑھنا جانتا ہے۔ یہ شوشے صرف لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔ (آمین)

www.besturdubooks.net

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ جھٹلایا انہوں نے بِمَا اس چیز کو لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ جس کے علم کا احاطہ نہیں کیا انہوں نے وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ اور ابھی تک نہیں آئی ان کے پاس اس کی حقیقت كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ پس دیکھو کیا انجام ہوا ظالموں کا وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس قرآن پر وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ اور تیرا رب خوب جانتا ہے فسادیوں کو وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر یہ لوگ تجھے جھٹلائیں فَقُلْ پس آپ کہہ

وَإِنْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے اَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ تم بیزار ہو اس چیز سے جو میں کرتا ہوں وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور میں بیزار ہوں اس چیز سے جو تم کرتے ہو وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو کان لگا کے رکھتے ہیں آپ کی طرف اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ اگر چہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ کیا آپ اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ اگر چہ وہ نہ دیکھتے ہوں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا کچھ بھی وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور لیکن لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

مشرکین شوشے محض ضد کی وجہ سے چھوڑتے تھے :

اس سے قبل مشرکین کے اس شوشے کا ذکر تھا کہ یہ قرآن خود بنا کر لایا ہے جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کہہ دیں کہ اگر میں اُمی ہونے کے باوجود بنا لایا ہوں تو تم سارے مل کر اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ اور اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو پھر ایسے شوشے نہ چھوڑو۔ یہ شوشے تو محض ضد کی وجہ سے چھوڑتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ جھٹلایا ہے انہوں نے بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ اس چیز کو جس کے علم کا احاطہ نہیں کیا انہوں نے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آسمانی کتابوں میں سے اعلیٰ اور افضل

ہے۔اس میں جو اصول اور قاعدے بیان کئے گئے ہیں،ایسے جامع مانع ہیں کہ قیامت تک ان کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ اور ابھی تک نہیں آئی ان کے پاس اس کی حقیقت قرآن پاک کی تکذیب کا نتیجہ ہے عذاب وہ ابھی تک ان پر نہیں آیا آئے گا ضرور کیونکہ جن لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو جھٹلایا ہے ان پر عذاب آیا ہے۔

جن قوموں نے حق کو جھٹلایا ان کا انجام

www.besturdubooks.net

پہلی قوم جس نے حق کو جھٹلایا وہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم ہے۔کئی صدیاں حق کو جھٹلاتے رہے بالآخر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور سارے غرق ہو گئے۔پھر حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے جھٹلایا ان پر عذاب آیا،پھر حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے جھٹلایا ان پر عذاب آیا،پھر حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے جھٹلایا ان پر عذاب آیا،فرعون اور اس کی جماعت نے حق کو جھٹلایا اور ٹھکرایا ان پر عذاب آیا۔بے شمار قوموں کا قرآن میں ذکر ہے۔کہ حق کو جھٹلانے کا کیا انجام ہوا۔ان پر ابھی تک حق کو جھٹلانے کا نتیجہ نہیں آیا کہ کیا ہوتا ہے؟ باقی ان کا حق کو جھٹلانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اسی طرح جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے اور اس کا نتیجہ بھی سامنے آگیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّلِمِيْنَ پس دیکھو کیا انجام ہوا ظالموں کا۔عرب قوم تاجر تھی تجارت کے سلسلے میں شام جاتے تھے یمن جاتے تھے،لوط علیہ السلام کی بستیوں کے پاس سے گذرتے تھے۔حجر اور مدین کے علاقے سے گذرتے تھے،تباہ ہونے والی قوموں کی جگہیں ان کے سامنے تھیں۔حافظے ان کے بڑے قوی ہوتے تھے۔رات کو جب اکٹھے ہوتے تو ان کے قصے بیان کرتے کہ فلاں قوم اس طرح تباہ ہوئی،فلاں قوم اس طرح تباہ ہوئی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس

www.besturdubooks.net

قرآن پر۔ قرآن کریم کے نزول کے بعد اس کو ماننے والے بھی تھے اگرچہ تھوڑے سے وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو ایمان نہیں لاتے اس قرآن پر۔ ہر دور میں حق والے بھی رہے ہیں اور باطل والے بھی رہے ہیں۔ البتہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے پہلے سارے لوگ حق پر تھے كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً [سورۃ البقرہ:۲۱۳] "سب لوگ ایک ہی دین پر تھے۔" پہلی قوم جو شرک میں مبتلا ہوتی ہے وہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم تھی اس کے بعد آج تک اکثریت کافروں کی ہے۔

اکثریت ہمیشہ گمراہوں کی رہی ہے :

ایک دفعہ مشرکین مکہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں۔ تو فیصلہ تو ثالث ہی کر سکتا ہے لہذا ایک ثالث مقرر کر کے مردم شماری کرالیں جس طرف اکثریت ہوئی وہ سچے ہونگے۔ آٹھویں پارے میں ہے فرمایا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا "کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں۔" پھر فرمایا وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [سورۃ الانعام:۱۱۶] "اور اگر آپ اطاعت کریں گے ان لوگوں کی جو اکثر ہیں زمین میں تو وہ بہکا دیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے۔" اکثریت تو گمراہوں کی ہے، ووٹ تو زیادہ ان کے ہیں اس طرح کے فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حق حق ہے کوئی مانے یا نہ مانے اور یہ بات تم کئی دفعہ سن چکے ہو کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت میں ایسے پیغمبر بھی تشریف لائیں گے کہ ان کیساتھ چار امتی ہونگے اور ایسے بھی ہونگے کہ ان کے ساتھ دو امتی ہونگے اور ایسے بھی ہونگے کہ ان کے ساتھ صرف ایک امتی ہو گا وَيَجِئُ النَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ اور ایسے پیغمبر بھی ہونگے کہ ان کے ساتھ ایک امتی

بھی نہیں ہوگا۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ پیغمبر حق تنہا ہوگا مگر پیغمبر سارے کامیاب اور جنہوں نے حق کو نہیں مانا وہ ناکام اور نامراد، تو اکثریت تو کوئی معیار نہیں ہے۔ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ اور تیرا رب خوب جانتا ہے فسادیوں کو کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو نہیں مانتے وہ فسادی ہیں۔ دیکھو یہ بات سارے ہی سمجھتے ہیں کہ جو ملکی قانون کو نہیں مانتا وہ مجرم ہوتا ہے تو جو اللہ تعالیٰ کے قانون کو نہیں مانتا اس سے بڑا مجرم کون ہوگا۔ ملکی قانون کے باغی کو حکومت کب معاف کرتی ہے۔ اور جو خدا کی زمین میں رہ کر اس کے آسمان کی چھت کے نیچے رہ کر رب تعالیٰ کے حکم کو نہ مانے اس سے بڑا فسادی کون ہوگا۔ فسادی صرف مکا مارنے والا ہی نہیں، چوری، ڈاکے ڈالنے والا ہی نہیں بلکہ جو حق کو نہیں مانتا وہ بھی فسادی ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ آپ کو تسلی دیتے ہیں۔ فرمایا وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر یہ لوگ تجھے جھٹلائیں فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ پس آپ کہہ دیں میرے لئے میرا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے۔ اگر تم میری بات نہیں مانتے تو اپنا کام کرتے رہو میں اپنے کام کو نہیں چھوڑوں گا اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ تم بیزار ہو اس چیز سے جو میں کرتا ہوں وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور میں بیزار ہوں اس چیز سے جو تم کرتے ہو۔ تمہارے کفر و شرک سے میں بیزار ہوں اور میں توحید پر قائم ہوں اور توحید کا سبق دیتا ہوں، قیامت کو مانتا ہوں اور اس کی تلقین کرتا ہوں، قرآن پاک کو مانتا ہوں اور اس کا درس دیتا ہوں تم اس سے بیزار ہو میرا عمل میرے ساتھ اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ''تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔'' وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو کان لگائے رکھتے ہیں آپ کی طرف۔

www.besturdubooks.net

مشرک آپ کا بیان محض پروپیگنڈہ کیلئے سنتے تھے :

آپ ﷺ کے مخالف آ کر سنتے تھے اس ارادے اور قصد سے کہ ہمیں کوئی اعتراض کی بات مل جائے پروپیگنڈہ کیلئے مثلاً اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی بے بسی سمجھانے کیلئے مکھی کا بھی ذکر کیا ہے۔ سورۃ حج کے آخری رکوع میں ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ بیشک وہ لوگ کہ پکارتے ہو تم ان کو لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ ہرگز نہیں پیدا کر سکتے ایک مکھی بھی اگرچہ سب اکٹھے ہو جائیں۔ اور سورت بقرہ کے تیسرے رکوع میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا" بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا یہ کہ بیان کرے مثال مچھر کی یا اس سے بڑی۔'' اور سورت عنکبوت آیت نمبر ۴۱ میں مشرکوں کے شرک کی حقیقت کو سمجھاتے ہوئے فرمایا مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ ''مثال ان لوگوں کی جنہوں نے بنائے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ مکڑی کی مثال ہے اِتَّخَذَتْ بَیْتًا جس نے بنایا اپنا گھر وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ اور بیشک تمام گھروں سے کمزور گھر البتہ مکڑی کا گھر ہوتا ہے لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ان لوگوں کو سمجھ ہوتی۔'' کہ مکڑی کا جالا نہ اسے گرمی سے بچا سکتا ہے نہ سردی سے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر اعتماد کرنے والا اور کسی کو نافع اور ضار سمجھنے والا مکڑی کے جالے میں رہتا ہے۔ یہ شرک کی تردید کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک مکڑی کے جالے میں پناہ لیتا ہے کیونکہ......

نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ :

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ھُوَ اور اگر پہنچائے تجھ کو اللہ تعالیٰ ضرر تو کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ [سورۃ یونس: ۱۰۷]

www.besturdubooks.net

''اور اگر وہ ارادہ کرے آپکے ساتھ بھلائی کا پس کوئی نہیں رد کر سکتا اس کے فضل کو۔'' جو کرتا ہے وہ صرف رب نے کرنا ہے۔ تو قرآن کریم میں مکھی، مچھر اور مکڑی کا ذکر ہے۔ یہ لوگ جب اس طرح کی آیات سنتے تو کہتے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے کہ اس میں ان چیزوں کا ذکر ہے۔ تو وہ پروپیگنڈہ کرنے کیلئے سنتے ہیں لیکن دل کے کان انہوں نے بند کئے ہوتے ہیں اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ اگر چہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ جس آدمی نے توجہ سے بات نہیں سنی اور دل پر تالا لگایا ہوا ہے اس کو سنانے کا کیا فائدہ ہوگا اس کا تو دل بند ہے۔ اور آپ ﷺ کے مخالفین تو اس پر فخر کرتے تھے۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ [حم سجدہ: ۵] ''اور کہا انہوں نے ہمارے دل پردوں میں ہیں اس چیز سے جس کی طرف آپ بلاتے ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہیں اور ہمارے درمیان اور آپ کے درمیان پردہ ہے۔'' تمہاری کوئی بات ہمارے دلوں تک نہیں پہنچتی اور ہم نے کانوں میں ڈاٹے چڑھائے ہوئے ہیں تمہاری کوئی بات ہم کانوں میں نہیں پڑنے دیتے۔ اس ضد کا دنیا میں کوئی علاج ہے؟ کوئی علاج نہیں ہے۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ کیا آپ اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ اگر چہ وہ نہ دیکھتے ہوں۔ مثلاً دوپہر کا وقت ہو سورج بالکل سر پر ہو بادل اور دھند بھی نہ ہو، غبار بھی نہ ہو یعنی مطلع بالکل صاف ہو اور کوئی شخص آنکھیں بند کر کے کہے کہ مجھے سورج دکھاؤ۔ بھائی جب تو نے آنکھیں بند کر لیں ہیں تجھے سورج کون دکھائے گا؟

؎ آنکھیں اگر ہیں بند تو دن بھی رات ہے

بھلا اس میں قصور کیا ہے آفتاب کا

www.besturdubooks.net

بہرحال مشرکوں کی حقیقت کی آنکھیں بند ہیں وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْن اور وہ دیکھتے نہیں ہیں صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہیں حق سننے سے، گونگے ہیں حق بولنے سے، اندھے ہیں قدرت کی نشانیاں دیکھنے سے۔

صم بکم عمی کا مفہوم:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ دنیا کے حکمران کانوں سے بہرے ہونگے، آنکھوں سے اندھے ہوں گے، زبان سے گونگے ہونگے۔ ہمارے طالب علمی کا زمانہ تھا آج سے ساٹھ ستر سال پہلے۔ ہمیں یہ حدیث سمجھ نہ آئی ہم نے استاد سے پوچھا حضرت اس وقت آنکھوں والے لوگ نہیں ہونگے کہ لوگ اندھوں کو بادشاہ بنائیں گے، کانوں سے سننے والے نہیں ہونگے کہ بہروں کو بادشاہ بنائیں گے اور بولنے والے نہیں ہونگے کہ لوگ گونگوں کو بادشاہ بنائیں گے۔ تو استاد محترم مولانا عبدالقدیر صاحبؒ نے فرمایا میاں (یہ ان کا تکیہ کلام تھا) کان بھی ہونگے، آنکھیں بھی ہونگی، زبانیں بھی ہوں گی۔ حق کی نشانیوں کو دیکھیں گے نہیں، حق کی بات کہیں گے نہیں، حق کی بات سنیں گے نہیں۔ وہی سارا قصہ ہے۔ حق کی بات نہیں سنتے چاہے کچھ ہو جائے، حق کی بات زبان پر نہیں لاتے، حق دیکھنے کیلئے تیار نہیں۔ حالانکہ زبان بھی رکھتے ہیں، آنکھیں بھی ہیں، کان بھی ہیں۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

ایک شخص نے آکر سوال کیا حضرت قیامت کب آئے گی؟ فرمایا اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ جب امانت ضائع کردی جائے گی پس قیامت کا انتظار کرو وہ چلی آرہی ہے۔ اس نے سوال کیا کہ حضرت امانت کس طرح ضائع ہوجائے گی اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ "جب حکمرانی نااہل لوگوں کے حوالے کردی جائے گی۔" [بخاری شریف [اب

جو ہمارے حکمران ہیں وہ اس لائق نہیں ہیں کہ مسلمانوں کے بادشاہ ہوں۔ یہ بیچارے طالبان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور جو غیر ہیں وہ بھی ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق کبھی کوئی شوشہ چھوڑتے اور کبھی کوئی شوشہ۔ ان کے شوشوں سے قطعاً متاثر نہ ہوں اور سمجھو، اللہ تعالیٰ نے سب کو سمجھ دی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا کچھ بھی، رتی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ اور لیکن لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے احکام کو نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان نہیں لاتے، پیغمبروں کو نہیں مانتے، دنیا کے نشے میں ہیں۔ مرنے کے بعد جب آنکھیں کھلیں گی تو پتہ چلے گا کہ ہم اپنے ساتھ کیا کرتے رہے ہیں۔ جسطرح آپریشن کے وقت ڈاکٹر بے ہوش کر کے ہاتھ کاٹ دیتے ہیں، ٹانگ کاٹ دیتے ہیں یا جسم کا جو بھی حصہ کاٹنا ہو اس وقت مریض کو معلوم نہیں ہوتا کیونکہ نشے میں ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ نشہ اترتا ہے ہوش آتی ہے پھر معلوم ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوا۔ آج ہم پر بھی دنیا کا نشہ ہے ہمیں اپنے نفع نقصان کا کوئی علم نہیں ہے۔ جس وقت موت آئے گی آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے نشہ اترے گا پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور پتہ چل جائے گا کہ ہم دنیا میں کیا کما کر آئے ہیں اور کیا کر کے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری آنکھیں وقت سے پہلے کھل جائیں اور یہ بات سمجھ جائیں کہ دنیا کی زندگی بالکل فانی اور عارضی ہے اور موت صرف بوڑھوں کیلئے نہیں ہے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے تو غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ میں ابھی تندرست ہوں تو وہ بھی غلط فہمی میں مبتلا ہے موت سب کیلئے ہے، جوان بھی مر رہے ہیں، تندرست بھی مر رہے ہیں، بچے بھی مر رہے ہیں اور ہمارا زمانہ تو حادثاتی دور ہے۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ اس زمانے میں اگر کوئی رات کو

www.besturdubooks.net

اپنے گھر خیریت کے ساتھ آجائے تو دو رکعت شکرانے کے پڑھے کہ اے پروردگار! تیرا فضل ہے کہ میں خیریت کیساتھ گھر لوٹ آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

(آمین)

www.besturdubooks.net

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو اکٹھا کرے گا كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا گویا کہ وہ نہیں ٹھہرے اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ مگر دن کی ایک گھڑی يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ تحقیق خسارہ اٹھایا ان لوگوں نے كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی ملاقات وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہیں تھے وہ ہدایت یافتہ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر ہم دکھادیں آپ کو بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ بعض وہ عذاب جس کی ہم ان کو دھمکی دے چکے ہیں اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا ہم آپ کو وفات دے دیں فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس ہماری طرف ہے ان کا لوٹنا ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ پھر اللہ تعالیٰ گواہ ہے عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اس کارروائی پر جو وہ کرتے ہیں وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ اور ہر امت کیلئے

رسول ہے فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ پس جب آئے گا ان کا رسول قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا انصاف کیساتھ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا وَیَقُوْلُوْنَ اور وہ کہتے ہیں مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ کب آئے گا یہ وعدہ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے قُلْ آپ کہہ دیں لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا میں مالک نہیں ہوں اپنے لئے ضرر کا اور نہ نفع کا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر وہ جو رب چاہے لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ہر امت کیلئے ایک میعاد مقرر ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ جب آئے گی ان کی میعاد فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً پس نہیں موخر ہوں گے ایک گھڑی وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ اور نہ آگے ہو سکتے ہیں۔

اس سے پہلے فرمایا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ "پس دیکھ کیا انجام ہوا ظالموں کا۔" جن قوموں نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی، اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی مخالفت کی، حق کو قبول نہ کیا ان کا دنیا میں کیا حشر ہوا۔ قرآن پاک میں واضح الفاظ میں بیان ہوا ہے مثلاً نوح علیہ السلام کی قوم، ہود علیہ السلام کی قوم، صالح علیہ السلام کی قوم، لوط علیہ السلام کی قوم، شعیب علیہ السلام کی قوم، تبع کی قوم اور دیگر قومیں دنیا میں کس طرح تباہ و برباد ہوئیں۔ اب فرماتے ہیں کہ آخرت میں ان کیساتھ کیا ہوگا۔

نافرمان قوموں کا آخرت میں انجام :

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کو اکٹھا کرے گا۔ محشر کا معنیٰ ہے اکٹھا ہونے کی جگہ، میدان محشر جب برپا ہوگا كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ گویا کہ وہ

www.besturdubooks.net

نہیں ٹھہرے مگر دن کی ایک گھڑی۔ کَاَنْ اصل میں کَاَنَّھُمْ تھا۔ جمہور مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کی زندگی ان کو یوں محسوس ہوگی کہ گویا ہم دنیا میں ایک گھڑی رہے ہیں۔ بعض مفسرین کرامؒ نے اس سے قبر اور برزخ کی زندگی مراد لی ہے۔ مرنے کے بعد قبر برزخ کی زندگی ہے جو نیکوں کیلئے راحت اور برے کیلئے تکلیف ہے۔ تو جس وقت قبر سے اٹھائے جائیں گے تو یوں محسوس کریں گے کہ گویا برزخ میں، قبر میں ایک گھڑی رہے ہیں اور حقیقت بھی ہے۔ کیونکہ قیامت کا دن خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ پچاس ہزار سال کا لمبا دن ہو گا۔ تو اس کے مقابلہ میں بیس سال، تیس سال، پچاس سال، سو سال، ہزار سال کی زندگی کچھ بھی نہیں ہے۔ اور جنت دوزخ کی زندگی تو نہ ختم ہونے والی زندگی ہے، ابدالآباد ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کچھ بھی نہیں ہے۔ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَھُمْ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانے گے۔ جیسے ہم یہاں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح میدان محشر میں بھی اور جنت دوزخ میں بھی سب ایک دوسرے کو پہچانے گے۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا تحقیق خسارہ اٹھایا ان لوگوں نے جنہوں نے جھٹلایا بِلِقَآءِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو، قیامت قائم ہونے کو اور اللہ تعالیٰ کی عدالت کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اہل حق اس بات کو مانتے ہیں کہ قیامت قائم ہوگی، اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی، ہر ایک کی اللہ تعالیٰ کیساتھ اس دن ملاقات ہوگی، رب تعالیٰ سب سے ملاقات کریں گے اور کافر منکر ہیں بلکہ مذاق اڑاتے ہیں۔ ایک ہندو بے ایمان شاعر ہے اس نے استہزاء کہا ہے......

ملے گی شیخ کو جنت، ہمیں دوزخ عطا ہوگی

بس اتنی بات ہے جس کیلئے محشر بپا ہوگا

کیا یہ تھوڑی بات ہے؟ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ اور نہیں تھے وہ ہدایت یافتہ۔

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو تسلی دینا :

آگے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہیں۔ کیونکہ کافروں کی بے جا باتیں سن کر آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی تھی، ہونی بھی چاہیے تھی کہ انسان ہیں۔ آپ ﷺ کے منہ پر آپ کو پاگل، مجنون، ساحر، کذاب، جادوگر، مفتری، اور کاھن کہتے تھے اور ہر قسم کا مذاق اڑاتے تو آپ ﷺ کو دکھ ہوتا اور دل میں آتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کو پکڑتا کیوں نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اور اگر ہم دکھا دیں آپ کو بعض وہ عذاب جس کی ہم ان کو دھمکی دے چکے ہیں۔ علماء عربیت فرماتے ہیں کہ وَعَدَ یَعِدُ کا مصدر اگر وَعِیْدًا آئے تو معنی دھمکی ہے اور اگر مصدر وَعْدًا آئے تو معنی ہے وعدہ کرنا۔ اور یہاں وَعَدَ یَعِدُ وَعِیْدًا سے ہے یعنی جس عذاب کی ہم انکو دھمکی دے چکے ہیں اگر آپ ﷺ کی موجودگی میں آئے تو اس پر بھی ہم قادر ہیں اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ یا ہم آپ کو وفات دے دیں تو پھر بھی یہ عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے فَاِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ پس ہماری طرف ہے ان کا لوٹنا۔ مَرْجِع کو مصدر میمی بھی قرار دیتے ہیں۔ اگر مصدر میمی ہو تو پھر معنی ہے لوٹنا اور اس کو ظرف کا صیغہ بھی قرار دیتے ہیں۔ اگر ظرف کا صیغہ ہے تو پھر معنی ہے لوٹانے کی جگہ، دونوں صحیح ہیں۔ ثُمَّ اللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ پھر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس کاروائی پر جو وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں ہے وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ اور ہر امت کیلئے رسول ہے فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ پس جب آئے گا ان کا رسول (میدان محشر میں) قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا انصاف کیساتھ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

www.besturdubooks.net

روزِ قیامت کسی پر ظلم نہیں ہوگا :

سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱ میں ہے یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ "اور جس دن ہم بلائیں گے ہر گروہ کو اس کے امام کیساتھ۔" مثلاً حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم عدالت میں آئے گی۔ نوح علیہ السلام پر بہت تھوڑے آدمی ایمان لائے تھے سو سے بھی کم تھے اکثریت کافروں اور مشرکوں کی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نوح علیہ السلام سے سوال کریں گے هَلۡ بَلَّغۡتَ قَوۡمَکَ کیا آپ نے قوم کو تبلیغ کی تھی فَیَقُوۡلُ نَعَمۡ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے ہاں اے پروردگار! میں نے تبلیغ کی تھی اور تبلیغ بھی کیسی؟ اِنِّیۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا بیشک میں نے ان کو برملا دعوت دی ثُمَّ اِنِّیۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا [سورۃ نوح: ۸،۹] پھر میں نے ان کو علی الاعلان دعوت دی اور میں نے ان کو پوشیدہ طور پر بھی دعوت دی۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال سمجھایا۔ پھر ان کی قوم سے پوچھا جائے گا هَلۡ بَلَّغَکُمۡ نُوۡحٌ کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں تبلیغ کی تھی؟ کہیں گے ہمیں کب تبلیغ کی ہے؟ ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔ مشرک بہت بے حیا ہوتے ہیں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی سچی عدالت میں کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ [سورۃ انعام: ۲۳] "قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہمارا پروردگار ہے نہیں تھے ہم شرک کرنے والے۔" اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اُنۡظُرۡ کَیۡفَ کَذَبُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ [انعام: ۲۴] "دیکھو کیسا جھوٹ بولا ہے انہوں نے اپنی جانوں پر۔" تو مشرک سے زیادہ بے حیا کوئی نہیں ہے۔ چونکہ ضابطہ ہے کہ مدعی کے ذمہ ہے گواہ پیش کرنا اَلۡبَیِّنَةُ عَلَی الۡمُدَّعِیۡ وَالۡیَمِیۡنُ عَلٰی مَنۡ اَنۡکَرَ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرمائیں گے مَنۡ یَّشۡهَدُ لَکَ تیرا گواہ کون ہے؟ نوح جواب میں فرمائیں گے مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهٗ (یہ میں بخاری

www.besturdubooks.net

شریف کی روایت کا خلاصہ پیش کر رہا ہوں) امت محمد ﷺ کو بلایا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی تھی یہ امت کہے گی ہاں نوح علیہ السلام نے تبلیغ کی تھی اس امت کے گواہی دینے کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ [سورۃ البقرۃ:۱۴۳] ’’تا کہ ہو جاؤ تم لوگوں پر گواہی دینے والے۔‘‘ تو جب یہ امت گواہی دے گی تو نوح علیہ السلام کی امت کہے گی ان کی گواہی منظور نہیں ہے کہ یہ موقع پر موجود نہیں تھے یہ تو ہمارے سے ہزاروں سال بعد کے ہیں گواہ تو موقع کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت سے کہیں گے سنتے ہو یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ امت کہے گی اے پروردگار! یہ بات ٹھیک ہے مگر ہم سچے ہیں کیونکہ ہم نے تیری پاک اور سچی کتاب میں پڑھا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ [سورۃ المومنون:۲۳] ’’اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف پس کہا انہوں نے کہ اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود۔‘‘ اور اے پروردگار! تیرے آخری پیغمبر نے بھی ہمیں بتایا کہ قَدْ بَلَّغَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ تحقیق نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کی۔ اے پروردگار! اگر تیری کتاب سچی ہے اور تیرا پیغمبر سچا ہے تو پھر ہم بھی سچے ہیں۔ اور جب کوئی اہم مسئلہ ہوتا ہے تو وہاں گواہوں کی بھی صفائی ہوتی ہے جس کو تزکیۃ الشہود کہتے ہیں۔ تو پھر آنحضرت ﷺ اس امت کی صفائی پیش کریں گے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اور ہوں گے رسول ﷺ تم پر گواہ کہ میری امت نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ تو اس طرح فیصلہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اور وہ کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ، قیامت کب لاؤ گے، فیصلے کب ہوں گے؟ بتاؤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے۔

www.besturdubooks.net

قیامت اور موت کا علم کسی کو نہیں :

ہمیں نہیں بتلایا گیا کہ قیامت کب آئے گی ہمیں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ قیامت آئے گی یہ راز کی بات ہے اور اس میں حکمت ہے جیسے مرنے کا وقت کسی کو نہیں بتلایا گیا۔ اگر وقت بتا دیتے تو دنیا کا کوئی کام نہ چل سکتا جس نے بیس سال بعد مرنا ہے وہ ابھی سے سوکھنا شروع ہو جاتا لہٰذا رب تعالیٰ نے نہیں بتایا چاہے آج ہی مر جائے اتنا بتلا دیا کہ ہر آدمی نے مرنا ہے۔ اسی طرح قیامت حق ہے مگر وقت کا کسی کو علم نہیں ہے۔ قُلْ آپ کہہ دیں لَآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّ لَانَفْعًا میں مالک نہیں ہوں اپنے لئے ضرر کا اور نہ نفع کا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ مگر وہ جو رب چاہے۔ یاد رکھنا! خدائی اختیارات اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیئے، نفع دینے والا بھی رب ہے اور نقصان پہنچانے والا بھی رب ہی ہے۔ سورۃ یونس آیت نمبر ۱۰۷ میں ہے وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ "اور اگر پہنچائے تجھ کو اللہ تعالیٰ ضرر تو کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ اور اگر پہنچائے تجھ کو بھلائی تو کوئی پھیرنے والا نہیں ہے اس کے فضل کو۔" اور سورۃ جن میں ہے لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا "میں تمہارے لئے نفع اور ضرر کا مالک نہیں ہوں۔" جب اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بہتر شخصیت اپنے لئے نفع اور نقصان کی مالک نہیں ہے تو

؎ بدیگراں چہ رسد

اور کون ہوتا ہے کہ اس کے پاس خدائی اختیارات ہوں۔ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ہر امت کیلئے ایک میعاد مقرر ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ جب آئے گی ان کی میعاد فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً پس نہیں موخر ہوں گے ایک گھڑی وَلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ اور نہ آگے ہو سکتے ہیں۔ اللہ

www.besturdubooks.net

تعالیٰ کا قانون بڑا اٹل، محکم اور مضبوط ہے۔ اس میں کوئی تغیر تبدل نہیں ہے۔

۞۞۞

www.besturdubooks.net

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِىْ وَرَبِّىْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

قُلْ آپ کہہ دیں اَرَءَيْتُمْ بھلا تم بتلاؤ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اگر آجائے اس کا عذاب رات کے وقت اَوْ نَهَارًا یا دن کے وقت مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کیا جلدی کریں گے اس سے مجرم لوگ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ پھر کیا جس وقت وہ واقع ہو گیا اٰمَنْتُمْ بِهٖ تو اس پر ایمان لاؤ گے آٰلْئٰنَ اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ اور تحقیق تھے تم اس کیساتھ جلدی کرنے والے ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پھر کہا جائے گا ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ چکھو ہمیشہ کا عذاب هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ نہیں بدلہ دیا جائے گا تمہیں مگر اس کا جو تم کماتے تھے وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ

اور آپ سے خبر طلب کرتے ہیں اَحَقٌّ هُوَ کیا یہ بات سچ ہے قُلْ آپ کہہ دیں

اِیْ وَرَبِّیْٓ ہاں میرے رب کی قسم ہے اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک البتہ یہ بات حق ہے وَمَآ

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

اور اگر ہو ہر نفس کیلئے ظَلَمَتْ جس نے ظلم کیا مَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں

ہے لَافْتَدَتْ بِهٖ البتہ وہ فدیہ دے اس کیساتھ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپائیں

گے شرمندگی کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جب کہ دیکھیں گے وہ عذاب کو وَقُضِیَ

بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان کے درمیان انصاف کیساتھ وَهُمْ لَا

یُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

زمینوں میں ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے هُوَ یُحْیٖ

وَیُمِیْتُ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی کی طرف تم

لوٹائے جاؤ گے۔

گذشتہ درس میں تم نے یہ بات سنی کہ کافروں نے کہا مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ جس عذاب کی تم دھمکی دیتے ہو وہ کب آئے گا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ یہ عذاب لانا میرے بس میں نہیں ہے۔ بلکہ میں تو اپنے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں یہ رب تعالیٰ کا کام ہے اور نافرمانوں پر عذاب بہر حال آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ آپ کہہ دیں اَرَءَیْتُمْ تم بتلاؤ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اگر آجائے اس کا عذاب رات کے وقت اَوْ نَهَارًا یا دن

www.besturdubooks.net

کے وقت مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کیا جلدی کرلیں گے اس سے مجرم لوگ بچنے کیلئے۔ جب رب تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اس سے بچاؤ کا کیا انتظام کرسکو گے؟ اس کی گرفت سے کون بچ سکے گا وہ ایک لمحے میں بہت کچھ کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے آدمی بچ نہیں سکتا :

آج سے چند سال قبل جاپان میں صرف سترہ سیکنڈ کا زلزلہ آیا تھا۔ اس سے اتنی تباہی ہوئی کہ حکومت جاپان نے کہا تھا کہ زلزلے سے جتنا نقصان ہوا ہے ہم پچاس سال تک پورا نہیں کرسکتے حالانکہ صنعت کے لحاظ سے جاپان تمام ملکوں سے آگے ہے۔ اَثُمَّ اِذَامَاوَقَعَ پھر کیا جس وقت وہ عذاب واقع ہوگا اٰمَنْتُمْ بِهٖ تو اس پر ایمان لاؤ گے۔ بِہٖ کی ہٖ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف بھی لوٹاتے ہیں اس وقت اس کا مطلب ہوگا کہ پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ گے۔ اس کی ضمیر قرآن پاک کی طرف بھی لوٹاتے ہیں تو پھر معنیٰ ہوگا پھر قرآن پاک پر ایمان لاؤ گے اور عذاب کی طرف بھی لوٹ سکتی ہے۔ اس وقت معنیٰ ہوگا پھر عذاب پر ایمان لاؤ گے۔ جب واقع ہوجائے گا پھر مانو گے۔ اس وقت کہا جائے گا آٰلْـٰٔنَ اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ اور تحقیق تھے تم اس کیساتھ جلدی کرنے والے اور کہتے تھے مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ جس وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے اس وقت کا ایمان معتبر نہیں ہے۔

صرف حضرت یونس علیہ السلام کی قوم تھی کہ جب عذاب کا آغاز ہوا تو وہ لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے عذاب کو ٹال دیا باقی کسی قوم سے نہیں ٹلا ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پھر کہا جائے گا ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ چکھو تم ہمیشہ کا عذاب۔ مجرموں پر جب عذاب آتا ہے تو پھر اس کا تسلسل ختم نہیں ہوتا، دنیاوی

www.besturdubooks.net

عذاب کے بعد قبر کا عذاب، پھر میدان محشر میں، پھر پل صراط پر گذرتے ہوئے اور پھر دوزخ کا عذاب تو ہمیشہ کا ہے جو ختم ہونے میں نہیں آئے گا هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ نہیں بدلہ دیا جائے گا تمہیں مگر اس کا جو تم کماتے ہو۔ آگے ان کے مذاق کا ذکر ہے وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ اور آپ سے یہ خبر طلب کرتے ہیں نبأ کا معنی ہے خبر اور باب استفعال طلب کیلئے آتا ہے کہ یہ جو آپ کہتے ہیں کہ عذاب آئے گا کیا یہ حق ہے، سچ ہے؟ قُلْ آپ کہہ دیں اِیْ وَرَبِّیْ ہاں میرے رب کی قسم ہے اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک یہ بات البتہ حق ہے۔ تمہارے انکار کرنے کی وجہ سے وہ ٹلے گا نہیں اور آئے گا اپنے وقت پر وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے کہ اللہ تعالیٰ عذاب نہ لا سکے معاذ اللہ تعالیٰ۔ آج تو تم ایسی باتیں کرتے ہو کل کیا بنے گا کہ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ اور اگر ہو ہر نفس کیلئے جس نے ظلم کمایا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے وہ سارا اس کو مل جائے۔ اور سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۱ میں ہے فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ "پس ہرگز قبول نہیں کی جائے گی ان میں سے کسی ایک سے۔ ساری زمین سونے سے بھری ہوئی ہو مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک، زمین کے فرش سے لیکر آسمان کی چھت تک سونا ہی سونا ہو جائے اگرچہ وہ اس کا فدیہ دیدے وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور اتنی دنیا اور تصور کرلو وہ بھی سونے کیساتھ بھری ہوئی ہو اور اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں کہ اے بندے سب کچھ دیکر اپنی جان چھڑانے کیلئے آمادہ ہے۔ لَافْتَدَتْ بِهٖ البتہ وہ فدیہ دیدے اس کیساتھ اگر بالفرض کسی کے پاس ہو۔ اور سورۃ المعارج آیت نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ میں ہے يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

www.besturdubooks.net

جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْہِ ○ کَلَّا ''مجرم خواہش کریگا کاش کہ وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے اپنے بیٹوں کا فدیہ دیدے اور اپنی بیوی اور بھائی کو اور اپنے اس قبیلے کو جو اس کو پناہ دیتا تھا اور سب زمین پر رہنے والوں کو بھی (فدیہ میں پیش کردے) پھر اپنے آپ کو بچالے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔'' دنیا میں تو بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ آدمی نے اپنی ماں کیلئے باپ کیلئے بیٹے بیٹی کیلئے، دوست کیلئے جان دیدی اور ان کو بچالیا لیکن حشر میں ایسا نہیں ہو گا۔سورۃ عبس میں یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ ○ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ ○ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ ○ ''جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور بھاگے گا اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے۔'' اور بعض تفسیری روایات میں آتا ہے کہ ایک آدمی کا نیکیوں اور بدیوں والا پلہ برابر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایک نیکی تلاش کر کے لاؤ کہ تیری نیکیوں والا پلہ بھاری ہو جائے اور تو جنت میں جاسکے۔ وہ آدمی بہت خوش ہوگا کہ ایک نیکی کی کیا بات ہے بھائی کے پاس جائے گا وہ انکار کرے گا، بیٹے کے پاس جائے گا وہ انکار کرے گا، باپ کے پاس جائے گا وہ انکار کرے گا، دوست کے پاس جائے گا وہ انکار کرے گا، آخر میں اپنی ماں کے پاس جائے گا اور کہے گا اَتَعْرِفُنِیْ کیا تو مجھے پہچانتی ہے؟

ماں کہے گی ہاں! میں نے تجھے بڑی تکلیف سے پیٹ میں رکھا پھر تجھے جنا اور پالا اور

حشر والے دن لوگ ایک دوسرے کو پہچانیں گے :

گذشتہ سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَهُمْ ''وہاں لوگ ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔'' تو کہے گا امی مجھے ایک نیکی دیدو تاکہ میرا بیڑا پار ہو جائے۔ وہ ماں کہے گی اِلَیْکَ عَنِّیْ دفع ہو جا میں تجھے نیکی دے کر خود کہاں جاؤں گی؟ ایک نیکی کیلئے پورے میدان محشر میں پھرے گا کوئی ایک نیکی دینے کیلئے تیار نہیں ہوگا اور اپنے بدلے میں تمام

www.besturdubooks.net

برادری کو دوزخ میں ڈالنے کیلئے تیار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپائیں گے شرمندگی کو جس وقت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی ہوگی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ [سورۃ ق: ۳۱] ''اور قریب کر دی جائے گی جنت متقیوں کے اور دوزخ گمراہوں کے سامنے کر دی جائے گی۔'' لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جب کہ دیکھیں گے وہ عذاب کو خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ ''آنکھیں ان کی جھکی ہوں گی۔'' تاکہ ہمارے دشمن ہمیں نہ دیکھیں مگر کب تک اپنے آپ کو چھپائیں گے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان کے درمیان انصاف کیساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جو نیکی قاعدے کے مطابق کی ہے اس کا اجر ملے گا اور جو برائی نہیں کی وہ ذمے نہیں لگائی جائے گی۔ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمینوں میں۔ ان کا خالق بھی وہی ہے اور ملک بھی اسی کی ہیں اور زمین اور آسمانوں میں تدبیر بھی وہ کرتا ہے، قیامت بھی اسی نے برپا کرنی ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ قیامت کا سچا ہے وہ آ کے رہے گی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے نہیں جانتے۔ فرمایا یاد رکھو! هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی مارتا ہے اور یہ تمہارے مشاہدے کی بات ہے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

رب تعالیٰ کی کس قدرت کا تم انکار کر سکتے ہو؟ آدمی کو قبر حشر یاد رکھنا چاہئے۔ حدیث پاک میں آتا ہے اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ ''لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔'' موت کو یاد کرو گے تو نیکیوں کی فکر ہوگی اور برائیوں

سے بچو گے۔رب تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

❁❁❁

www.besturdubooks.net

يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَءَيْتُم مَّآ أَنزَلَ اللّٰهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَـٰلًا قُلْ ءَآللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَـٰمَةِ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٠﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے انسانو! قَدْ جَآءَ تْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آ چکی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ اور شفا ہے ان بیماریوں کیلئے جو سینوں میں ہیں وَهُدًى اور ہدایت ہے وَّ رَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں کیلئے قُلْ آپ کہہ دیں بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ اللہ تعالیٰ کے فضل پر اور اس کی رحمت پر فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ خوش ہوں هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جن کو وہ اکٹھا کرتے ہیں قُلْ اَرَءَيْتُمْ آپ کہہ دیں بتلاؤ (اے لوگو) مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ جو اللہ نے نازل کیا ہے تمہارے لئے رزق فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا پس بنایا تم نے اس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال قُلْ آپ کہہ دیں آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے اَمْ عَلَى

اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ یاتم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو وَمَاظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اور کیا خیال ہے ان لوگوں کا جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ بیشک اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَایَشْکُرُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے شکر ادا نہیں کرتے۔

قرآن کریم میں جن مسائل پر زور دیا گیا ہے ان میں سے ایک مسئلہ توحید کا ہے اور یہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے اور توحید اس وقت تک سمجھ نہیں آسکتی جب تک شرک کا مفہوم نہ سمجھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں شرک کا خوب رد کیا گیا ہے۔

مشرکین مکہ قیامت کے منکر تھے :

www.besturdubooks.net

دوسرا مسئلہ قیامت کا ہے۔ مشرکین مکہ قیامت کا زوردار الفاظ میں انکار کرتے تھے اور کہتے تھے ءَ اِذَامِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ [سورۃ ق:۳] ''کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہو جائیں گے مٹی یہ لوٹ کر آنا تو بہت بعید ہے۔'' اور سورۃ مومنون آیت نمبر ۳۶ میں ہے کہتے تھے ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ''بعید ہے یہ بات بعید ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (کہ مرنے کے بعد تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔)'' اور سورۃ یٰسین آیت نمبر ۷۸ میں ہے قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ ''کہتا ہے کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو حالانکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔'' اور کہتے تھے اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ [سورۃ مومنون:۳۷] ''نہیں ہے یہ مگر ہماری دنیا کی زندگی ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور نہیں ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔'' لہٰذا قرآن پاک میں قیامت کے مسئلے کا بھی زوردار الفاظ میں اثبات کیا گیا اور مشرکین کے غلط

www.besturdubooks.net

عقیدے کا رد کیا گیا اور ان بنیادی مسائل میں سے رسالت کا مسئلہ بھی ہے۔

مشرکین بشر کے رسول ہونے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے :

رسالت کے مفہوم کو تو وہ سمجھتے تھے مگر کہتے تھے کہ رسول کا بشر ہونا مناسب نہیں ہے، رسول نوری مخلوق میں سے ہونا چاہئے۔ قرآن پاک نے ان کے اس نظریے کی بھی تردید کی ہے۔ چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۵ میں ہے قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ''آپ کہہ دیں اگر ہوتے زمین پر فرشتے چلنے بسنے والے تو یقیناً ہم اتارتے ان پر آسمان کی طرف سے فرشتے رسول بنا کر۔'' لیکن چونکہ زمین کی خلافت انسان کو دی ہے لہٰذا اس کی اصلاح اور ہدایت کیلئے نبی بھی ان کی جنس انسان سے ہوگا اور ان بنیادی مسائل اور عقائد میں سے قرآن کی حقانیت بھی ہے۔ پہلے توحید کا مسئلہ بیان ہوا پھر قیامت کا اور اب قرآن پاک کی حقانیت کا مسئلہ بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے انسانو! قرآن پاک انسانوں اور جنوں سب کیلئے ہے۔ لیکن زمین کی خلافت انسان کو دی گئی ہے۔ لہٰذا یہ اصل ہے اور جنات اس کے تابع ہیں اور خطاب اصل کو ہوتا ہے۔

قرآن کریم کا نصیحت اور شفا ہونا :

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آ چکی نصیحت تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے، یہ قرآن پاک بڑی نصیحت والی کتاب ہے وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ اور شفا ہے ان تمام بیماریوں کیلئے جو سینوں میں ہیں۔ جیسے کفر ہے، شرک ہے بغض ہے، حسد اور کینہ ہے، دنیا کی محبت ہے۔ قرآن کریم ان بیماریوں کیلئے شفا ہے۔ قرآن کریم جسطرح روحانی بیماریوں کیلئے شفا ہے اسی طرح جسمانی بیماریوں کیلئے بھی شفا

www.besturdubooks.net

ہے اور اس کی برکات ظاہری طور پر بھی ہیں اور باطنی طور پر بھی۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تیس (۳۰) صحابہ کرام ؓ کو ایک مہم پر روانہ فرمایا تھا یہ حضرات مہم سے فارغ ہو کر واپس آرہے تھے کہ رات ہوگئی۔ ایک قصبے میں پہنچے رات گزارنے کیلئے لیکن دیہاتیوں نے قصبے سے نکال دیا کہ تم صابی ہو۔ اس زمانے میں اہل حق کو صابی کہتے تھے جسطرح آج کل وہابی کہتے ہیں۔ بے چاروں نے قصبے سے باہر کھلی جگہ پر ڈیرہ ڈال لیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ان کے چودھری کو کسی زہریلی چیز سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا فَسَعَوْا لَهُ كُلَّ شَيْءٍ وہ اس کیلئے ساری کوششیں کر چکے، کاہنوں سے دم کروایا، طبیبوں سے علاج کروایا مگر کوئی فرق نہ پڑا مجبور تھے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے کہ سَيِّدُنَا لُدِيغَ ہمارے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا ہے هَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ ان میں انصار مدینہ میں سے نوعمر صحابی حضرت ابوسعید خدری ؓ بھی تھے جن کا نام سعد بن مالک بن سنان تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دم کرتے ہیں مگر بغیر اجرت کے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم دیں گے ہمارا سردار ٹھیک ہو جائے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری ؓ گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا كَأَنَّمَا نُشِطَ عِقَالٍ "سردار ایسا ہو گیا جیسے اس کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ ان کیساتھ تیس بکریاں طے تھیں کیونکہ یہ تیس آدمی تھے کہ ہر ایک کو ایک ایک آجائے گی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ دم پر اجرت جائز ہے اور اس کا یہی روایت ماخذ ہے۔ البتہ ہمارے اکابر کا طریقہ یہ تھا کہ وہ مانگتے نہیں تھے کوئی خوشی سے دیتا تو لے لیتے۔ صحابہ کرام نے تیس بکریاں وصول کر کے کہنے لگے کہ آپس میں تقسیم کر لو پھر کہنے لگے کہ جاتو مدینہ منورہ رہے ہیں لہذا آنحضرت ﷺ سے پوچھ لیں کہ جو کام ہم نے کیا ہے ٹھیک ہے یا نہیں اس کے بعد فیصلہ کریں گے۔ مدینہ

www.besturdubooks.net

منورہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور پوچھا کہ یہ ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا فَاضْرِبُوْا لِیْ سَهْمًا مِّنْهُمْ اس میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔ آپ ﷺ کا
یہ فرمان لالچ کے طور پر نہیں تھا بلکہ یہ بتانا مقصود تھا کہ اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے
اور ان کو یقین ہو جائے کہ اس میں ذرہ برابر بھی خرابی ہوتی تو آپ بھی نہ لیتے کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے پیغمبروں کو حکم دیا ہے کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا "پاکیزہ چیزیں
کھاؤ اور نیک عمل کرو۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو سعید تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ یہ
سورۃ پڑھنی ہے۔ عرض کیا حضرت ہم نے آپ سے سنا تھا کہ سورۃ فاتحہ کا نام شفا بھی ہے کہ
اس سے اللہ تعالیٰ تعالیٰ شفا عطا فرماتے ہیں اسلئے میں نے یہ پڑھی۔ تو جسطرح سورۃ فاتحہ
شفا ہے اسی طرح قرآن سارے کا سارا باطنی بیماریوں کیلئے تو شفا ہے، ظاہری بیماریوں
کیلئے بھی شفا ہے۔ اگر کسی وقت ہمارے پڑھنے اور دم کرنے سے اثر نہیں ہوتا تو وہ ہم میں
کمی ہے قرآن پاک میں کوئی کمی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جو وظائف بتائے ہیں ان
میں کوئی کمی نہیں ہے۔ وَهُدًی اور قرآن کریم نری ہدایت ہے وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور
رحمت ہے ایمان والوں کیلئے۔ مومنوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اس سے فائدہ وہ
اٹھاتے ہیں ورنہ بِالْقُوَّۃِ هُدًی لِّلنَّاسِ ہے اور تمام مکلف مخلوق چاہے انسان ہوں یا
جنات ہوں سب کیلئے رحمت اور ہدایت ہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ آپ کہہ دیں
اللہ تعالیٰ کے فضل پر اور اس کی رحمت پر۔

مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ فضل سے مراد اسلام ہے اور رحمت سے مراد قرآن
ہے فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا پس اس لئے ان کو چاہیئے کہ وہ خوش ہوں۔ جن کو اللہ تعالیٰ
اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور ایمان کی دولت نصیب فرمائے پھر اس کو قرآن کریم کی سمجھ

www.besturdubooks.net

عطا فرمائے۔ البتہ نیکی پر گھمنڈ بری چیز ہے اور نیکی پر خوش ہونا اچھی بات ہے۔

ایمان کی پہچان :

مسلم شریف میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ حضرت ایمان کی کوئی علامت بھی ہے؟ کہ جس سے ہم سمجھیں کہ ہم مومن ہیں کیونکہ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت اور نشانی ہوتی ہے جس سے اس شے کی شناخت ہوتی ہے۔ فرمایا، ہے! اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ''جب تیری نیکی تجھے خوش کردے کہ نیکی کرنے سے دل میں خوشی پیدا ہو اور جب تیری برائی تجھے بری لگے کہ جب کوئی برائی کرو تو دل میں کڑھن پیدا ہو کہ مجھ سے یہ کام کیوں ہوا ہے پس سمجھ لو کہ مومن ہو۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا قد چھوٹا تھا۔ ناواقف آدمی ان کو دیکھ کر ان کے مقام کو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ یہ کتنی بڑی شخصیت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو علم سے منور کیا تھا۔ یہ تمام صحابہ کرام ؓ سے بڑے مفسر قرآن اور سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ '' بیشک اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جسکے ساتھ محبت کرتا ہے اور اس کو بھی دیتا ہے جس کے ساتھ محبت نہیں کرتا وَلَا یُعْطِی الْاِیْمَانَ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ اور ایمان نہیں دیتا مگر اس کو جس کیساتھ محبت کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ اور دین نہیں دیتا مگر اس کو کہ جس کیساتھ محبت کرتا ہے۔'' دین کی سمجھ، دین کا ولولہ، ذوق شوق ، دین کی طرف میلان رجحان جس شخص میں پیدا ہو جائے وہ سمجھے کہ رب تعالیٰ نے اس کیساتھ محبت کا ارادہ کرلیا ہے۔

اور بخاری شریف میں حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ

خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ''اللہ تعالیٰ جس کیساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔'' فضل سے مراد اسلام ہے کہ جس کو اسلام کی دولت مل گئی ہے اسے خوش ہونا چاہئے اور خوش ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بھنگڑا ڈالو، جھنڈیاں لگاؤ، چراغاں کرو، اچھلو اور کودو بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ کہ اے پروردگار! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں توفیق بخشی ہے کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں ہمیں قرآن پاک سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جن کو وہ اکٹھا کرتے ہیں۔ سونا چاندی مال و دولت جو کچھ بھی جمع کرتے ہیں اس کے مقابلے میں یہ بہتر ہے اور قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کے خزانے ہیچ ہیں قُلْ اَرَءَيْتُمْ آپ ان سے کہہ دیں بتلاؤ (اے لوگو) مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے تمہارے لئے رزق۔ نازل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بارش آسمان کی سے نازل ہوتی ہے اس رزق سے پھل فصلیں پیدا ہوتی ہیں فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا پس بنایا تم نے اس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال اپنی مرضی سے قُلْ آپ کہہ دیں آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے اس کو حلال کرو اور اس کو حرام کرو۔

کسی شے کو حلال حرام کرنا اللہ تعالیٰ کا منصب ہے:

مسئلہ یہ ہے کہ حلال حرام کرنا رب تعالیٰ کا کام ہے۔ مخلوق میں یہ صفت اور اختیار رب تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیا! اگر یہ اختیار مخلوق میں سے کسی کو حاصل ہوتا تو حضرت محمد ﷺ کو ہوتا کیونکہ ساری مخلوق میں بڑی فضیلت والی شخصیت آپ ﷺ ہیں لیکن حلال و حرام کرنے کا اختیار آپ کو حاصل نہیں تھا۔ آپ نے خانگی مصلحت کیلئے ایک مرتبہ اپنی ذات کیلئے شہد حرام کیا تو اس پر پوری سورۃ تحریم نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

www.besturdubooks.net

’’اے نبی کریم ﷺ آپ نے کیوں حرام کردی وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال فرمائی ہے۔‘‘ آگے فرمایا قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ’’رب تعالیٰ نے فرض کیا تم پر کہ قسم کو توڑو۔‘‘ اور جو چیز حلال ہے اس کو استعمال کرو اور حضرت علی ؓ نے ارادہ کیا تھا ابو جہل کی لڑکی جویریہ کیساتھ نکاح کرنے کا آنحضرت ﷺ کو پتا چلا تو بخاری شریف کی روایت ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو بلوایا اور فرمایا اے علی! مجھے خبر ملی ہے کہ تو جویریہ بنت ابو جہل کیساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے (جویریہ مسلمان ہو چکی تھی اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ آچکی تھی) یہ خبر اور افواہ صحیح ہے؟ کہنے لگے حضرت! کچھ ارادہ تو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا سنو اَلَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا ’’جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کردی ہے میں اس کو حرام کرنے کا مجاز نہیں ہوں اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کردی ہے میں اس کو حلال کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔‘‘ یہ رشتہ تیرے لئے جائز ہے اور حلال ہے لیکن میں فاطمہ کا باپ ہوں اس کا مزاج اور ہے اور اُس خاندان کی عورتوں کا مزاج اور ہے۔ اس کو میں سمجھتا ہوں اسلئے تو نے اگر اس کیساتھ نکاح کرنا ہے تو میری بیٹی کو طلاق دیدو یعنی مصلحت بھی دیکھنی چاہئے۔ چنانچہ جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ زندہ رہی ہیں حضرت علی ؓ نے کسی اور عورت سے شادی نہیں کی۔ آنحضرت کی وفات کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی اس کے بعد حضرت علی ؓ نے کئی عورتوں کیساتھ نکاح کیا۔ تو حلال وحرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شخصیت کو حاصل نہیں ہے۔

تو فرمایا کہ یہ جو تم چیزوں کو حلال وحرام کرتے ہو کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ یا تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ جو چیز رب تعالیٰ نے حلال کی دنیا کی کوئی طاقت اسکو حرام نہیں کرسکتی اور جس چیز کو رب تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے

www.besturdubooks.net

ساری دنیا اکٹھی ہو کر اس کو حلال نہیں کر سکتی وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کیا خیال ہے ان لوگوں کا جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن۔ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں، رب تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ اور مَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ کہتے ہیں۔ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ اور اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ یہ جو رب تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا کیا خیال ہے قیامت والے دن کیا ہوگا ایسے ہی چھوٹ جائیں گے باز پرس نہیں ہوگی۔ قاعدہ تو یہ ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ''اور جس کسی نے ایک ذرہ کے برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔'' اور ہر چیز کا باقاعدہ جواب دینا ہوگا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ بیشک اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے لوگوں پر کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں، اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، اس کے پیغمبروں کی توہین کرتے ہیں، انکار کرتے ہیں پھر بھی رب تعالیٰ ان کو رزق دیتا ہے، اولاد دیتا ہے کتنا بڑا مہربان ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن اکثر ان میں سے شکر ادا نہیں کرتے۔ رب تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا اِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِن ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۲﴾ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۴﴾

وَمَاتَكُونُ فِي شَأْنٍ اور نہیں ہوتے آپ کسی حال میں وَّمَاتَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہیں تلاوت کرتے اس حال میں قرآن سے وَّلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ اور نہیں عمل کرتے تم کوئی عمل اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا مگر ہم حاضر ہوتے ہیں تم پر اِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ جس وقت تم مشغول ہوتے ہو اس کام میں وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ اور نہیں غائب تیرے رب سے مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ ایک ذرہ برابر چیز بھی زمین میں وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ آسمان میں وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اور نہ اس ذرے سے کوئی چھوٹی چیز اور نہ بڑی اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ مگر وہ ایسی کتاب میں درج ہے جو واضح ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ خبردار! بیشک جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ولی وہ لوگ ہیں جو

www.besturdubooks.net

ایمان لائے اور وہ متقی ہیں لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ان کیلئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں وَفِي الْاٰخِرَةِ اور آخرت میں لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ نہیں ہے تبدیلی اللہ تعالیٰ کے کلمات میں ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہی ہے بڑی کامیابی۔

اللہ تعالیٰ کو حاضر ناضر سمجھنا بنیادی عقیدہ ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق جن بنیادی عقائد کا رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ جن کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا بھی بنیادی چیز ہے کہ رب تعالیٰ سب چیزوں کو جانتے ہیں ایک ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ اور نہیں ہوتے آپ محمد رسول اللہ ﷺ کسی حال میں وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہیں تلاوت کرتے اس حال میں قرآن سے۔ اس حال سے مراد یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تلاوت کرتے ہو، بیٹھ کر تلاوت کرتے ہو، لیٹ کر تلاوت کرتے ہو، چلتے پھرتے کرتے ہو، سب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔ آگے امتیوں کو خطاب ہے وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اور اے اُمتیو! نہیں عمل کرتے تم کوئی عمل اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا مگر ہم حاضر ہوتے ہیں تم پر یعنی اس عقیدے کو تم اچھی طرح ذہن میں رکھو کہ تم جو کچھ عمل کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے وہ دیکھ رہا ہے۔ شھود جمع ہے شاھد کی۔ شاہد کا معنی ہے حاضر۔ جو کام تم کرتے ہو اور جس کام میں تم مصروف ہو وہاں اللہ موجود ہے اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ جس وقت تم مشغول ہوتے ہو اس کام میں۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفت حاضر و ناظر میں کوئی شریک نہیں

www.besturdubooks.net

ہے۔آگے صفت علم کا ذکر ہے وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ اور نہیں غائب تیرے رب سے مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ ایک ذرہ برابر چیز بھی زمین میں وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ آسمان میں۔ وہ ذرہ چاہے زمین میں ہو یا آسمان میں ہو۔ذرہ سرخ رنگ کی چیونٹی کو بھی کہتے ہیں جو نظر نہیں آتی اور ہوا میں جو باریک ذرات ہیں ان پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔تو یہ عقیدہ رکھو کہ ہر جگہ حاضر و ناظر بھی صرف اللہ تعالیٰ ہے اور ذرے ذرے کا علم بھی رب تعالیٰ رکھتا ہے وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ اور نہ اس ذرے سے کوئی چھوٹی چیز اور نہ بڑی چیز ایسی ہے جو رب تعالیٰ کے علم سے خارج ہو إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ مگر وہ ایسی کتاب میں درج ہے جو واضح ہے۔کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے۔اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا پیدا کی ہے اس وقت سے لیکر دخول جنت و نار تک کی سب چیزیں لوح محفوظ میں درج ہیں۔دنیا کی پیدائش سے پہلے کی چیزیں اور مومن کافر کے جنت دوزخ میں داخل ہونے کے بعد ہمیشہ کی چیزوں کا علم صرف رب تعالیٰ کے پاس ہے۔کیونکہ لوح محفوظ ایک متعین چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ازلی اور ابدی ہے،جس کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ انتہا ہے اور لوح محفوظ اللہ تعالیٰ کے علم کے کروڑ در کروڑ کا کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے اور رب تعالیٰ کی اس صفت علم میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔لیکن دنیا میں غلط سے غلط عقیدہ رکھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔

احمد رضا خان کے غلط نظریات :

احمد رضا خان صاحب اپنی متعدد کتابوں میں لکھتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر دخول جنت والنار تک اور از شرق تا غرب از شمال تا جنوب از فرش تا عرش کوئی ذرہ اور کوئی قطرہ بھی نہیں جس کا علم آنحضرت ﷺ کو نہ ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔جب ان

www.besturdubooks.net

سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو شرک ہے رب تعالیٰ کیساتھ تو پھر کہتے ہیں کہ یہ سارا علم رب نے آپ کو دیا ہے یعنی شرک تب ہے کہ ذاتی علم مانا جائے۔ یہ تو رب تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی شریک نہیں :

یاد رکھنا! ان کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں نہ یہ سارا علم آپ ﷺ کو حاصل تھا اور نہ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کیا تھا۔ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۃ سورت توبہ ہے [بخاری، ص ۶۲۶، ج ۲] اس کے بعد صرف سورۃ نصر نازل ہوئی ہے۔ اس آخری سورت میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَاتَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ''اور بعض مدینے والے اڑ رہے ہیں نفاق پر اے محمد ﷺ آپ ان کو نہیں جانتے صرف ہم ہی ان کو جانتے ہیں۔'' یہ ارشاد اس امر پر واضح دلیل ہے کہ ان منافقوں کو جن کا نفاق حدِ کمال کو پہنچا ہوا تھا اور جو نفاق پر اڑے ہوئے اور بضد تھے ان کو بھی جنابِ نبی کریم ﷺ نہیں جانتے تھے۔ اگر آپ ﷺ کو علم غیب اور جمیع مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم ہوتا تو لامحالہ آپ ﷺ کو ان منافقوں کے حالات معلوم ہوتے اور اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا کہ آپ ﷺ ان کو نہیں جانتے فقط ہم ہی جانتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کونسی آیت نازل ہوئی ہے؟ جس میں اس بات کا ذکر ہو کہ ان منافقوں کا علم بھی آپ ﷺ کو دیا گیا ہے۔ اور سورۃ یٰسین میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ ''اور ہم نے اس (جناب نبی کریم ﷺ) کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ ان کے لائق بھی نہیں ہے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اشعار کی تعلیم دی ہی نہیں اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کی تعلیم نہیں دی اور کہاں سے حاصل ہوگئی؟ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان کے متعلق سورۃ مومن میں ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ

مِنۡهُمۡ مَنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ ''اور البتہ ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ان میں سے بعض کے احوال ہم نے آپ کو بتائے اور بعض کے احوال ہم نے آپ کو نہیں بتائے۔'' ان کا علم رب نے آپ ﷺ کو نہیں دیا تُبَّعٍ کا لفظ قرآن پاک میں دو دفعہ آیا ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں لَا اَدۡرِیۡ اَ تُبَّعٌ نَبِیٌّ اَمۡ لَا'' میں نہیں جانتا مجھے اس کا علم نہیں کہ تبع نبی تھے یا نبی نہیں تھے وَلَا اَدۡرِیۡ اَذِی الۡقَرۡنَیۡنِ نَبِیٌّ کَانَ اَمۡ لَا مجھے معلوم نہیں کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں۔'' یہ ابوداؤد وغیرہ کی روایت ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کے متعلق ذرے ذرے کے علم کا عقیدہ رکھنا صریحاً قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ یہ عقیدہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ ہر جگہ حاضر وناظر صرف رب تعالیٰ کی ذات ہے اور ذرے ذرے کا علم بھی صرف پروردگار کو ہے اور کسی کو نہیں ہے۔

اولیاء اللہ کی تعریف :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَلَا خبردار! اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ بیشک اللہ تعالیٰ کے جو ولی ہیں لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ نہ خوف ہوگا ان پر وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ آئندہ کیلئے کسی شے کا خدشہ ہو تو اس کو خوف کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مہربانی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو آئندہ پھر کوئی خطرہ نہیں ہوگا کہ ہمیں یہاں سے نکالا جائے گا یا ہم بیمار ہوں گے یا مر جائیں گے اور یہ کوٹھیاں ہم سے چھین لی جائیں گی۔ اور حزن کہتے ہیں گذشتہ کسی چیز پر غم کھانا۔ تو وہ اس بات کا غم نہیں کھائیں گے کہ کاش ہم دنیا میں نیکیاں کر لیتے کیونکہ الحمد للہ انہوں نے دنیا میں نیکیاں کیں تھیں۔ اب رہی یہ بات کہ ولی کہتے کسے ہیں؟ تو رب تعالیٰ نے بالکل مختصر دو جملوں میں ولی کی تعریف کی ہے۔ فرمایا اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ولی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔ تو ولی کیلئے پہلی شرط

www.besturdubooks.net

یہ ہے کہ وہ مومن ہو وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ اور وہ متقی ہیں۔ یہ دوسری شرط ہے۔ متقی اسے کہتے ہیں کہ جو کام کرنے والے ہوں انہیں چھوڑے نہ اور جو نہ کرنے کے ہوں ان کے قریب نہ جائے۔ یہ ہے ولی، یہ نہیں کہ جو کپڑے اتار کر ننگ دھڑنگ ہو کر پھرے اور کہے کہ میں ولی ہوں تو اس کو ولی مان لو۔ یا گھنگرو ٹل باندھ کر پھرے تو اس کو ولی مان لو بالکل نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایمان کے بغیر کوئی ولی نہیں ہو سکتا چاہے اس سے عجیب وغریب چیزیں ہی کیوں نہ صادر ہوں۔ دیکھو! دجال لعین کے ہاتھ سے بہت کچھ صادر ہوگا۔ مثلاً اشارہ کرے گا بادل اکٹھے ہو جائیں گے اور بارش برسنی شروع ہو جائے گی، پاؤں مارے گا زمین سے سونا نکل آئے گا، غریب آدمی اسے کہے گا کہ میں بھوکا مر گیا ہوں اشارہ کرے گا اس کے پاس اتنی دولت ہو جائے گی کہ وہ سنبھال نہیں سکے گا اور جو مومن دجال کا انکار کریگا اس کا سارا سامان دجال کے پیچھے چل پڑے گا مومن کا گھر اس طرح خالی اور صاف ہو جائے گا جیسے ہتھیلی ہوتی ہے۔ کرسیاں پلنگ وغیرہ سب دجال کے پیچھے چل پڑیں گے۔ مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک آدمی کے دو ٹکڑے کر کے ایک اِدھر پھینک دے گا اور ایک اُدھر پھینک کر درمیان سے گذر جائے گا پھر اسے زندہ کریگا۔ تو اس کو ولی سمجھا جائیگا؟ ہرگز نہیں! اسی لئے فقہاء کرام اور متکلمین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کے ہاتھ سے عجیب وغریب چیزیں ظاہر ہوں اس کو ولی نہ سمجھ لو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ مومن متقی ہے یا نہیں۔ اگر مومن متقی ہے اور پھر اس کے ہاتھ سے خلاف عادت چیزیں ظاہر ہوتی ہیں تو اس کی کرامت ہے اور اگر مومن متقی نہیں ہے اور اس سے عجیب وغریب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں تو استدراج ہے یعنی رب تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے۔ گویا ولایت سے کرامت کی طرف جانا نہ کہ استدراج سے ولایت کی طرف۔ کیونکہ اگر محض عجیب چیز کا صادر ہونا ولایت کی

www.besturdubooks.net

دلیل ہوتو پھر دجال لعین کو تو رئیس الاولیاء ماننا پڑے گا۔ بڑی عجیب وغریب چیزیں اس کے ہاتھ ظاہر ہونگی اور وہ خدا ہونے کا دعویٰ بھی کرے گا۔ چونکہ وہ مومن نہیں ہوگا اس لئے وہ ولی نہیں بلکہ دجال لعین ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے اپنی امت کو دجال کے متعلق آگاہ نہ کیا ہو مگر میں ایک بات کہتا ہوں لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ قَبْلِيْ جو میرے سے پہلے کسی نبی نے نہیں کہی وہ یہ کہ دجال اَعْوَرُ یعنی کانا ہوگا وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے۔ دیکھو! بڑی عجیب بات ہے کہ بڑی عجیب وغریب چیزیں اس سے ظاہر ہوں گی مگر اپنے کانے پن کو دور نہیں کر سکے گا گویا رب تعالیٰ نے اس کے دجال ہونے کی علامت بتلائی ہے کہ ایک آنکھ آگے کو ابھری ہوئی ہوگی بڑی بڑی لگے گی مگر وہ اس کو ٹھیک نہیں کر سکے گا۔ تو ولی کی تعریف یہ ہے کہ وہ مومن ہوتا ہے اور متقی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ان کیلئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ روایات میں آتا ہے کہ مومن صالح کی جب وفات ہوتی ہے تو فرشتے اس کے سامنے جنت میں اسکی کوٹھی کا نقشہ اس کے سامنے پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے یہاں پر جانا ہے تو اس کے دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ جلدی جاؤں اور کافر کے سامنے جہنم کا نقشہ پیش ہوتا ہے تو وہ زاری کرتا ہے اور کہتا ہے لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ [سورۃ منافقون] ''اے میرے پروردگار! کیوں نہیں تو نے مجھے مہلت دی تھوڑی سی مدت تک تاکہ میں صدقہ کرتا اور ہو جاتا نیکوں میں سے۔'' توبہ کر لیتا وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ''اور اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں موخر کرے گا کسی جان سے موت جب اس کا وعدہ آ گیا۔''

www.besturdubooks.net

وقت آنے کے بعد ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں گی اور اس وقت توبہ، ایمان کوئی شے قبول نہیں ہوگی۔ اور آخرت میں قبر میں بھی ایمان والوں کو فرشتے خوشخبری سنائیں گے اور میدان محشر میں بھی اور جنت میں بھی خوشخبریاں ہوں گی لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ نہیں ہے تبدیلی اللہ تعالیٰ کے کلمات میں۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہی بڑی کامیابی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بھی خوشخبری ملے، آخرت میں بھی خوشخبری ملے اور عذاب سے بچ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مقام میں پہنچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد عورت کو نصیب فرمائے۔ آمین

www.besturdubooks.net

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾ أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ سُبْحٰنَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ اور نہ غم میں ڈالے آپ کو ان کی بات اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا بیشک عزت اللہ تعالیٰ کیلئے ہے سب هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وہی سننے والا جاننے والا ہے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وہ مخلوق جو آسمانوں میں ہے اور وہ مخلوق جو زمینوں میں ہے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ جو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شریکوں کو اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور

نہیں ہیں وہ مگر اٹکل سے بات کرتے هُوَ الَّذِیْ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے
جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ جس نے بنائی تمہارے لئے رات لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ تم اس
میں آرام حاصل کرو وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور دن کو روشن بنایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
بیشک اس میں خدا کی قدرت کی دلیلیں ہیں لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ اس قوم کیلئے جو سنتی
ہے قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا کہا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ نے اولاد بنالی ہے
سُبْحٰنَهٗ اس کی ذات پاک ہے هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے پرواہ ہے لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اسی کیلئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے
زمینوں میں اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا نہیں ہے تمہارے پاس کوئی دلیل اس
کی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ کیا تم کہتے ہو اللہ تعالیٰ پر مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ چیز جو تم نہیں
جانتے قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بیشک وہ لوگ
جو افتراء باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا لَا يُفْلِحُوْنَ وہ فلاح نہیں پائیں گے
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا تھوڑا سا فائدہ ہے دنیا میں ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پھر ہماری طرف
ہی ہے ان کا لوٹنا ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ پھر ہم ان کو چکھائیں گے سخت
عذاب بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔

مشرکین کا انداز غیر مہذب تھا :

آنحضرت ﷺ کے مخالفین آپ ﷺ کے منہ پر بھی اور غائبانہ طور پر ایسی باتیں کرتے تھے جو شرافت کی حد سے خارج تھیں۔ مجنون کہتے، مسحور کہتے، جادوگر کہتے، کذاب کہتے، مفتری کہتے، غربت کے طعنے دیتے، جس سے طبعاً آپ ﷺ کو تکلیف ہوتی تھی اور

یہ تکلیف انسان کے مزاج کی بات ہے۔ ہماری تمہاری کیا حیثیت ہے مگر ہمیں بھی کوئی کہے کہ تم پاگل ہو، بڑے جھوٹے ہو، افتراء باندھتے ہو، بہتان تراش ہو تو تکلیف ہوگی۔ کسی مالدار سے بات کریں تو وہ کہے کہ تیرے پاس کونسی کوٹھی ہے جو مجھ سے بات کرتا ہے، کونسی دولت ہے تیرے پاس، تیری کیا پوزیشن ہے میرے ساتھ بات کرنے کی تو طبعاً تکلیف ہو گی۔ اسی طرح آپ ﷺ کو بھی ان کی باتوں سے تکلیف اور رنج ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ غم میں ڈالے آپ کو ان کی بات کہ مخالف کا کام ہے مخالفت کرنا آپ ﷺ ان کی باتوں سے غمگین نہ ہوں کیونکہ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا بیشک عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ اور سورۃ منافقون میں ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ "اور اللہ تعالیٰ کیلئے عزت ہے اور اس کے رسول کیلئے اور مومنوں کیلئے۔" عزت وہ ہے جو دل میں ہو، زبان سے انسان بہت کچھ کہہ جاتا ہے۔ کبھی گدھے کو بھی چچا کہہ دیتا ہے۔ اس میں ہمارے لئے سبق ہے کہ اگر مخالف تمہارے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے تو اس نے تو کرنا ہے تم اس کی پرواہ نہ کرو اور اپنا کام کرتے جاؤ۔ علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

"دشمن تند ہوا ہے اس کی مخالفت سے تم اور بلند ہو جاؤ گے۔" دشمن کی باتوں سے متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ذہن بنالو کہ باتیں ہوئی ہی نہیں ہیں۔ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وہی سننے والا جاننے والا ہے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے ہے وہ مخلوق جو آسمانوں میں ہے اور وہ مخلوق جو زمینوں میں ہے۔

www.besturdubooks.net

آسمانوں میں فرشتے ہیں اور زمین میں انسان ہیں، جنات ہیں اور رب تعالیٰ کی بے شمار مخلوق ہے سب رب تعالیٰ کی ملک ہے اور سب پر تصرف رب تعالیٰ کا ہے کسی اور کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ اور نہیں پیروی کرتے وہ لوگ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ جو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شریکوں کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھ کر فریادرس سمجھ کر۔ اپنے گمان میں وہ ان کو رب تعالیٰ کا شریک سمجھتے ہیں۔ حقیقت میں رب تعالیٰ کا شریک کون ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک لہٗ ہے۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہیں پیروی کرتے وہ مگر گمان کی۔ اپنے گمان سے انہوں نے خدا کے شریک بنائے ہوئے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں یہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے قطعاً شریک نہیں ہیں وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل سے بات کرتے۔ خرص کا لغوی معنٰی ہے درخت پر لگے ہوئے پھل کا اندازہ لگانا کہ یہ کتنا ہوگا اور یہ اندازہ کبھی صحیح ہوتا ہے اور کبھی غلط ہوتا ہے۔ تو یہ غیر اللہ کے بارے میں تخمینے سے باتیں کرتے ہیں کہ وہ خدا کے شریک ہیں حقیقت میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ ذات میں بھی وحدہ لاشریک لہ ہے اور صفات میں بھی وحدہ لاشریک لہ ہے اور افعال میں بھی وحدہ لاشریک لہ ہے هُوَ الَّذِیْ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ جس نے بنائی تمہارے لئے رات لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ تم اس میں آرام حاصل کرو۔ رات اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں نیند کا بھی ذکر فرمایا ہے وَالنَّوْمَ سُبَاتًا اگر مسلسل کسی کو نیند نہیں آتی تو وہ پاگل ہوجاتا ہے اَطِبّا لکھتے ہیں کہ نوجوان کیلئے سات گھنٹے نیند ہونی چاہئے چوبیس گھنٹوں میں اور بوڑھوں کیلئے تین چار گھنٹے بھی کافی ہیں۔ فرمایا وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم دن کی روشنی میں دین کے کام بھی کرو اور دنیا کے کام بھی

www.besturdubooks.net

کرو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ بیشک اس میں خدا کی قدرت کی دلیلیں ہیں۔رات اور طرح ہے دن اور طرح ہے، رات کے کام اور ہیں دن کے کام اور ہیں، سورج ہے، چاند ہے، یہ سب خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں لِقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ اس قوم کیلئے جو سنتی ہے اور مانتی ہے۔اور جس نے سننا ماننا نہیں ہے اس کیلئے کچھ بھی نہیں ہے وہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں۔عبرت حاصل کرنے والے ہی صحیح طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا کہا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ نے اولاد بنالی ہے اور سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۰ میں ہے وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ''اور کہا یہودیوں نے عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔'' پہلے تو عزیر علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنایا جب تھوڑا سا لوگوں کا ذہن بن گیا تو پھر دعویٰ کر دیا وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ [المائدہ :۱۸] ''اور کہا یہودیوں نے اور نصرانیوں نے کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔'' اور عرب اور غیر عرب میں جو جاہل قسم کے لوگ تھے وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔سورۃ النحل آیت نمبر ۵۶ میں ہے وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ الْبَنٰتِ ''اور ٹھہراتے ہیں یہ لوگ اللہ کیلئے بیٹیاں سُبْحٰنَہٗ پاک ہے اس کی ذات بیٹیوں سے بھی اور بیٹوں سے بھی۔'' ان کے دعوے سب جھوٹے ہیں۔یہ جاہل اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور خود ان کا اپنا حال یہ ہے کہ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُھُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْھُہٗ مُسْوَدًّا وَّھُوَ کَظِیْمٌ [آیت:۵۸] ''اور جب خوشخبری دی جائے ان میں سے کسی کو بیٹی کی تو ہو جاتا ہے اسکا چہرہ سیاہ اور وہ غم میں بھرا ہوا ہوتا ہے کہ میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے۔'' اپنے لئے تو لڑکیوں کو پسند نہیں کرتے اور رب تعالیٰ کی طرف لڑکیوں کی نسبت کرتے ہیں یہ ظالم۔

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ لڑکے لڑکیوں سے پاک ہے اگر اللہ تعالیٰ کیلئے اولاد مناسب ہوتی تو صرف لڑکے ہوتے اور ہوتے بھی بے شمار۔

بھٹیارے کا پادری کو لاجواب کرنا :

فانڈر پادری بڑا ذہین، طرار اور منہ پھٹ آدمی تھا۔ اس نے ایک دن دھلی کی شاہی مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی اس کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ مسجد کے قریب ایک کالے رنگ کا بھٹیارہ تھا لوگوں کو دانے بھون بھون کر دیتا تھا۔ وہ بھی تقریر سن رہا تھا لوگ اکٹھے ہو گئے لیکن کوئی اس کو جواب نہیں دے رہا تھا۔ بھٹیارا ہاتھ میں درانتی پکڑے ہوئے جس سے وہ دانے ریت ہلاتا تھا آ گیا اور کہنے لگا پادری صاحب مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے بیٹے ہیں؟ اس نے کہا ایک ہی بیٹا ہے یسوع مسیح علیہ السلام۔ بھٹیارے نے کہا مجھے دیکھ اور میری شکل اور قد کو دیکھ! میرے تو چودہ بیٹے ہوں اور اللہ تعالیٰ اتنا بڑا ہے اس کا صرف ایک ہی بیٹا ہے؟ کوئی عقل کی بات کر۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ بیٹا ہونا اگر کوئی کمال کی بات ہے تو پھر تو رب تعالیٰ میرے سے بھی پیچھے رہ گیا کہ میرے تو چودہ بیٹے ہیں اور رب تعالیٰ کا صرف ایک بیٹا ہے۔ ہر آدمی کی گفتگو کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے پادری لاجواب ہو گیا۔

تو اللہ تعالیٰ کی ذات بیٹوں بیٹیوں سے پاک ہے، بیوی سے پاک ہے، ہر اس عیب سے پاک ہے جو اس کی شان کے لائق نہیں ہے۔ سُبْحٰنَهٗ اس کی ذات پاک ہے هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے پرواہ ہے۔ بھائی انسان تو اولاد اس لئے مانگتا ہے کہ جب میں بوڑھا ہو جاؤں گا تو میری خدمت کرے گی رب تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے وہ تو بے پرواہ ہے اور خدمت کی نیت بھی عام لوگ کرتے ہیں جو بے سمجھ ہیں پھر ان کو نیتوں کا پھل بھی بہت کم

www.besturdubooks.net

ملتا ہے۔ پہلے زمانے کے لوگ بڑے صحیح العقیدہ اور خالص لوگ تھے اور اولاد کی دعا کرتے تھے تاکہ آنحضرت ﷺ کی امت بڑھے،آپ ﷺ کے امتیوں میں اضافہ ہو۔ خدمت بالتبع حاصل ہو جاتی تھی اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کو پھل لگا دیتا تھا اور ہماری نیتیں چونکہ خالص نہیں ہیں ہمارا ذہن یہ ہے کہ بچے پیدا ہونگے وہ کمائیں گے اور ہمیں کھلائیں گے۔ جب وہ کمانے کے قابل ہوتے ہیں تو ان کے ہاتھوں سے جوتے کھاتے ہیں اور خوب جی بھر کے کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ضرورتوں سے پاک ہے۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اسی کیلئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں۔ اس کے سوا کوئی مالک نہیں کسی کا کوئی دخل نہیں ہے اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اِنْ نافیہ ہے۔ معنی ہوگا نہیں ہے تمہارے پاس کوئی دلیل اس کی کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں یا مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں یا فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا [جن:۳] ''نہیں بنائی اس نے اپنے لئے کوئی بیوی اور نہ اولاد'' وہ ان سب چیزوں سے پاک ہے نہ اس کی ابتداء ہے نہ اس کی انتہاء ہے۔ اس کے سارے اوصاف وکمالات ذاتی ہیں۔ مخلوق کے جتنے اوصاف ہیں وہ رب تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے ہیں۔ جب اپنی شے ہی کوئی نہیں تو غرور کس چیز کا، تکبر کس چیز کا؟ اس لئے تکبر مخلوق کیلئے حرام ہے۔

حدیث قدسی ہے اَلْكِبْرُ رِدَائِيْ فرمایا تکبر میری چادر ہے، میری صفت ہے۔ مخلوق کی کوئی شے ذاتی نہیں ہے اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اللہ تعالیٰ پر وہ چیز جو تم نہیں جانتے قُلْ آپ کہہ دیں اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ بیشک وہ لوگ جو افتراء باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا لَا يُفْلِحُوْنَ وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ ان کو کبھی کامیابی نصیب نہیں ہوگی کتنے دن عیش کریں گے؟ اللہ تعالیٰ

www.besturdubooks.net

کی گرفت یقیناً آئے گی اس سے بچ نہیں سکتے مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا تھوڑا سا فائدہ ہے دنیا میں۔ دس دن کھالیں گے، سال کھالیں گے، دس سال، پچاس سال، سو سال کھالیں گے آخرت کی طویل زندگی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔

دنیوی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں :

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال زندگی عطا فرمائی۔ چالیس سال نبوت سے پہلے اور ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی اور طوفان نوح کے بعد کئی سو سال زندہ رہے تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا لوگ خبر گیری کیلئے آئے تو پوچھا حضرت آپ نے بڑی زندگی پائی ہے دنیا کو آپ نے کیسا پایا؟ فرمایا یوں سمجھو کہ دنیا ایک مکان ہے اس کے ایک دروازے سے داخل ہوا ہوں اور دوسرے سے نکل رہا ہوں۔ یعنی چودہ سو سال کی زندگی کو اس طرح تعبیر کیا۔ ہماری زندگیاں تو ان کے مقابلے میں کچھ نہیں ہیں مگر ہم دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ آخرت کو، قبر کو کچھ نہیں سمجھتے اسی دنیا کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ یاد رکھنا! یہ زندگی عارضی اور فانی ہے اور اس کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہربانی ہے۔ کوئی پتہ نہیں ہے کہ اب ہے چند منٹ بعد ہو گی کہ نہیں، صبح ہے شام ہے کہ نہیں اس مغالطے میں کبھی نہ آنا کہ ہم ابھی جوان ہیں بوڑھے ہو نگے تو مریں گے، تندرست ہیں بیمار ہوں گے تو مریں گے جوان بھی مرتے ہیں، تندرست بھی مرتے ہیں۔

یہ بات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہمارا دور حادثاتی دور ہے معلوم نہیں کہ کس وقت کیا ہونے والا ہے۔ اس حادثاتی دور میں جو شخص رات کو خیریت کیساتھ گھر واپس آجائے تو دو رکعت شکرانے کے پڑھے کہ پروردگار تیرا شکر ہے کہ میں بخیریت گھر واپس آگیا ہوں۔

www.besturdubooks.net

تو فرمایا کہ تھوڑا سا فائدہ اٹھالیں ثُمَّ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ پھر ہماری طرف ہی ہے ان سب کا لوٹنا ثُمَّ نُذِیۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِیۡدَ پھر ہم ان کو چکھائیں گے سخت عذاب۔ دیکھو! دنیا کی آگ میں پتھر، لوہا، تانبا پگھل جاتے ہیں اور دوزخ کی آگ اس سے انہتر گنا زیادہ تیز ہے۔ اگر بندے کو مارنا مقصود ہو تو اس آگ کا ایک شعلہ ہی کافی ہے لیکن مرجائے تو سزا کس کو ہوگی۔ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَلَا یَحۡیٰ نہ دوزخ میں مرے گا نہ جئے گا۔ مرے گا اس لئے نہیں کہ سزا کون بھگتے گا اور عذاب کی زندگی کوئی زندگی نہیں۔ خود اپنے لئے کہیں گے یٰلَیۡتَهَا کَانَتِ الۡقَاضِیَه [الحاقہ] کاش کہ یہ موت مجھے ختم ہی کر دیتی۔ کاش کہ ہم پر موت ہی آجائے اپنے لئے ہلاکت مانگیں گے مل جل کر مالک علیہ السلام جو جہنم کے انچارج ہیں ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے یٰمٰلِکُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّکَ [الزخرف ۷۷] ''اے مالک چاہئے کہ فیصلہ کردے ہم پر تمہارا پروردگار۔'' وہ ہمیں مار دے۔ وہ جواب دیں گے چلے جاؤ تمہارے پاس پیغمبر نہیں آئے تھے، کتابیں نہیں آئی تھیں وَمَا دُعَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ [رعد: ۱۵] ''اور نہیں پکار کافروں کی مگر گمراہی میں۔'' تو ان کی موت کی دعا بھی قبول نہیں ہوگی اور سخت عذاب میں رہیں گے بِمَا کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔ رب تعالیٰ کی توحید کا انکار کرتے تھے، پیغمبروں کی رسالت کا انکار کرتے تھے، حق کی باتوں کا انکار کرتے تھے، قیامت کا انکار کرتے تھے، رب تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے تھے، کفر پر ڈٹے ہوئے تھے اس لئے سخت سے سخت عذاب ان کو دیا جائے گا۔

www.besturdubooks.net

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي
الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اور اے پیغمبر آپ ان کو پڑھ کر سنائیں نَبَاَ نُوْحٍ خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے يٰقَوْمِ اے میری قوم اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ اگر گراں گذرتا ہے تم پر میرا کھڑا ہونا اور میرا نصیحت کرنا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کیساتھ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ تو میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہوں فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ پس تم جمع کرلو اپنا معاملہ وَشُرَكَآءَكُمْ اور اپنے شریکوں کو ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً پھر نہ ہو تمہارے معاملے میں تم پر کوئی اشتباہ ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ پھر فیصلہ کرلو میرے خلاف وَلَا تُنْظِرُوْنِ اور مجھے مہلت بھی نہ دو فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تم نے روگردانی کی فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ پس میں نہیں سوال کرتا تم سے کسی معاوضے کا اِنْ

www.besturdubooks.net

اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے وَ اُمِرْتُ اور مجھے حکم دیا گیا ہے اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ ہو جاؤں میں مسلمانوں میں سے فَکَذَّبُوْہُ پس جھٹلایا ان لوگوں نے نوح علیہ السلام کو فَنَجَّیْنٰہُ پس نجات دی ہم نے اس کو وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ اور ان کو جو ان کیساتھ تھے کشتی میں وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰٓئِفَ اور بنایا ہم نے انکو نائب وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور غرق کیا ہم نے ان لوگوں کو جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو فَانْظُرْ پس دیکھو کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو بھیجا اور آدم علیہ السلام کو ہی پیغمبر بنایا۔ تو آدم علیہ السلام پہلے انسان اور پہلے پیغمبر ہیں ان کی عمر ہزار سال تھی انہوں نے کئی نسلیں دیکھیں۔ اس دور میں اور گناہ تو تھے لیکن شرک وکفر نہیں تھا کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً عقیدے کے لحاظ سے لوگ ایک طرح کے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ایک ہزار سال بعد حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے۔ یہ پہلے پیغمبر ہیں جن کی قوم نے شرک کو ترویج دی ان کو اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال عمر عطا فرمائی۔ ساڑھے نو سو سال انہوں نے اپنی قوم کو تبلیغ کی۔

حق سے اگر کسی کو تکلیف ہوتی ہے تو ہوتی رہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ آنحضرت ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں وَاتْلُ عَلَیْھِمْ اور اے پیغمبر آپ ان کو پڑھ کر سنائیں نَبَاَ نُوْحٍ نوح علیہ السلام کی خبر اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ جب کہا انہوں نے اپنی قوم سے یٰقَوْمِ اے میری قوم اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ

مَّقَامِیْ اگر گراں اور بھاری گذرتا ہے تم پر میرا کھڑا ہونا تبلیغ کیلئے وَ تَذْكِيْرِىْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اور میرا نصیحت کرنا اللہ تعالیٰ کی آیات کیساتھ تمہاری طبائع پر ناگوار گزرتا ہے تو ہوا کرے میں تو اس سے باز نہیں آؤں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا وعظ نصیحت کرنا ان پر کتنا ناگوار تھا اس کا اندازہ آپ اس روایت سے لگائیں جو حافظ ابن کثیرؒ نے صحیح سند کیساتھ نقل فرمائی ہے کہ جب نوح علیہ السلام کے دور میں طوفان آیا تو ایک نوجوان لڑکی شادی شدہ جسکی عمر تقریباً بیس سال ہوگی ایک خوبصورت بچہ اٹھائے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام کے سامنے آئی۔ اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بیٹی اپنی جان پر بھی رحم کر وادر اپنے بچے پر بھی رحم کرو اور میرا کلمہ پڑھو تو کہنے لگی اگر تمہارے کلمے کیساتھ بچتی ہوں تو اس سے مر جانا بہتر ہے۔ اب اس ضد کا بھی کوئی علاج ہے؟ وہ بیٹھی اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ پانی آ گیا وہ بچے کو لے کر اٹھ کر کھڑی ہوگئی پانی تو اللہ تعالیٰ کا غضب تھا اور بلند ہوا تو بچے کو کندھے پر بیٹھا لیا کہ پانی شاید یہاں تک نہ پہنچے پانی کندھے پر سے بھی گذر گیا تو اپنے ہاتھوں پر بچے کو اٹھا لیا مگر پانی آناً فاناً اور بڑھا اور وہ بچے سمیت غرق ہوگئی لیکن حق کو قبول نہیں کیا۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا وعظ و نصیحت کیلئے کھڑا ہونا اگر تم پر گراں گزرتا ہے تو گذرے میں نے تو اللہ تعالیٰ کا دین بیان کرتا ہوں نہ اس میں کوتاہی کی ہے اور نہ کرنی ہے۔ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہوں تم میرے خلاف جو کر سکتے ہو کرلو فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ پس تم جمع کرلو اپنا معاملہ وَشُرَكَآءَكُمْ اور اپنے شریکوں کو بھی جن کو تم نے رب کا شریک بنایا ہوا ہے ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، ان کو بھی بلا لو۔

www.besturdubooks.net

ود، سواع وغیرہ کون تھے اور شرک کی ابتدا کیسے ہوئی :

اور میں اس بات کی وضاحت پہلے بھی کر چکا ہوں کہ ود حضرت ادریس علیہ السلام
کا لقب تھا اور باقی چاروں ان کے بیٹے اور صحابی تھے ۔ جس وقت یہ بزرگ دنیا سے
رخصت ہو گئے تو لوگ اداس اداس رہنے لگے ۔ ایک دن یہ لوگ اکٹھے بیٹھے تھے کہ ابلیس
لعین ان کے پاس آیا کہنے لگا کہ کیا بات ہے پریشان اور غمگین ہو ۔ لوگوں نے کہا کہ
پریشان اس لئے ہیں کہ ہمارے بزرگ تھے جن کے ذریعے ہمیں روحانی خوراک ملتی تھی
دنیا سے چلے گئے ہیں اب ہمیں وہ خوراک نہیں مل رہی ۔ کہنے لگا کہ تمہارا غمگین ہونا صحیح ہے
مگر اب کیا ہو سکتا ہے وہ تو واپس نہیں آئیں گے تم ان کے بت بنا کر بطور یادگار کے اپنے
پاس رکھ لو اور یہ سمجھو کہ گویا ہمارے اندر ہی موجود ہیں ۔ چونکہ وہ پختہ ذہن کے لوگ تھے ان
کو یہ تو نہ کہہ سکا کہ تم ان کی پوجا کرو، ان سے مرادیں مانگو، ان کو حاجت روا، مشکل کشا اور
فریاد رس سمجھو۔ البتہ شرک کی بنیاد رکھ دی جس وقت یہ پختہ ذہن کے لوگ ختم ہو گئے اور نئی
نسل آئی تو ابلیس نے ان کو کہا کہ تمہارے بڑے ان کی پوجا کرتے تھے اس پر ساری قوم
اکٹھی ہو گئی اور ان کی پوجا شروع کر دی ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال
ان پر صرف کیے مگر وہ لوگ اپنی ضد سے باز نہ آئے الٹا نوح علیہ السلام کو قتل کی دھمکیاں
دیتے تھے اور ان کو پتھر مارتے تھے ۔ جب نوح علیہ السلام مجلس میں داخل ہوتے تھے تو
کہتے تھے پاگل آ گیا ہے ۔ پاگل پاگل کہہ کر دھکے مارتے تھے قتل رجم کرنے کی دھمکیاں
دیتے تھے ۔ فرمایا سن لو! میرا بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے تم اپنی تدبیر کر لو اور اپنے
شریکوں کو بھی بلا لو ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً پھر نہ ہو تمہارے معاملے میں تم پر
کوئی اشتباہ ثُمَّ اقْضُوٓا إِلَيَّ پھر فیصلہ کر لو میرے خلاف تم بھی اور تمہارے الٰہ بھی

www.besturdubooks.net

وَلَا تُنْظِرُوْنِ اور تم مجھے مہلت بھی نہ دو میرا جو کچھ تم کر سکتے ہو کرلو فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر تم نے روگردانی کی حق سے، توحید سے، قیامت سے، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی رسالت سے فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ پس میں نہیں سوال کرتا تم سے کسی معاوضے کا کہ تمہیں یہ خیال ہو کہ میں وعظ تبلیغ کا تم سے معاوضہ مانگوں گا ہرگز نہیں اور جتنے بھی پیغمبر دنیا میں تشریف لائے سب نے یہی کہا کہ ہم تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے وہ خود دے گا وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہو جاؤں میں مسلمانوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہو جاؤں فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا ان لوگوں نے نوح علیہ السلام کو۔ صاف لفظوں میں کہا کہ تم جھوٹے ہو شریر ہو تیری وجہ سے قوم میں اختلاف پیدا ہوا ہے ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔ سورت ہود میں بات تفصیل سے آئے گی کہ نوح علیہ السلام نے پانچ سو فٹ لمبی تیس فٹ چوڑی اور پچاس فٹ اونچی کشتی بنائی اس میں انہوں نے طبقے بنائے ایک طبقے میں انسان تھے، ایک میں حیوانات تھے، ایک میں ضرورت کا سامان تھا تقریباً چھ ماہ ستر دن وہ کشتی میں رہے جب قوم غرق ہوگئی وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر آکر بیٹھ گئی جس کو آجکل کے جغرافیہ میں ارارات کہتے ہیں۔ عراق کے ملک میں صوبہ موصل میں یہ پہاڑ ہے جس کی بلندی اٹھارہ ہزار فٹ ہے فَنَجَّيْنٰهُ پس ہم نے نجات دی نوح علیہ السلام کو وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور ان کو جو ان کیساتھ تھے کشتی میں وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ اور بنایا ہم نے انکو نائب تمام لوگوں کی تباہی کے بعد۔ جب زمین سے پانی خشک ہوا تو یہی لوگ زمین میں خلیفہ ہوئے وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ہم نے غرق کیا ان لوگوں کو جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو۔ مکے والوں کو یہ واقعہ سناؤ کہ پیغمبروں کی تکذیب کرنے

www.besturdubooks.net

والوں کا یہ حشر ہوتا ہے یہی حال تمہارا بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور میں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے پھر دنیا نے دیکھا کہ بدر کے موقع پر ان کی وہ گت بنی کہ بڑے حیران ہوئے کہ ہمارے ساتھ ہوا کیا ہے **فَانْظُرْ** پس دیکھو اے مخاطب **كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ** کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا۔ آج کے نافرمانوں کا بھی وہی انجام ہوگا جو ان کا ہوا۔

www.besturdubooks.net

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ ؕ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ یُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجے ہم نے مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اس کے بعد کئی رسول اِلٰى قَوْمِهِمْ ان کی قوم کی طرف فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ پس وہ آئے ان کے پاس کھلے دلائل لیکر فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا پس نہیں تھے وہ لوگ کہ ایمان لاتے بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اس چیز پر جس کو پہلے جھٹلا چکے تھے كَذٰلِكَ نَطْبَعُ اسی

طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ تجاوز کرنے والوں کے دلوں
پر ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ پھر بھیجا ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور
ہارون علیہما السلام کو اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
بِاٰيٰتِنَا اپنی نشانیاں دے کر فَاسْتَكْبَرُوْا پس انہوں نے تکبر کیا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ اور تھی وہ مجرم قوم فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا پس جب آیا ان
کے پاس حق ہماری طرف سے قَالُوْٓا کہنے لگے اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ بیشک یہ
البتہ کھلا جادو ہے قَالَ مُوْسٰٓى فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ کیا
کہتے ہو حق کے بارے میں لَمَّا جَآءَكُمْ جب وہ حق تمہارے پاس آیا
اَسِحْرٌ هٰذَا کیا یہ جادو ہے وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ حالانکہ نہیں فلاح پاتے
جادوگر قَالُوْٓا کہنے لگے اَجِئْتَنَا کیا تو آیا ہے ہمارے پاس لِتَلْفِتَنَا تاکہ تو ہمیں
پھیر دے عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اس چیز سے جس پر پایا ہے ہم نے اپنے
باپ دادا کو وَتَكُوْنَ لَكُمَا اور ہو جائے تم دونوں کیلئے الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ
سرداری زمین میں وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہیں ہیں ہم تم دونوں پر ایمان
لانے والے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ لاؤ
میرے پاس ہر جادوگر فن کو جاننے والا فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پس جب آئے
جادوگر قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى کہا ان کو موسیٰ علیہ السلام نے اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ
مُّلْقُوْنَ ڈالو تم وہ چیز جو ڈالنا چاہتے ہو فَلَمَّآ اَلْقَوْا پس جب انہوں نے ڈالا قَالَ

www.besturdubooks.net

مُوْسٰی فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ جو کچھ تم لائے ہو یہ جادو اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بیشک اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو باطل کر دے گا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ بیشک اللہ تعالیٰ درست نہیں کرتا فسادیوں کے عمل کو وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ اور ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حق کو بِكَلِمٰتِهٖ فیصلوں کے ساتھ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور اگر چہ ناپسند کریں مجرم۔

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر فرمایا اور نوح علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سارے پیغمبر بھیجے اس کا ذکر ہے۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا پھر بھیجے ہم نے ان کے بعد کئی رسول اِلٰى قَوْمِهِمْ ان کی قوم کی طرف فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ پس وہ آئے ان کے پاس کھلے دلائل لیکر فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا پس نہیں تھے وہ لوگ کہ ایمان لاتے بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اس چیز پر جس کو پہلے جھٹلا چکے تھے كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ اسی طرح ہم مہر لگا دیتے ہیں تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد بے شمار پیغمبر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کو دلائل اور معجزات دے کر بھیجا لیکن لوگ بڑے ضدی تھے ایمان لانے کیلئے تیار نہیں ہوئے جب وہ ضد پر اڑ گئے۔ پہلے جھٹلا دیا پھر مانے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں کہ وہ حد سے تجاوز کر گئے تھے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ پھر بھیجا ہم نے ان کے بعد موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو۔ یہ دونوں بھائی تھے۔ حضرت ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے تھے۔ قرآن پاک میں دونوں کے واقعات بڑی وضاحت کیساتھ بیان ہوئے ہیں ان کو کدھر بھیجا؟ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف یعنی اس کی جماعت کی طرف۔

www.besturdubooks.net

فرعون مصر کے بادشاہ کا نام ہوتا تھا بہت سارے فراعنہ گزرے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جو فرعون تھا اس کا لقب مصعب بن ریان تھا۔ یہ بڑا چالاک، ہوشیار اور شاطر تھا جیسے آج کل کے اپنے لیڈر ہیں۔ بِـاٰیٰتِنَا اپنی نشانیاں دے کر بھیجا، نو نشانیوں کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ ایک موسیٰ علیہ السلام کا عصا مبارک تھا جو اژدھا بن جاتا تھا۔

دوسری یہ کہ ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالتے تو سورج کی طرح روشن ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر مکڑیاں مسلط فرمائیں، مینڈک مسلط کیے، ان کا کھانا خون بن جاتا تھا بڑا کچھ ہوا مگر فَاسْتَكْبَرُوْا پس انہوں نے تکبر کیا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ اور تھی وہ قوم مجرم۔ اللہ تعالیٰ کے دو پیغمبروں نے پورا زور لگایا لیکن انہوں نے حق کو قبول نہیں کیا فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا پس جب آیا ان کے پاس حق ہماری طرف سے قَالُوْٓا کہنے لگے اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ بیشک البتہ یہ کھلا جادو ہے کہ لاٹھی اژدھا بن جاتی ہے، ہاتھ چمکنے لگ جاتا ہے یہ تو ہم بھی کر سکتے ہیں قَالَ مُوْسٰى فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ کیا کہتے ہو حق کے بارے میں جب وہ حق تمہارے پاس آیا اَسِحْرٌ هٰذَا کیا یہ جادو ہے؟ پھر سن لو وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ حالانکہ نہیں فلاح پاتے جادوگر۔ جادوگروں کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی چنانچہ اسی طرح ہوا کہ جب جادوگروں کیساتھ مقابلہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ عطا فرمایا اور سارے جادوگر شکست کھا گئے۔ فرعون اور اس کے وزیر اعظم ہامان اور اس کے دست راست قارون نے کہا موسیٰ علیہ السلام کو کہ تو ہمیں ہمارے باپ دادا کے راستے سے پھیرنا چاہتا ہے۔ قارون موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی چچا کا بیٹا تھا نام اس کا منور تھا۔ نسب اس کا اس طرح تھا منور بن یسر بن قحر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا نسب اس طرح ہے موسیٰ بن عمران

www.besturdubooks.net

بن قحر بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام ۔ تو قارون یعقوب علیہ السلام کا پڑپوتا ہے پڑا
پڑھا لکھا اور اونچے خاندان سے تعلق رکھتا تھا مگر مال نے اس کو غرور میں مبتلا کر دیا تھا۔

رزق کی زیادتی سے لوگ سرکشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ [شوریٰ : ۲۷] ''اور اگر اللہ تعالیٰ رزق عام کر دے اپنے بندوں کا تو البتہ وہ سرکشی کریں زمین میں اور یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ بعض لوگ جب غریب تھے تو نمازی بھی تھے اور روزے بھی رکھتے تھے درس بھی سنتے تھے۔ اب بیرون ملک جانے سے روپے آ گئے ہیں تو کبھی جمعہ میں ان کی شکلیں نظر آتی ہیں اس کے علاوہ نظر ہی نہیں آتے۔ بھائی ایسے مال کا کیا کرو گے، کتنا عرصہ کتنے دن کھالو گے؟ یہ آخرت میں تو کام نہیں آئے گا اگر دین کے مطابق زندگی بسر نہیں کرو گے۔ تو فرعون، اس کے وزیر اعظم ہامان اور اس کے دست راست قارون نے کہا قَالُوْٓا کہا انہوں نے اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا کیا تو آیا ہے ہمارے پاس تا کہ تو ہمیں پھیر دے اس چیز سے جس پر ہم نے پایا ہے اپنے باپ دادا کو کہ ہمارے باپ دادا تو کئی خداؤں کے قائل تھے تیری بات مان کر سب کو چھوڑ دیں اور صرف ایک خدا کے قائل ہو جائیں کیونکہ موسیٰ نے ان کو فرمایا کہ عبادت صرف ایک رب کی ہو گی اور دنیا میں جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے ہیں سب کی پہلی پکار یہی ہوتی تھی یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ [ہود : ۵۰] ''اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود'' کوئی مسجود نہیں ہے، کوئی حاجت روا نہیں ہے اور فریاد رس نہیں ہے، نذر و نیاز کے لائق کوئی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات کے بغیر دستگیر کوئی نہیں ہے اور یہی بات سننا مشرکوں کیلئے بڑی مشکل اور کڑوی تھی۔

www.besturdubooks.net

چنانچہ سورۃ صٰفّٰت آیت نمبر ۳۵ میں ہے اِنَّھُمْ اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَـکْبِرُوْنَ ''بیشک وہ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو وہ تکبر کرتے تھے'' اور اچھلتے کودتے تھے اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا اِنَّ ھٰـذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ [سورۃ ص:۵] ''کیا کر دیا ہے اس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بیشک یہ عجیب چیز ہے۔'' کہ ایک خدا سارا نظام چلاتا ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام کو انہوں نے کہا تو ہمیں ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وَتَکُوْنَ لَکُمَا الْکِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِ اور ہو جائے تم دونوں کیلئے سرداری زمین میں۔ ہمیں باپ دادا کے دین سے پھیر کر مصر کی زمین میں تم دونوں اپنا اقتدار چاہتے ہو۔ لہٰذا صاف طور پر سن لو وَمَا نَحْنُ لَکُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ اور نہیں ہیں ہم تم دونوں پر ایمان لانے والے۔ کتنا کھرا جواب ہے جو فرعون، ہامان، قارون اور ان کی جماعت نے دیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالا اور وہ اژدھا بن گیا لوگ اس کو دیکھ کر گھبرائے اور فکر کرنے لگے اس اثر کو زائل کرنے کیلئے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ اور کہا فرعون نے لاؤ میرے پاس بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ہر جادوگر فن کو جاننے والا ماہر۔ اگر اس نے سانپ نکالا ہے تو ہم بھی سانپ نکالیں گے چنانچہ جادوگر آئے اور وہ کتنے تھے؟ تفسیروں میں مختلف روایات ہیں ۸۰ ہزار اور ۷۲ ہزار اور کم اور زیادہ کا بھی ذکر آتا ہے پھر دور دراز سے آئے تھے کسی کیساتھ دو خادم تھے کسی کیساتھ چار خادم تھے کسی کے پاس چار سواریاں ہیں کسی کے پاس دس سواریاں ہیں عجیب قسم کا منظر تھا۔

باطل لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں :

جادوگروں نے آپس میں کہا کہ پہلے اس سے تسلیم کرالو کہ ہمیں معاوضہ ملے گا کہ

www.besturdubooks.net

نہیں قَالُوْا یٰفِرْعَوْنَ ''انہوں نے کہا اے فرعون! اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ کیا بیشک ہمارے لئے اجر ہوگا اگر ہم غالب آئے۔'' یا صرف بیگار لے گا اور کوئی معاوضہ نہیں دیگا۔ چنانچہ جادوگروں کا ایک نمائندہ وفد فرعون کے پاس گیا اور کہا کہ ہمیں کوئی معاوضہ بھی ملے گا یا نہیں۔ ہم دوردراز سے خرچہ کر کے آئے ہیں۔ فرعون نے کہا نَعَمْ وَاِنَّکُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ [شعراء:۴۲] ''ہاں یقیناً تم اس وقت البتہ مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔'' تمہیں معاوضہ بھی ملے گا اور سرکاری خطابات بھی ملیں گے۔ مصر کا ملک تھا قاہرہ کا علاقہ تھا عید کے دن کا چاشت کا وقت تھا عید کے موقع پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ وسیع میدان بھرا ہوا تھا فرعون، ہامان، قارون اور ان کے سردار کرسیاں لگا کر بیٹھے ہوئے تھے ،فوج اور پولیس والے بھی تھے عوام خواص مرد عورتیں بچے بوڑھے سب موجود تھے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ پس جب آئے جادوگر سَحَرَۃٌ سَاحِرٌ کی جمع ہے قَالَ لَھُمْ مُّوْسٰی کہا ان کو موسیٰ علیہ السلام نے اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ڈالو تم وہ چیز جو تم ڈالنا چاہتے ہو فَلَمَّآ اَلْقَوْا پس جب انہوں نے ڈالا۔ کیا ڈالا؟ اس کا ذکر یہاں نہیں ہے لیکن سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۶۶ میں ہے فَاِذَا حِبَالُھُمْ وَعِصِیُّھُمْ ''اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں۔'' ہر جادوگر نے ایک لاٹھی اور ایک رسی ڈالی وہ سانپ بن گئیں۔ لوگوں نے نعرے مارنے شروع کر دیے فرعون زندہ باد فرعون زندہ باد عجیب قسم کا منظر تھا فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاہُ فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ [آیت ۴۵] ''پھر ڈالا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی کو پس اچانک وہ نگلتی تھی اس چیز کو جو ان لوگوں نے بنایا تھا۔'' وہ ایک لاکھ چوہتر ہزار کے قریب جو سانپ تھے موسیٰ علیہ السلام کا اژدھا وہ سب نگل گیا موسیٰ علیہ السلام نے اژدھا پر ہاتھ رکھا وہ دوبارہ لاٹھی بن گئی۔ جادوگر جو فن کے ماہر تھے سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے۔ کیونکہ

www.besturdubooks.net

جادو سے شے کی حقیقت نہیں بدلتی ان کے عصا کی حقیقت بدل گئی ہے وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ [شعراء:۴۶] پس گر پڑے جادوگر سجدے میں قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہنے لگے ہم ایمان لائے ہیں رب العالمین پر رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وہی جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے۔ [الاعراف:۱۲۲] فرعون ان کے پیچھے پڑ گیا قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کیا تم اس پر ایمان لائے ہو پہلے اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا کس کی اجازت سے تم نے ایمان قبول کیا؟ بلایا تمہیں میں نے تھا ایمان اس پر لے آئے ہو۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ [شعراء:۴۹،۵۰] میں کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں الٹے اور لٹکاؤں گا تم سب کو سولی پر قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ [آیت ۵۰] وہ کہنے لگے کوئی ڈر نہیں ہے بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔'' تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں ہے کہ ستر آدمیوں کو اس نے سولی پر لٹکایا بھاگا کوئی بھی نہیں باقی اپنے نمبر کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ فرعون نے سمجھا کہ یہ تو ڈرتے نہیں اور ایمان چھوڑنے کیلئے کوئی تیار نہیں ہے اور اس میں میری بدنامی ہوگی۔ یہ کہہ کر بات کو ٹال گیا کہ آج اتنے ہی کافی ہیں باقیوں کو پھر سولی پر لٹکاؤں گا۔ قَالَ موسٰى موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ جو کچھ تم لائے ہو یہ جادو اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بیشک اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو باطل کر دے گا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالا وہ سب کو نگل گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ بیشک اللہ تعالیٰ درست نہیں کرتا فسادیوں کے عمل کو وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فیصلوں کے ساتھ۔ چنانچہ اس میدان میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ عطا کیا اور سارے جادوگر شکست کھا گئے وَلَوْ كَرِهَ

www.besturdubooks.net

الْمُجْرِمُوْنَ اور اگرچہ ناپسند کریں مجرم۔ مگر اللہ تعالیٰ حق کو ثابت کرتا ہے اور باطل کو مٹاتا ہے۔ یہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا قصہ ہے باقی اس کا نتیجہ آئے گا۔

۞۞۞

www.besturdubooks.net

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰى پس نہیں ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ مگر کچھ نوجوان ان کی قوم میں سے عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ ڈرتے ہوئے فرعون اور اس کی جماعت سے اَنْ يَّفْتِنَهُمْ کہ وہ ان کو فتنے میں مبتلا کردے گا وَاِنَّ فِرْعَوْنَ اور بیشک فرعون لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ سرکشی کرنے والا تھا زمین میں وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور بیشک وہ حد سے گذرنے والا تھا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اور فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اے میری قوم اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ پر فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا پس اس پر بھروسہ کرو اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اگر ہو تم مسلمان فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا پس کہا انہوں نے

www.besturdubooks.net

ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً اے ہمارے پروردگار نہ بنا ہمیں آزمائش لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ظالم قوم کیلئے وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ اور نجات دے ہمیں اپنی رحمت کیساتھ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کافر قوم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کی طرف اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا کہ بناؤ تم دونوں اپنی قوم کیلئے مصر کے اندر گھر وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً اور بناؤ اپنے گھروں کو مسجد وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو نماز وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دو ایمان والوں کو۔

گذشتہ درس میں تم نے یہ بات سنی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرعون، ہامان اور اس کی جماعت کو تبلیغ کی تو فرعون نے نشانی مانگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک زمین پر ڈالا تو وہ اژدھا بن گیا فرعون اپنے بلند تخت پر کرسی کے اوپر تاج شاہی پہن کر وزیروں اور مشیروں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اژدھا دیکھ کر بدحواس ہو کر ایسے گرا کہ نیچے فرعون اور اوپر کرسی۔ بجائے ماننے کے ضد پر آ گیا اور کہنے لگا کہ ہم بھی مقابلہ کریں گے۔ بھلا اس ضد کا بھی دنیا میں کوئی علاج ہے؟ کہنے لگا وقت مقرر کرو قریب ہی عید کا دن تھا موسیٰ علیہ السلام نے عید کا دن اور چاشت کا وقت مقرر کیا۔ فرعون نے ہزاروں کی تعداد میں جادوگر بلائے اور ان کیساتھ معاوضہ بھی طے کیا اور سرکاری خطاب کا بھی وعدہ کیا۔ ۷۲ ہزار بھی تعداد لکھی ہے اور اس سے کم و بیش کا بھی ذکر آتا ہے۔ اگر ۷۲ ہزار بھی تعداد ہو تو ایک ایک نے دو دو سانپ نکالے تھے تو اس طرح ایک لاکھ چوالیس ہزار تعداد بنتی ہے۔ فرعونیوں نے دیکھا تو نعرے پر نعرے لگانے شروع کر دیئے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی ڈالی تو اس نے اژدھا بن کر سب کو نگل لیا پھر ہاتھ رکھا تو لاٹھی بن

www.besturdubooks.net

گئی۔ جادوگر اپنے فن کے ماہر تھے وہ سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے، مسلمان ہو گئے۔ فرعون غصے میں آ گیا اور ستر آدمیوں کو سولی پر لٹکایا اور باقیوں کو دھمکی دیکر چھوڑ دیا کہ تمہارے ساتھ پھر نمٹ لوں گا۔ لوگ دور دراز سے آئے تھے اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے۔

فرعون کے خوف کی وجہ سے بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى پس نہیں ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ مگر کچھ نوجوان ان کی قوم میں سے۔ ذریت کا معنی بچے نوجوان اور نو عمر ہے۔ وہ نوجوان بنی اسرائیل میں سے تھے جو ایمان لائے عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ ڈرتے ہوئے فرعون اور انکی جماعت سے۔ مَلَا۟ئِهِمْ سے ان کے وڈیرے مراد ہیں۔ تو وہ وڈیروں سے بھی ڈرتے تھے کہ ہم ایمان لائیں گے تو وہ ہمیں ماریں گے کیونکہ وہ بھی بڑے ظالم تھے فرعون کی طرح اور خوف کس بات کا تھا اَنْ يَّفْتِنَهُمْ کہ وہ ان کو فتنے میں مبتلا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان نوجوانوں کا خوف بلا وجہ نہیں تھا اس لئے کہ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ اور بیشک فرعون سرکشی کرنے والا تھا زمین میں وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور بیشک وہ حد سے گذرنے والا تھا۔ اس لئے ان نوجوانوں کا خوف بے جا نہ تھا اور عالم اسباب میں خوف والی چیزوں سے خوف کرنا ایمان کے خلاف نہیں ہے۔ خود موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ دیکھ لو۔ مدین سے واپس آتے ہوئے جب طویٰ کے مقام پر پہنچے رات کا وقت تھا عناب کے ایک درخت سے اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی ظاہر ہو رہی تھی۔ دور سے آگ کے شعلے نظر آتے تھے یہ آگ لینے کیلئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّىْ اَنَا رَبُّكَ "بیشک میں تیرا پروردگار ہوں وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ [طٰہٰ:۴۱] میں نے تجھے اپنی ذات کیلئے چن لیا ہے۔" میں نے تجھے نبوت اور رسالت عطا کی ہے۔ موسیٰ علیہ

السلام نے عرض کی اے پروردگار! میری زبان میں تھوڑی سی لکنت ہے وَاَخِیْ ھٰرُوْنُ ھُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا ''اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زبان میں زیادہ فصیح ہے فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً پس اس کو بھیج دے میرے ساتھ بطور معاون کے [قصص: ۳۴] قَالَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی [طٰہٰ: ۳۶] تحقیق دیا گیا تجھ کو تیرا سوال اے موسیٰ۔'' ہم نے تیرا سوال قبول کرلیا تجھے بھی نبوت دی اور تیرے بھائی کو بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی ''اور کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ قَالَ ھِیَ عَصَایَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے یہ میری لاٹھی ہے اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ اور پتے جھاڑتا ہوں بکریوں پر وَلِیَ فِیْھَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی اور میرے لئے اس میں دوسرے فائدے بھی ہیں قَالَ اَلْقِھَا یٰمُوْسٰی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لاٹھی کو نیچے ڈال دو فَاَلْقٰھَا فَاِذَا ھِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی [طٰہٰ: ۲۰] پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ڈالا پس اچانک وہ ہوگیا ایک سانپ دوڑتا ہوا۔'' اور سورت قصص میں ہے فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ''اور جب دیکھا اس کو تو وہ حرکت کر رہی تھی گویا کہ وہ سانپ ہے، پشت پھیری موسیٰ علیہ السلام نے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔''

طبعی خوف ایمان کیخلاف نہیں :

تو یہ سانپ سے خوف کرنا ایمان کے خلاف نہیں۔ حالانکہ نبی کا ایمان تو پہاڑوں سے بھی وزنی ہوتا ہے اور نبی نبوت سے پہلے بھی مومن ہوتا ہے اور اب تو نبوت بھی مل چکی ہے لیکن سانپ کو دیکھ کر پشت پھیری اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خُذْھَا وَلَا تَخَفْ ''اے موسیٰ علیہ السلام اس کو پکڑ لیں اور خوف نہ کریں سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا

www.besturdubooks.net

الْاُوْلٰی [طٰہٰ:۲۱] ہم اس کو پلٹ دیں گے اس کی پہلی حالت پر۔'' تو طبعاً شیر کتے سے ڈرنا، سانپ بچھو سے ڈرنا، چور اور دہشت گرد سے ڈرنے سے ایمان پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ تو وہ نوجوان جو فرعون سے ڈرے اور اس کی جماعت سے ڈرے تو اس سے ان کے ایمان پر کوئی زد نہیں آئی کیونکہ ان چیزوں کا ڈر طبعی اور فطری چیز ہے۔ وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے یٰقَوْمِ اے میری قوم اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا پس اسی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرو۔ توکل کا معنی ہے ظاہری اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اگر ہو تم مسلمان۔ تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو وہ مسبب الاسباب خود اسباب پیدا کر دے گا فَقَالُوْا پس کہا ان نوجوانوں نے جو تھوڑی دیر پہلے مسلمان ہوئے تھے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کیا ہے اور ساتھ ہی دعا کی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار ہمارے! نہ بنا ہمیں آزمائش ظالم قوم کیلئے۔ اس کی ایک تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں ظالموں کیلئے تختۂ مشق نہ بنا کہ وہ ہم پر ظلم ڈھاتے رہیں یعنی ہمیں ان کے ظلم سے بچا اور مفسرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ دوسری تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمیں اتنا کمزور نہ بنا کہ وہ ہماری کمزوری کو دیکھ کر کہیں کہ یہ اگر حق پر ہوتے تو اتنے کمزور نہ ہوتے ان کیساتھ رب نہیں ہے۔ اور اُن کے دل بڑھ جائیں اور ہمارے ساتھ زیادتیاں کرنے لگ جائیں وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور نجات دے ہمیں اپنی رحمت کیساتھ کافر قوم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ علیہ السلام اور اس کے بھائی کی طرف۔

www.besturdubooks.net

موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سخت تھی :

موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم پر صرف دو نمازیں فرض تھیں اور ان کو حکم تھا کہ نمازیں مسجد میں پڑھنی ہیں مسجد سے باہر ان کی نماز نہیں ہوتی تھی اور ان کو تیمم کی اجازت اور سہولت نہیں تھی۔ وضو کر کے اور غسل کر کے نماز پڑھنی ہوتی تھی اور اگر ان کے کپڑوں پر گندگی لگ جاتی تو دھونے سے پاک نہیں ہوتے تھے بلکہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹنا ہوتا تھا سات دفعہ دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتے تھے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے۔ کتنی مشقت کی بات تھی کیونکہ کبھی آدمی چھوٹے بچے کو اٹھاتا ہے وہ ناسمجھی کیوجہ سے پیشاب پاخانہ کر دیتے ہیں، کبھی زخم سے خون نکل آتا ہے، کبھی پھوڑا پھنسی بہہ پڑتا ہے، کبھی نکسیر پھوٹ جاتی ہے۔ تو جگہ کاٹنے کا حکم تھا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی برکت سے ہمیں سہولتیں عطا فرمائی ہیں کہ گندگی دھونے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور ساری زمین ہمارے لئے مسجد ہے۔ مسجد سے باہر بھی نماز ہو جاتی ہے ہاں اتنی بات ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِد دار قطنی کی روایت ہے کہ جو لوگ مسجد کے قریب رہتے ہیں وہ بلا کسی عذر کے بلا جماعت نماز پڑھیں تو انکی نماز نہیں ہوگی۔ ہاں اگر شرعی عذر ہے تو الگ بات ہے۔ مثلاً بیمار ہے یا گھٹنے اور پاؤں سے رہ گیا ہے یا سویا رہا اور وقت نکل گیا یا سفر میں ہے تو پھر گنجائش ہے مسجد سے باہر بھی نماز ہو جائے گی۔ لیکن بنی اسرائیلوں کیلئے پابندی تھی کہ نماز مسجد میں پڑھنی ہے مسجد سے باہر نماز نہیں ہوگی جس وقت فرعونیوں کے جذبات زیادہ ابھرے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی طرف وحی بھیجی اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا کہ بناؤ تم دونوں اپنی قوم کیلئے مصر کے اندر گھر اور گھروں میں رہو۔ کیونکہ ان کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں

www.besturdubooks.net

چلو پھرو گے تو وہ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً اور بناؤ اپنے گھروں کو مسجد۔ یہ ان کو عارضی طور پر گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت ملی ورنہ عموماً ان کو مسجدوں کے بغیر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی اور اگر غسل جنابت کرنا ہوتا تھا تو سات دفعہ نہانا پڑتا تھا آدمی ایک دفعہ جسم پر پانی ڈالنے سے پاک نہیں ہوتا تھا۔ اندازہ لگاؤ ان کیلئے کتنی شریعت سخت تھی؟ دیکھو سردی کے زمانے میں سات دفعہ غسل کرنا پڑے اور پانی بھی ٹھنڈا ہو تو پہلے آڈر دیگا کہ میرے لئے کفن تیار رکھنا کہ میں نے غسل کرنا ہے۔

فرمایا جب حالات قابو میں آجائیں گے کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو باہر آجانا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور نماز قائم کرو۔ ان کیلئے صرف دو نمازیں تھیں ایک فجر اور ایک عصر کی۔ اور رکعتیں کتنی تھیں؟ اس کے متعلق بھی ہم قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کتنی رکعات تھیں۔ ہم اپنی شریعت کو سمجھ لیں تو بڑی بات ہے۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دو ایمان والوں کو۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ جو مومن ہیں ان کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ کسی کا ایمان ضائع نہیں کرے گا نہ کسی کا عمل ضائع کرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی نصیب فرمائے گا۔ لیکن ان دنوں میں گھروں سے باہر نہ نکلو اور نماز گھروں میں ہی پڑھو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور یقین رکھو۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ بیشک تو نے دی ہے فرعون کو وَمَلَاَهٗ زِیْنَةً اور اس کی جماعت کو زینت وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور مال دنیا کی زندگی میں رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ تاکہ وہ گمراہ کریں تیرے راستے سے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ اے ہمارے پروردگار مٹادے ان کے مالوں کو وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اور سخت کردے ان کے دلوں کو فَلَا یُؤْمِنُوْا پس وہ ایمان

نہ لائیں حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ یہاں تک کہ وہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو
قَالَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا تحقیق قبول کر لی گئی ہے تم دونوں
کی دعا فَاسْتَقِیْمَا پس تم دونوں ڈٹ کر قائم ہو وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ اور نہ پیروی کرنا تم
سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ان لوگوں کے راستے کی جو نہیں جانتے وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ اور ہم نے پار کر دیا بنی اسرائیل کو سمندر سے فَاَتْبَعَهُمْ
فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ پس پیچھا کیا ان کا فرعون نے اور اس کے لشکر نے
بَغْیًا وَّعَدْوًا سرکشی کرتے ہوئے اور زیادتی کرتے ہوئے حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَهُ
الْغَرَقُ یہاںتک کہ جب پالیا فرعون کو غرق ہونے نے قَالَ اٰمَنْتُ کہنے لگا ایمان
لایا میں اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ کہ بیشک شان یہ ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِیْنَ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ
اب تو اسلام لاتا ہے اور تحقیق تو نے نافرمانی کی اس سے پہلے وَکُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِیْنَ اور تو فسادیوں میں سے تھا فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ پس آج
کے دن بچالیں گے ہم تیرے جسم کو لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَةً تاکہ ہو جائے تو
ان لوگوں کیلئے جو تیرے بعد آئیں گے نشانی وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اور بیشک
بہت سے لوگوں میں ایسے ہیں عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ جو ہماری آیتوں سے غافل
ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرعون کو اقتدار اور حکومت دی تھی۔ یہ مطلق العنان یعنی بے

www.besturdubooks.net

لگام بادشاہ تھا۔ مال کی بہتات تھی اس کے پاس بھی اور اس کے فوجی افسروں کے پاس بھی سارے ہی بڑے مالدار تھے۔ صرف ایک قارون کا اتنا خزانہ تھا کہ بیسویں پارے میں آتا ہے کہ اس کی چابیاں اچھی خاصی جماعت کو تھکا دیتی تھیں۔ مال کی کثرت نے ان کو بگاڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پچیسویں پارے میں وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ " اور اگر اللہ تعالیٰ بڑھا دیتے رزق اپنے بندوں کیلئے تو وہ باغی ہو جائیں زمین میں۔'' عموماً مال کی کثرت انسان کو سرکشی پر آمادہ کرتی ہے۔ کوئی ہزار میں سے ایک آدھ نکلے گا جو سرکشی سے بچ جائے خصوصاً اس دور میں تو خدا پناہ! اور ہر دور میں ایسا ہی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ہارون علیہ السلام نے آمین کہی۔ رَبَّنَآ اے ہمارے پروردگار! اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً بیشک دی تو نے فرعون کو اور اس کی جماعت کو زینت وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مال دنیا کی زندگی میں۔ بادشاہی، کرسی، اقتدار، مال دولت، کوٹھیاں باغات اور بڑا کچھ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ اے رب ہمارے اس لئے کہ وہ گمراہ کریں تیرے راستے سے۔ مال دیا ہے ان کو کہ مال کے بل بوتے پر انہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ اے ہمارے پروردگار! مٹا دے ان کے مالوں کو وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور سخت کر دے ان کے دلوں کو فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ پس وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ وہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو۔ اب تک میں ان کو تبلیغ کرتا آیا ہوں اور یہ مقابلہ کرتے آئے ہیں اور ابھی تک گمراہی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور دوسروں کو مال کے بل بوتے پر گمراہ کیے ہوئے ہیں ان کو اپنے مال و دولت پر بڑا گھمنڈ اور غرور ہے۔ چنانچہ پچیسویں پارے میں ذکر ہے کہ فرعون نے کہا

www.besturdubooks.net

اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡکُ مِصۡرَ وَھٰذِہِ الۡاَنۡھٰرُ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِیۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ [الزخرف:۵۱] ''کیا یہ ملک مصر میرے قبضے میں نہیں ہے اور یہ جو نہریں چلتی ہیں میری کوٹھیوں کے نیچے سے کیا پس تم دیکھتے نہیں ہو۔'' اس مال کے بل بوتے پر انہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ قَالَ فرمایا رب تعالیٰ نے قَدۡ اُجِیۡبَتۡ دَّعۡوَتُکُمَا تحقیق قبول کر لی گئی ہے تم دونوں کی دعا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے امین کہی تھی۔ امین کہنے والا بدستور دعا میں شریک ہوتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی بددعا اور اس کا ظہور :

www.besturdubooks.net

اسی مقام پر تفسیروں میں لکھا ہے کہ ان کے سونے چاندی کے سکے پتھر بن گئے اور ہیرے موتی سب عام پتھر بن گئے۔ وہ جب برتنوں کو کھول کر دیکھتے تو سونے چاندی کے سکوں کی جگہ پتھر پڑے ہوتے تھے باغ اجڑ گئے، دوکانیں تباہ ہوگئیں، قیمتی چیزیں پتھر بن گئیں، اٹھا کے سڑک کے کنارے پھینک دیتے، مالی حیثیت ختم ہوگئی اور دعا کی قبولیت سامنے آگئی۔ اللہ نے فرمایا فَاسۡتَقِیۡمَا پس تم دونوں ڈٹ کر رہو۔ تھوڑے سے آدمی ان کیساتھ تھے کیونکہ فرعون کا غلبہ تھا، اقتدار تھا اور بڑا ظالم تھا جو کلمہ پڑھتا تھا اس پر بڑی سختی کرتا تھا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیۡلَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ اور نہ پیروی کرنا تم ان لوگوں کے راستے کی جو نہیں جانتے۔

مصر سے کنعان ہجرت کرنا :

فرعون کی، نہ ہامان کی، نہ قارون کی، نہ ان کی جماعت کی اور حق پر ڈٹ کر رہنا ہے پھر عرصہ دراز تک موسیٰ اور ہارون علیہما السلام ان کو سمجھاتے رہے مگر وہ نہ مانے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ارضِ مقدس کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

www.besturdubooks.net

پروگرام سے اپنی قوم کو آگاہ کیا کہ ہم نے رات کو یہاں سے ہجرت کر کے ارض مقدسہ فلسطین اور کنعان کے علاقے میں جانا ہے اور یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے پختہ ذہن کے لوگ تھے مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے سب تیار ہو گئے۔ رات ہوئی تو پروگرام کے مطابق مصر سے روانہ ہو گئے۔ عورتیں ساتھ ہوں تو شور تو ہوتا ہے فرعون کے ایجنٹوں نے اس کو بتادیا کہ بنی اسرائیلی یہاں سے چلے گئے ہیں۔ فرعون بڑا پریشان ہوا کہ یہی لوگ تھے کام کرنے والے جنکی وجہ سے ہم حکومت کرتے تھے اگر یہ کام کرنے والے نہ رہے تو ہمارا سارا نظام بگڑ جائے گا۔ فرعون نے اپنی فوج کو تیاری کا حکم دیا کہ ان کو پکڑنا ہے۔ بنی اسرائیلیوں نے بحر قلزم کے قریب پڑاؤ ڈالا تھا۔ مُشْرِقِين کا لفظ قرآن پاک میں آتا ہے۔ جیسے اب سورج طلوع ہونے کا وقت ہے پیچھے سے فوجیں پہنچ گئیں۔ آگے بحر قلزم کی موجیں ہیں کشتیاں ان کے پاس نہیں تھیں بڑے پریشان ہوئے قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ [شعراء] ''موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا بیشک ہم تو پکڑے گئے قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے ہرگز نہیں بیشک میرے ساتھ میرا پروردگار ہے۔'' اس کے حکم سے آئے ہیں ہمارے بچاؤ کا انتظام وہ خود کرے گا۔ جس وقت بحر قلزم کے کنارے آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ مارو اپنی لاٹھی سمندر پر۔ بارہ خاندان تھے اللہ تعالیٰ نے ہر خاندان کیلئے الگ الگ راستہ بنادیا بڑا گہرا سمندر تھا اس کا پانی اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے دیواریں ہوتی ہیں فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ پس پھٹ گیا وہ پس ہو گیا ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح۔ پانی کی دیواریں ایسی تھیں جیسے پہاڑ کھڑے ہوں۔ بنی اسرائیلیوں نے بحر قلزم عبور کر لیا فرعون فوجیں لیکر آیا اس کے وزیر اعظم ہامان نے کہا کہ تم آگے چلو تمہارے

www.besturdubooks.net

پیچھے فوجیں ہونگی اور ان کے پیچھے میں ہوں گا ان کا تعاقب کرنا ہے یہ کون ہوتے ہیں بھاگ کر جانے والے۔ جب سارے بحر قلزم میں اتر گئے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا چل پڑو۔ یہ سارے وہیں جہنم رسید ہوئے۔ فرعون نے بڑا واویلا کیا۔ اس کا ذکر ہے وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ اور ہم نے پار کردیا بنی اسرائیل کو سمندر سے فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ پس پیچھا کیا ان کا فرعون نے اور اس کے لشکر نے۔ بہت بڑا لشکر تھا بَغْیًا وَّعَدْوًا سرکشی کرتے ہوئے اور زیادتی کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سرکشی کی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر زیادتی کیلئے تیار ہوگئے۔ سارے غرق ہوگئے۔ جب فرعون غرق ہونے لگا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ یہاں تک کہ جب پالیا فرعون کو غرق ہونے نے قَالَ کہنے لگا اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ ایمان لایا میں کہ بیشک شان یہ ہے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی جس پر ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں آٰلْئٰنَ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جبرائیل علیہ السلام نے آواز دی اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ اور تحقیق تو نے نافرمانی کی اس سے پہلے وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ اور تو فسادیوں میں سے تھا۔

عذاب کے ظاہر ہونے اور نزع کے وقت کا ایمان قابل قبول نہیں :

اللہ تعالیٰ کے عذاب آنے کے بعد کا ایمان قبول نہیں ہوتا۔ اسی طرح نزع کی حالت میں کوئی ایمان لائے یا توبہ کرے تو وہ بھی قبول نہیں ہے۔ آئندہ رکوع میں آئے گا کہ عذاب کے ظاہر ہو جانے کے بعد صرف حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی باقی دنیا میں کسی قوم کی توبہ اس حالت میں قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایمان وہ قبول ہے جو بالغیب ہو یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ "وہ ایمان لاتے ہیں بن دیکھے"۔ جب فرشتے نظر آجائیں تو

www.besturdubooks.net

ایمان بالغیب نہ رہا۔ احادیث میں آتا ہے کہ موت کے وقت ملک الموت آگے ہوتا ہے اور اٹھارہ فرشتے اس کے پیچھے ہوتے ہیں نیک آدمی کیلئے جنت کا کفن، جنت کی خوشبو لاتے ہیں۔ ملک الموت روح نکال کے ان کے حوالے کر دیتا ہے وہ فرشتے جنت کے کفن اور خوشبوؤں میں لپیٹ کر آسمانوں کی طرف اڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں اور اسے علیین میں پہنچاتے ہیں جو نیک لوگوں کی ارواح کا دفتر ہے۔ اور اگر مرنے والا کافر، مشرک، بے ایمان اور نافرمان ہے تو فرشتے اس کے لئے جہنم کا ٹاٹ اور بدبوئیں لیکر آتے ہیں۔ ملک الموت اس کی روح نکال کر ان کے حوالے کر دیتا ہے وہ اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ''ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔'' وہ اس کو واپس سجین میں لے آتے ہیں جو ساتویں زمین پر کافروں کی ارواح کا دفتر ہے۔ وہاں جب اندراج ہو جاتا ہے تو حدیث پاک میں آتا ہے تُعَادُ رُوْحُهُ اِلٰی جَسَدِہٖ اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ لوگ اس کو ابھی دفنا کے واپس نہیں لوٹتے کہ اس کے جسم میں جان پڑ جاتی ہے اور وہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ قبر میں پڑا ہوا سن رہا ہوتا ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ وہ ان کی جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے۔ پھر فرشتے آکر اس سے سوال کرتے ہیں مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ مَنْ نَبِیُّکَ تیرا نبی کون ہے؟ مَا دِیْنُکَ تو کس دین پر ہے؟ نیک ہے تو ایمان کی برکت سے صحیح اور معقول جواب دیتا ہے اور اگر برا ہے تو حیران ہوتا ہے اور کہتا ہے هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ مجھے معلوم نہیں کیا کہنا ہے۔

تو فرشتے نے آواز دی اب ایمان لاتا ہے اور اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا ہے اور

www.besturdubooks.net

فسادیوں میں سے تھا فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ. نُنَجِّیْکَ کے دو معنی بیان کرتے ہیں۔ایک یہ کہ نجوی سے لیا جائے اور نجوی کا معنی ہے دریا کا کنارہ۔ساحلِ بَحر نُلْقِیْکَ عَلٰی نَجْوَۃٍ مِنَ الْبَحْرِ ہم تیرے بدن کو سمندر کے کنارے پھینک دیں گے لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً کہ ہو جائے تو ان لوگوں کیلئے جو تیرے بعد آئیں نشانی۔ دوسرا معنی نجات کا کرتے ہیں کہ ہم تیرے بدن کو نجات دیں گے یعنی تیرے بدن کو نجات دیں گے۔روح اور بدن دونوں کو نجات نہیں ہو سکتی کہ تو آخرت سے بچ جائے۔پھر فرعون کی لاش مشک بنی ہوئی باہر پڑی تھی کہ پیٹ میں پانی بھر گیا تھا تا کہ پچھلوں کو پتا چلے کہ یہ ہے وہ فرعون جو کہتا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی [نازعات:۲۴] "تمہارا بڑا رب تو میں ہوں۔" آج دیکھو اس کا یہ حال ہے۔مصر کے عجائب گھر میں کئی فرعونوں کی لاشیں پڑی ہیں۔صدیاں گذر گئیں ہیں لوگ وہاں جا کے دیکھتے ہیں۔جو فرعون موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھا اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔اسی لئے بعض احادیث میں آتا ہے کہ ولید نام ٹھیک نہیں ہے۔دوسری احادیث میں ہے کہ کوئی حرج نہیں ہے۔بہت سارے صحابی ہیں جن کے نام ولید رکھے گئے ہیں۔آج سے چند سال قبل مصر کی حکومت نے کہا کہ اس کو دفن کر دینا چاہیے۔دوسروں نے کہا کہ نہیں! کیونکہ یہی سلسلہ چلا آ رہا ہے اور لوگ آ کر اس کو دیکھتے ہیں لہذا دفن نہیں کرنا چاہیے تو پھر حکومت کی رائے بدل گئی وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اور بیشک بہت سے لوگوں میں ایسے ہیں عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ہماری قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور ہماری نشانیوں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

www.besturdubooks.net

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۹۷﴾

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور البتہ تحقیق ہم نے جگہ دی بنی اسرائیل کو مُبَوَّاَ صِدْقٍ بڑی اچھی جگہ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اور ان کو روزی دی پاکیزہ چیزوں کی فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَهُمُ الْعِلْمُ پس نہیں اختلاف کیا انہوں نے یہاں تک کہ ان کے پاس علم آ گیا اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بیشک تیرا رب فیصلہ کرے گا ان کے درمیان یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ان چیزوں کے بارے میں جن میں اختلاف کرتے تھے فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ پس اگر آپ شک میں ہیں مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ اس چیز کے بارے میں جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی فَسْئَلِ الَّذِیْنَ پس آپ پوچھ لیں ان لوگوں سے یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ جو پڑھتے ہیں کتاب آپ سے پہلے

لَقَدْ جَآءَکَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ البتہ تحقیق آچکا ہے حق تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس ہرگز نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اور ہرگز نہ ہوں ان لوگوں میں سے کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو فَتَکُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ پس آپ ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں سے اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْھِمْ بیشک وہ لوگ جن پر لازم ہو چکا ہے کَلِمَتُ رَبِّکَ تیرے رب کا فیصلہ لَا یُؤْمِنُوْنَ وہ ایمان نہیں لائیں گے وَلَوْ جَآءَتْھُمْ کُلُّ اٰیَۃٍ اور اگر چہ آجائے ان کے پاس ہر قسم کی نشانی حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ یہاںتک کہ وہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔

اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل سے ناشکری کا شکوہ :

اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے عطا فرمائے ان میں سے ایک حضرت یوسف علیہ السلام بھی تھے ہر بیٹے سے آگے خاندان چلا اور بنی اسرائیل کہلائے یہ نسلاً بعد نسلٍ بہت پھیلے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑے انعام واکرام سے نوازا لیکن ان پر اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں کیں یہ اُتنے ہی زیادہ سرکش ہوئے اور نافرمانی ان کی گھٹی میں داخل تھی اسی کا پروردگار شکوہ فرماتے ہیں وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ اور البتہ تحقیق ہم نے جگہ دی بنی اسرائیل کو بڑی اچھی جگہ۔ بنی اسرائیل جب وادی تیہ پہنچے۔ (جس کو آج کل جغرافیہ میں وادی سینائی کہتے ہیں۔ جس کی لمبائی چھتیس میل اور چوڑائی چوبیس میل ہے اور سطح سمندر سے تقریباً چار ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ اس وادی

www.besturdubooks.net

کے ایک حصہ سے تیل اور پٹرول بھی نکلتا ہے۔ یہود نے ۱۹۶۷ء میں اسی پر قبضہ کیا تھا اور تیل والے حصہ پر اب بھی یہود کا قبضہ ہے باقی ریت والا حصہ مصر کو واپس دے دیا ہے۔ :نواز بلوچ)

تو ان کیلئے وہاں خوراک پانی کا کوئی انتظام نہ تھا، دھوپ سے بچنے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ بڑی سخت دھوپ تھی وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ ''اور ہم نے تمہارے اوپر بادلوں کا سایہ کیا'' جب سورج چڑھتا تھا تو گھرے بادل ان کے اوپر سایہ کرتے تھے کھانے کیلئے بھنے ہوئے بٹیر اور کھیر دو تھال دو وقت اترتے تھے اور یہ مزے کیساتھ کھاتے تھے پانی کا انتظام نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ انہوں نے جب لاٹھی ماری تو بارہ چشمے پتھر سے بہہ پڑے۔ ہر خاندان کیلئے ایک ایک چشمہ مقرر کر دیا اور مسلسل چالیس سال ان کیلئے یہی انتظام رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور ہم نے ان کو روزی دی پاکیزہ چیزوں کی۔ تیار کھانا وقت پر آ جاتا تھا لیکن کہنے لگے ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے ہمیں پیاز، دال مسور کی اور فلاں فلاں چیزیں چاہئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں اعلیٰ چیزیں بلا مشقت مل رہی ہیں ان کو چھوڑ کر ادنیٰ مانگتے ہو اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ [بقرہ:۶۱] ''شہر میں اتر جاؤ بیشک تمہارے لئے وہی کچھ ہوگا جو تم نے مانگا ہے۔'' انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی اس کے بعد یہ وادی سیناء سے نکل کر شام کے علاقہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت شام، فلسطین، اردن اور وہ علاقہ جو اسوقت اسرائیل کے پاس ہے یہ سارا مجموعہ ارضِ مقدس کہلاتا تھا، کنعان کہلاتا تھا۔ ظالم انگریز نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور اب وہاں کے حکمرانوں کا یہ حال ہے کہ امریکہ، برطانیہ، جرمنی وغیرہ باطل قوتوں

www.besturdubooks.net

کیساتھ مل سکتے ہیں آپس میں سر نہیں جوڑ سکتے۔ اتنا بُعد اور تنفر پیدا کر دیا گیا ہے۔ شام کا علاقہ بڑا زرخیز ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو پھل سبزیاں اور ہر طرح کی فصلیں عطا فرمائی ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد مصر گئے، مصر کا علاقہ بھی بڑا زرخیز ہے، مصر میں بھی عمدہ غذائیں کھاتے پیتے رہے۔ تو بات یہ ہو رہی تھی کہ وادی سینائی میں ان کو من سلویٰ کی شکل میں پاکیزہ کھانے ملتے تھے فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ پس نہیں اختلاف کیا انہوں نے یہانتک کہ ان کے پاس علم آ گیا۔ علم آنے کے بعد انہوں نے اختلاف کیا۔ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بیشک تیرا رب فیصلہ کرے گا ان کے درمیان قیامت کے دن فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ان چیزوں کے بارے میں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ یہ اختلاف ان کا محض ضد کی وجہ سے تھا۔

یہودی آپ ﷺ کو اچھی طرح پہچانتے تھے :

یہودی دنیا کی ذہین اور ضدی قوموں میں سے ایک قوم ہے۔ ورنہ وہ آپ ﷺ کو جانتے اور پہچانتے تھے کہ یہ وہی پیغمبر برحق ہیں جنہوں نے آنا تھا اور وہ اپنی مجلسوں میں اس کا تذکرہ بھی کرتے تھے کہ یہ وہی پیغمبر ہے جس نے آنا تھا۔ قرآن پاک میں ہے یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ "وہ اس پیغمبر کو اسطرح پہچانتے ہیں علامات اور نشانیوں سے کہ جسطرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔" بلکہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے بعد میں مسلمان ہو گئے۔ وہ فرماتے تھے کہ ہمیں اپنے بچوں کے بارے میں تردد ہو سکتا ہے کہ شاید ہماری بیویوں نے خیانت کی ہو مگر اس نبی کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ یہ وہی برحق نبی ہیں۔

چند یہودی مسلمان ہوئے جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام، حضرت ثعلبہ، حضرت بن

www.besturdubooks.net

یامین ﷺ اور اکثریت نافرمان ہی تھی اور حق کیساتھ ٹکراتے تھے حالانکہ ان کے بڑوں کے مدینہ آنے کی وجہ تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ انکے پاس علامات تھیں کہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پیدا ہونا ہے اور مدینہ طیبہ میں ہجرت کر کے آنا ہے ہے۔ یہودیوں نے صدیوں پہلے یہاں آ کر ڈیرے لگائے ہوئے تھے کہ وہ آئیں گے تو ان کا کلمہ پڑھیں گے۔ ان کے بڑے اتنے عقیدت مند تھے مگر اگلی نسلیں بگڑ گئیں دیکھنے سننے کے باوجود نہیں مانا بلکہ آپ ﷺ کے شہید کرنے کے درپے ہو گئے، آپ ﷺ پر جادو کیا، کھانے میں زہر ملا کر آپ ﷺ کو دیا اور بہت کچھ کیا۔

فان کنت فی شک کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ پس اگر آپ شک میں ہیں۔ یہ خطاب آپ ﷺ کو ہے مگر سمجھایا امت کو جا رہا ہے۔ بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ

؎ گفتہ اید در حدیث دیگراں

سمجھانا کسی کو ہوتا ہے اور خطاب کسی اور کو ہوتا ہے۔ جسطرح پنجابی میں کہتے ہیں

؎ آکھے دھی نوں تے سناوے نوہ نوں

آنحضرت ﷺ کو شک ہو ہی نہیں سکتا۔

تو فرمایا اگر آپ شک میں ہیں مِمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اس چیز کے بارے میں جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ پس آپ پوچھ لیں ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب آپ سے پہلے۔ پھر سمجھ لیں کہ یہ آپ ﷺ کو خطاب کر کے لوگوں کو بتایا ہے کہ اگر تمہیں شک ہے تو پہلے ان لوگوں سے پوچھ لو جو کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نویں پارے میں تم پڑھ چکے ہو اَلَّذِیْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی

www.besturdubooks.net

التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ''جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں ۔'' اس کی علامات اور نشانیاں بلکہ سورت فتح کے آخری رکوع میں صحابہ کرام کی علامات بھی بتلائی ہیں جو پانچویں دن تم صبح کی قرات میں سنتے ہو۔(حضرت شیخ صبح کی نماز میں جو قرات تلاوت فرماتے تھے وہ سات دن کیلئے الگ الگ رکوع تھے۔ پانچویں دن ایک رکعت میں سورت فتح کا آخری رکوع پڑھتے تھے اس کے متعلق فرمایا کہ پانچویں دن صبح کی قرات میں تم سنتے ہو۔نواز بلوچ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تین علامتیں :

اس رکوع میں صحابہ کرام کی علامتیں بیان کی گئیں ہیں مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ''ان کی مثال تورات میں ہے اور انجیل میں اس طرح ہے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ جیسا کہ کھیتی اپنا پٹھا نکالتی ہے فَاٰزَرَهٗ پھر اس کو مضبوط کرتی ہے۔'' لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ البتہ تحقیق آچکا ہے حق تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس ہرگز نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے۔آپ ﷺ کو خطاب کر کے دوسروں کو سمجھایا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں اپنے بارے میں نبوت و رسالت اور کتاب کے ملنے میں شک ہے تو پہلے جو کتابیں پڑھتے ہیں توریت انجیل ان سے پوچھ لیں۔ کیونکہ توریت ،انجیل اور زبور میں آنحضرت کی بشارتیں موجود ہیں۔ ہزار ہا تحریفات کے باوجود آج بھی اشارات موجود ہیں۔ انجیل یوحنا میں یہ آیت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں اور حواریوں سے فرمایا کہ'' اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔''

[باب ۱۵: آیت ۳۰]

حضرت شیخ رحمہ اللہ کی پادریوں کیساتھ گفتگو :

ایک دن دو مہمان آئے میں ان کو جا کر بیٹھک میں ملا اور دریافت کیا کہ کہاں سے تشریف لائے ہو؟ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا نام پادری پطرس گل ہے دوسرے کا نام یاد نہیں ڈائری میں لکھا ہوا ہے۔ کہنے لگا کہ انار کلی لاہور کے گرجے کا مین انچارج ہوں اور یہ میرا معاون ہے۔ میں نے سوچا کہ ان کے پادریوں کا مجھ سے کیا جوڑ اور ربط ہے؟ کوئی مولوی، قاری، حافظ یا طالبعلم ہوتے تو الگ بات تھی۔ میں ذہنی طور پر متردد ہوا کہ یہ کیوں آئے ہیں؟ خیر میں نے ان سے پوچھا کہ تم کیسے تشریف لائے ہو۔ کہنے لگے ہم نے تمہاری کتاب عیسائیت کا پس منظر پڑھی ہے اس میں آپ نے انجیل یوحنا کی ایک آیت کو اپنے نبی (ﷺ) پر فٹ کیا ہے حالانکہ وہ تمہارے پیغمبر پر فٹ نہیں آتی۔ کیونکہ آیت میں جو یہ جملہ ہے کہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اس سے مراد تمہارا نبی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد تو شیطان ہے۔ میں نے کہا پادری صاحبان لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ بتاؤ کہ شیطان پہلے موجود نہیں تھا کہ اس نے اب آنا ہے؟ آدم علیہ السلام کو جنت سے کس نے نکلوایا تھا، حوا علیہا السلام کے جنت سے نکلنے کا سبب کون بنا تھا؟ وہ شیطان نہیں تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں جاؤں گا اور وہ آئے گا اور کیا تم شیطان کو دنیا کا سردار مانتے ہو وہ تو جوتیاں مارنے کے قابل ہے۔ ایسی غلط تاویلیں کرتے ہو پھر وہ چائے پی کر چلے گئے۔ اور انجیل متی میں ہے "میں آنے والے کی جوتیاں اٹھانے کے قابل بھی نہیں ہوں۔" بیشک عیسیٰ علیہ السلام اپنی جگہ پیغمبر ہیں، نبی ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کی شان کا تو کوئی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں آپ ﷺ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ اور ہرگز نہ ہوں ان لوگوں میں سے

www.besturdubooks.net

جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو، آپ ﷺ کو خطاب کر کے امت کو سمجھایا جا رہا ہے۔ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ پس آپ ہو جائیں گے نقصان اٹھانے والوں میں سے اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ بیشک وہ لوگ جن پر لازم ہو چکا ہے تیرے رب کا فیصلہ لَا يُؤْمِنُوْنَ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ شروع ہی سے فیصلہ نہیں فرما دیتے کہ یہ ایمان نہیں لائے گا۔ بلکہ جب وہ کفر پر ڈٹ جاتے ہیں اور ایمان نہ لانے کا فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے نہیں ماننا تب اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فیصلہ فرما دیتے ہیں اور ان سے ایمان لانے کی صلاحیت ختم کر دیتے ہیں پھر وہ ایمان نہیں لاتے کیونکہ اللہ تعالیٰ جبراً نہ کسی کو ہدایت دیتا ہے اور نہ گمراہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات میں نیکی بدی کی صلاحیت رکھی ہے اور اختیار دیا ہے کہ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ [کہف] ''پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے اپنی مرضی سے۔'' سورت نساء میں فرمایا نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ''ہم اس کو پھیر دیتے ہیں اسی طرف جسطرف اس نے رخ کیا۔'' یعنی جس طرف کوئی چلنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرف جانے کی توفیق دے دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نہ جبراً کسی کو ہدایت دیتے ہیں اور نہ گمراہ کرتے ہیں :

سورت عنکبوت آیت نمبر ۶۹ میں ہے فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ''اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں ہماری طرف آنے کی ہم ضرور راہنمائی کریں گے ان کی اپنے راستوں کی طرف۔'' یعنی اللہ تعالیٰ ان کو اپنے راستوں کی توفیق عطا فرما دیں گے۔ اور سورت صف میں فرمایا فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ''پس جب وہ ٹیڑھے چلے (یعنی غلط راستے پر چلے) تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔'' یعنی اللہ تعالیٰ

www.besturdubooks.net

نے بھی ان کو غلط راستے پر چلا دیا۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی پر جبر نہیں کرتے۔ قادر مطلق ہے کرسکتا ہے مگر اس نے اختیار دیا ہے۔ اختیار کے ساتھ نیکی بدی کریں اور جو کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اور اگر چہ آجائے ان کے پاس ہر قسم کی نشانی ایمان نہیں لائیں گے حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہاں تک کہ وہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔

جیسا کہ تم نے گذشتہ درس میں پڑھا ہے کہ فرعون پہلے انکار کرتا رہا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ "یہاں تک کہ جب اس کو پا لیا (فرعون کو) غرق ہونے نے تو کہنے لگا ایمان لایا ہوں میں کہ بیشک کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں۔" اور اس رب پر ایمان لایا جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا رب ہے۔ فرشتے نے کہا آٰلْـٰٔنَ اب ایمان لاتے ہو وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ اور تحقیق تو نے نافرمانی کی اس سے پہلے اور تھا تو فسادیوں میں سے۔ اب ایمان لانے کا کیا فائدہ اور عذاب الیم آجانے کے بعد نجات نہیں مل سکتی۔

www.besturdubooks.net

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ

فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۹۸ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۹۹ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۰ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۱ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۱۰۲ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی اٰمَنَتْ کہ ایمان لاتی فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ پھر نفع پہنچاتا اسکو اس کا ایمان اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مگر یونس علیہ السلام کی قوم لَمَّآ اٰمَنُوْا جس وقت وہ ایمان لائی كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ دور کردیا ہم نے ان سے رسوائی والا عذاب فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیا کی زندگی میں وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ اور ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا ایک وقت تک وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہے تیرا رب لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا

www.besturdubooks.net

البتہ ایمان لے آئیں جو بھی ہیں زمین میں سب کے سب اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ کیا پس آپ لوگوں کو مجبور کر سکتے ہیں حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ یہاں تک کہ وہ ہو جائیں مومن وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اور نہیں ہے کسی نفس کو اختیار اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ اور وہ ڈالتا ہے گندگی عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ان لوگوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے قُلِ انْظُرُوْا آپ فرمادیں دیکھو مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ اور نہیں فائدہ دیتیں نشانیاں اور ڈرانے والے عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے فَھَلْ یَنْتَظِرُوْنَ پس یہ نہیں انتظار کرتے اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ مگر ان لوگوں کے دنوں کی طرح خَلَوْا مِنْ قَبْلِھِمْ جو گذرے ہیں ان سے پہلے قُلْ آپ فرمادیں فَانْتَظِرُوْآ پس تم انتظار کرو اِنِّیْ مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا پھر ہم نجات دیتے ہیں اپنے رسولوں کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور ان کو جو ایمان لائے کَذٰلِکَ اسی طرح حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ لازم ہے ہمارے اوپر کہ ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔

عذاب سے نجات صرف قومِ یونس علیہ السلام کو ملی :

دنیا میں بہت سی قوموں پر عذاب آئے ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں جا بجا موجود

www.besturdubooks.net

ہے۔لیکن عذاب آنے کے بعد کسی قوم کو نجات نہیں ملی سوائے یونس علیہ السلام کی قوم کے۔
جس کا ذکر ان آیات میں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ پس
کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ پھر نفع پہنچاتا اسکو اس کا ایمان۔
یعنی عذاب آنے کے بعد کسی بستی والوں کو ان کے ایمان نے نفع نہیں دیا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ مگر
یونس علیہ السلام کی قوم لَمَّآ اٰمَنُوْا جس وقت وہ ایمان لائی كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ دور کردیا ہم نے ان سے رسوائی والا عذاب فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیا کی زندگی
میں وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ اور ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا ایک وقت تک۔عذاب آجانے
کے بعد کسی قوم کو نجات نہیں ملی سوائے یونس علیہ السلام کی قوم کے جسکا مختصر واقعہ یہ ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کا تعارف اور ابتلا کا واقعہ :

عراق کے صوبہ موصل میں ایک شہر تھا جس کا نام نینوا تھا اور یہ شہر آج بھی موجود
ہے۔یہ بڑا مرکزی شہر ہوتا تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب اس کی آبادی تھی۔سورت
صٰفّٰت میں ہے وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ''اور بھیجا ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس
سے زیادہ لوگوں کی طرف۔'' حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام متّٰی تھا۔اللہ تبارک
وتعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو نبوت ورسالت عطا فرما کر اس قوم کی اصلاح کیلئے مبعوث
فرمایا۔حضرت یونس علیہ السلام کی شادی بھی ہوئی اللہ تعالیٰ نے دولڑکے بھی عطا فرمائے۔
عرصہ دراز تک انہوں نے اس قوم کو حق سنایا اور پہنچایا مگر کوئی شخص بھی ایمان نہ لایا سوائے
اہلیہ محترمہ کے اور والد صاحب فوت ہوگئے تھے اور کوئی رشتہ دار نہیں تھا۔اللہ تعالیٰ نے دھمکی
بھیجی کہ اگر یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے تو ان پر عذاب آئے گا۔ایک آدمی نے استہزاء
کے طور پر کھڑے ہوکر کہا کہ کب تک آئے گا؟ فرمایا تین دن تک آئے گا اور ایک روایت

www.besturdubooks.net

میں ہے کہ فرمایا چالیس دن تک آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دن کی تعیین نہیں تھی یہ حضرت یونس علیہ السلام سے اجتہادی غلطی ہوئی کہ انہوں نے از خود تعیین فرمادی ۔ پھر جب تین دن یا چالیس پورے ہونے لگے تو حضرت یونس علیہ السلام اپنی بیوی اور دونوں بچوں کو جن میں ایک کی عمر دس سال تھی اور ایک کی سات سال تھی لیکر چل پڑے کہ ان پر تو عذاب آئے گا میں اس معذب قوم میں کیوں رہوں؟ حالانکہ یہ جانے کا حکم بھی ابھی تک رب تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا تھا یہ بھی انہوں نے اپنے اجتہاد کیساتھ ایسا کیا اور ایک تفسیر یہ بھی کرتے ہیں کہ انہوں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ میری تعیین کا پابند تو نہیں ہے کہ وہ تین دن یا چالیس دن میں عذاب لے لائے اور اگر عذاب نہ آیا تو لوگ مجھے شرمندہ کریں گے اس لئے وہاں سے چل پڑے ۔ اب یہ بھی سمجھ نہیں آرہی کہ کہاں جانا ہے؟ ایک طرف رخ کر کے چل پڑے کچھ آگے گئے تو دیکھا کہ معزز لوگوں کا قافلہ آرہا ہے ۔ قافلے والوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو گھیر لیا اور کہنے لگے تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں قوم کو تبلیغ کرتا رہا ہوں لیکن انہوں نے مانا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کی دھمکی سنا کر میں جارہا ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ آپ بیوی کو ساتھ نہیں لے جا سکتے بڑی منت سماجت کی بحث مباحثہ ہوا فرمایا پیغمبر کی بیوی ہے کہنے لگے ہوگی مگر ہم نہیں چھوڑیں گے چنانچہ چھین کر لے گئے ۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ کتنے صدمے کی بات تھی آگے گئے تو ایک نہر تھی جس کا پانی بڑا تیز چل رہا تھا اس کو عبور کر کے دوسری طرف جانا تھا ایک بچے کو نہر کے کنارے بٹھایا کہ ایک کو چھوڑ آؤں پھر دوسرے کو لے جاؤں گا ۔ جس وقت نہر کے درمیان میں پہنچے تو دیکھا کہ کنارے والے بچے کو بھیڑیا اٹھا کے لے جارہا ہے بچے کی حالت کو دیکھ کر کانپ گئے تو جو بچہ کندھے پر تھا وہ نہر میں گر گیا

www.besturdubooks.net

بڑی کوشش کی مگر کچھ نہ کر سکے۔ باہر نکل کر پریشانی میں گھوم رہے ہیں، کبھی اِدھر کبھی اُدھر، دونوں کا کوئی سراغ نہ لگا۔ بیوی بچوں سے ناامید ہو کر آگے چلے تو آگے دریا تھا۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ دریائے فرات تھا جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دریائے دجلہ تھا۔ دریائے فرات کے کنارے کشتی تھی اس پر سوار ہوئے کشتی ہچکولے کھانے لگی ملاحوں نے کہا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر آتا ہے تب کشتی کی کیفیت اس طرح ہوتی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ غلام میں ہوں کسی کو یقین نہ آیا شکل غلاموں والی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں نورانی خوبصورت بارعب چہرہ ہے اور یہ تفسیر بھی کرتے ہیں کہ کشتی میں سواریاں زیادہ تھیں اگر ایک سواری کو دریا میں ڈال دیا جائے تو باقیوں کی جان بچ سکتی ہے۔ فَسَاهَمَ اس کیلئے قرعہ اندازی ہوئی یونس علیہ السلام کا نام نکلا کشتی والوں نے ان کو دریا میں ڈال دیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ [سورۃ الصفٰت] ''پس لقمہ بنالیا ان کو ایک مچھلی نے۔'' اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ یہ تیری خوراک نہیں ہیں تیرا پیٹ ان کیلئے جیل خانہ ہے۔ مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن رہے؟ مختلف تفسیریں ہیں تین دن، آٹھ دن، بیس دن یا چالیس دن۔ مچھلی کے پیٹ میں یونس علیہ السلام نے عاجزی اور انکساری کیساتھ دعا کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [سورۃ الانبیاء] ''نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تیری ذات پاک ہے بیشک میں ہی قصورواروں میں سے ہوں۔'' فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ''پس ہم نے اس کی بات کو سن لیا اور ہم نے اس کو نجات دی غم سے۔'' اور سورت صٰفّٰت میں فرمایا کہ اگر یہ دعا نہ کرتے لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ''البتہ ٹھہرتے وہ اس مچھلی کے پیٹ میں لوگوں کے دوبارہ اٹھنے کے دن تک'' یعنی دنیا کی طرف آنا نصیب نہ ہوتا اور یہ بھی فرمایا

www.besturdubooks.net

وَکَذٰلِکَ نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ''اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔''

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے :

یہ آیت کریمہ صدیوں سے لوگوں کے تجربہ میں ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ مشکل حل فرمادیتے ہیں۔ اور حدیث پاک میں ہے دَعْوَۃُ الْمَکْرُوْبِ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ پریشان آدمی وہ دعا کرے جو مچھلی کے پیٹ والے پیغمبر نے کی تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. اب رہا یہ سوال کہ کتنی دفعہ پڑھنی ہے؟ تو یاد رکھنا! ہر دعا کا اصل گر اخلاص ہے۔ اخلاص کیساتھ ایک دفعہ پڑھنے سے بھی اثر ہوتا ہے ویسے تم زبردستی سومرتبہ بھی گٹھلی گراؤ تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کسی بزرگ نے کسی وقت اسکا سوالاکھ مرتبہ ورد کیا اور اس کا کام ہوگیا اب لوگوں نے سوالاکھ کو پکڑا ہوا ہے بچوں اور عورتوں کو اکٹھا کرتے ہیں ان کے آگے گٹھلیاں رکھ دیتے ہیں اور ادھر چائے کی دیگ رکھ دیتے ہیں ان کا دھیان ادھر ہوتا ہے اور گٹھلی پر گٹھلی گراتے جاتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اخلاص کیساتھ پڑھو تو ایک دفعہ پڑھنا بھی کافی ہے اور اگر اخلاص نہیں ہے تو سارا دن پڑھنے سے بھی کچھ نہیں ہوگا۔ تو خیر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا اس نے ان کو اُگل دیا کمزور ہیں کہ کئی دن خوراک بھی نہیں ملی اور تازہ ہوا بھی نہ ملی بڑے پریشان ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے بیل دار درخت اگا کے سائے کا انتظام فرمایا۔ سورت صفت میں ہے وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡہِ شَجَرَۃً مِّنۡ یَّقۡطِیۡنٍ اور اگایا ہم نے انکے اوپر ایک بیلدار درخت جیسے کدو کے بڑے بڑے پتے ہوتے ہیں تاکہ ان کو دھوپ میں تکلیف نہ ہو۔ ادھر ہرنی کا بچہ گم ہوگیا تھا وہ اپنے بچے کو تلاش کرتی پھرتی تھی حضرت یونس علیہ السلام ملے تو اس نے سمجھا کہ میرا بچہ یہاں ہے قریب آئی انہوں نے لیٹے لیٹے ہرنی کا دودھ پیا

www.besturdubooks.net

تازہ ہوا بھی لگی بدن میں قوت آئی اٹھ کر چل پڑے۔ ایک قافلے والوں کے پاس اپنا بچہ دیکھا ان کو کہا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کے وارث کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں فرمایا وارث تو میں ہوں یہ میرا بیٹا ہے نہر میں گر گیا تھا انہوں نے کہا کہ یہ نہر میں بہتا جا رہا تھا ہم نے اس کو نہر سے نکال لیا۔ فرمایا میرے ایک بیٹے کو بھیڑیا لے گیا تھا وہ کہنے لگے کہ فلاں علاقے والوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک چرواہے نے بھیڑیے سے بچہ چھڑوایا ہے اور وہ بچہ ان لوگوں کے پاس ہے۔ وہاں گئے تو دوسرا بچہ بھی مل گیا بڑی خوشی ہوئی غم کافی کم ہو گیا آگے جا رہے تھے تو دیکھا جنہوں نے بیوی چھینی تھی وہ قافلے والے بیوی لے کر آ رہے ہیں وہ رب تعالیٰ کے فرشتے تھے انہوں نے کہا لو تمہارا امتحان ہو گیا ہے بیوی لے جاؤ میں جبرائیل ہوں، یہ میکائیل ہے، یہ اسرافیل ہے، ہم خدا کے فرشتے جنسی خواہشات سے بالکل پاک ہیں۔ بیوی بچے مل گئے بڑی خوشی ہوئی۔ ادھر قوم نے جب خدا کے عذاب کے آثار دیکھے تو من الحیث القوم سب نے توبہ کی روئے گڑگڑائے ان کو روتا دیکھ کر جانور بھی رونے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب ٹال دیا۔ اب انہوں نے یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کی کہ کہاں ہیں مل جائیں تو ہم ان کی بیعت کریں۔ یونس علیہ السلام واپس آ گئے قوم کو بڑی خوشی ہوئی قوم نے کہا حضرت رب تعالیٰ کا عذاب آ چکا تھا ہم نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے عذاب ٹال دیا۔ ہم آپ کی تلاش میں تھے اب آپ ہمیں مسلمان بنائیں۔ یہ اس واقعہ کا خلاصہ ہے جو حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کیساتھ پیش آیا۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ پس کیوں نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لاتی پھر نفع پہنچاتا اسکو اس کا ایمان مگر یونس علیہ السلام کی قوم جس وقت وہ قوم ایمان لائی تو دور کر دیا ہم

www.besturdubooks.net

نے ان سے رسوائی والا عذاب دنیا کی زندگی میں اور ہم نے ان کو فائدہ دیا ایک وقت تک۔

اللہ تعالیٰ کسی کو ایمان پر مجبور نہیں کرتے :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ اور اگر چاہے تیرا رب لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا البتہ ایمان لائیں جو بھی ہیں زمین میں سب کے سب کہ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان پر مجبور کر دے جیسا کہ فرشتوں میں کفر کا مادہ ہی نہیں رکھا۔ رب تعالیٰ نے ان کو ایمان پر مجبور کیا ہوا ہے اسی طرح انسانوں اور جنوں کو بھی مجبور کر سکتا ہے کہ یہ کفر کر ہی نہ سکیں۔ مگر ایسا کرتا نہیں ہے کیونکہ پھر امتحان ختم ہو جاتا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کرنے کے بعد ان کو اختیار دیا ہے فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ [سورۃ الکہف:۲۹] ''پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے۔'' اپنی مرضی سے مجبور نہیں اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ کیا پس آپ لوگوں کو مجبور کر سکتے ہیں حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ یہاں تک کہ وہ ہو جائیں مومن۔ ایمان پر مجبور کرنا آپ کا کام نہیں ہے آپکا کام ہے حق پہنچا دینا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں ہے کسی نفس کو اختیار کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی مرضی سے ایمان کی طرف قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے گا اور اگر قدم نہیں اٹھائے گا تو رب تعالیٰ زبردستی توفیق نہیں دیتا۔ تو انہوں نے ایمان کی طرف قدم نہیں اٹھایا کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اور وہ اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے گندگی ان لوگوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے عقل سے کام نہیں لیتے۔ ان کے ذہن گندے، ان کے دل گندے اور ان کے بدن روحانی طور پر گندے ہیں قُلِ انْظُرُوْا آپ فرما دیں دیکھو مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا کچھ ہے آسمانوں

www.besturdubooks.net

میں اور زمین میں ۔ قدرت کی نشانیاں ہیں سورج دیکھو، چاند دیکھو، ستارے دیکھو، آسمان کی بلندی دیکھو، زمین کی بناوٹ دیکھو، پہاڑوں کو دیکھو، دریا کو دیکھو، درخت دیکھو، پھول دیکھو، ہر شے رب تعالیٰ کی قدرت کی نشانی اور دلیل ہے وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ اور نہیں فائدہ دیتیں نشانیاں اور ڈرانے والے عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے ۔ جو ماننے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں وہاں نشانیاں کیا کریں گی اور ڈرانے والے کیا کریں گے ۔ کئی دفعہ سن چکے ہو کہ مکہ کے مشرکوں نے کہا کہ یہ چاند دو ٹکڑے ہو جائے تو ہم مان لیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا ۔ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ تجھے بھی دو نظر آ رہے ہیں؟ وہ کہتا ہاں! لیکن ایک بھی ایمان نہیں لایا ۔ ستائیسویں پارے میں ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ”قریب آ گئی ہے قیامت اور پھٹ گیا ہے چاند وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا اور اگر دیکھیں یہ لوگ کوئی نشانی تو اعتراض کرتے ہیں وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور کہتے کہ یہ جادو ہے جو مسلسل چلا آ رہا ہے وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشات کی ۔“ مطلب یہ ہے کہ جادو کہہ کر ٹال دیا اس ضد کا کیا علاج ہے؟ فَهَلْ یَنْتَظِرُوْنَ پس یہ نہیں انتظار کرتے اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ مگر ان لوگوں کے دنوں کی طرح خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ جو گزرے ہیں ان سے پہلے ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کہ یہ اس انتظار میں ہیں کہ ان قوموں کی طرح عذاب آئے تو پھر مانیں گے قُلْ آپ فرما دیں فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ پس تم انتظار کرو بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۔ دیکھتا ہوں تمہارا کیا حشر ہوتا ہے ۔ ثُمَّ نُنَجِّیْ

www.besturdubooks.net

رُسُلَنَا پھر ہم نجات دیتے ہیں اپنے رسولوں کو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور ان کو جو ایمان لائے
کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ اسی طرح لازم ہے ہمارے اوپر کہ ہم نجات دیتے
ہیں ایمان والوں کو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

www.besturdubooks.net

قُلْ يٰٓاَيُّهَا

النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ؕ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

قُلْ آپ کہہ دیں يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے انسانو اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ اگر ہو تم شک میں مِّنْ دِيْنِيْ میرے دین کے بارے میں فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ پس میں نہیں عبادت کرونگا ان کی تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے ورے وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ اور لیکن میں عبادت کرونگا اللہ تعالیٰ کی الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ جو تمہیں وفات دیتا ہے وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہو جاؤں میں ایمان والوں میں سے وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ قائم رکھیں اپنے چہرے کو لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا دین کیلئے یکسو ہو کر
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ہرگز نہ ہوں آپ شرک کرنے والوں میں سے
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکار اللہ تعالیٰ سے ورے ورے مَا لَا يَنْفَعُكَ
وَلَا يَضُرُّكَ اس مخلوق کو کہ وہ نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان فَاِنْ فَعَلْتَ پس
بالفرض اگر آپ نے ایسا کیا فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ پس بیشک آپ اس وقت
ناانصافی کرنے والوں میں سے ہوں گے وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ اور اگر
پہنچائے اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ پس نہیں کوئی دور
کرنے والا مگر اللہ تعالیٰ ہی وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اور اگر وہ ارادہ کرے آپ
کیساتھ بھلائی کا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ پس کوئی نہیں رد کرنے والا اس کے فضل کو
يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ پہنچاتا ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے
بندوں میں سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے قُلْ آپ کہہ
دیں يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے انسانو قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آچکا ہے
تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے فَمَنِ اهْتَدٰى پس جس نے
ہدایت حاصل کی فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس پختہ بات ہے اس نے ہدایت
حاصل کی اپنے نفس کیلئے وَمَنْ ضَلَّ اور جو گمراہ ہوا فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا پس
پختہ بات ہے کہ وہ گمراہ ہوا ہے اپنے نفس کے برے کیلئے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

www.besturdubooks.net

بِوَكِيْلٍ اور نہیں ہوں میں تم پر وکیل وَاتَّبِعْ مَايُوْحٰى اِلَيْكَ اور پیروی کریں اس چیز کی جو وحی کی گئی ہے آپ کی طرف وَاصْبِرْ اور آپ صبر کریں حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

شرک کے بغیر توحید سمجھ نہیں آتی :

دین نام ہے عقائد، عبادات اور احکام کا۔ اور تمام عقائد، عبادات اور اعمال میں سب سے بڑی اور اصل شے توحید ہے اور توحید سمجھ نہیں آسکتی جب تک شرک نہ سمجھ آئے۔ عربی کا مقولہ ہے وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْاَشْيَآءُ " اپنی ضد کیساتھ چیزیں واضح ہوتی ہیں۔" چیز کی حقیقت سمجھ آئے گی جب اس کی ضد سمجھ آئے گی۔ روشنی کی قدر تب سمجھ آئے گی جب رات کی تاریکی سامنے آئے گی میٹھی چیز کو نہیں سمجھ سکتا جب تک اس کے سامنے کڑوی نہ ہو توحید کی حقیقت سمجھ نہیں آسکتی جب تک شرک کی حقیقت نہ سمجھ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنے پیغمبر تشریف لائے ہیں سب کا پہلا سبق ہی یہاں سے شروع ہوا ہے يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ " اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" اور پیغمبروں نے اس مسئلے کی وجہ سے جتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں اور جتنی پریشانیاں اٹھائی ہیں اتنی اور کسی مسئلے میں نہیں آئیں۔ اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اے نبی کریم ﷺ! آپ کہہ دیں اے انسانو! کالے ہو، گورے ہو، عربی ہو، عجمی ہو جہاں کہیں بھی رہتے ہو اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ اگر ہو تم شک میں میرے دین کے بارے میں تو اس کو دور کرلو فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پس میں نہیں عبادت کروں گا ان کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے

www.besturdubooks.net

ورے ورے۔ غیر اللہ کی عبادت تم کرتے ہو میں نہیں کرونگا وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ اور لیکن میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرونگا الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ جو تمہیں وفات دیتا ہے۔ یعنی جس کے قبضے میں موت وحیات ہے اس رب کے سوا میں کسی کی عبادت نہیں کرونگا۔

اقسامِ عبادت :

اصولی طور پر عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

۱)......زبانی عبادت ۲)......بدنی عبادت اور ۳)......مالی عبادت۔

جن کا ہم ہر نماز میں اقرار کرتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبٰتُ۔ اَلتَّحِیَّات کا معنٰی ہے زبانی عبادتیں، صَلٰوتْ کا معنٰی ہے بدنی عبادتیں، طَیِّبات کا معنٰی ہے مالی عبادتیں۔ زبانی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، بدنی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور مالی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سورنا پکارنا، حاجت روا، مشکل کشا سمجھنا، فریاد رس سمجھنا زبانی عبادت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ نماز، روزہ، سجدہ، رکوع بدنی عبادت ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ نذر و نیاز چڑھاوا یہ مالی عبادت ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ بعض لوگ جہالت کیوجہ سے اس کیخلاف عمل کرتے ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد شروع کردیا یا غوث اعظم دستگیر نماز پڑھی اور پھر قبر کے آگے سجدے میں گر گیا۔ بھائی نماز پڑھنے کا کیا فائدہ؟ نماز میں تو اقرار کرتا ہے کہ ساری عبادتیں رب تعالیٰ کیلئے ہیں اور نذر مانتا ہے غیر اللہ کیلئے، دیگیں دیتا ہے بزرگوں کے نام کی تو وعدہ جو تو نے نماز کے اندر کیا ہے اس کو تو توڑ دیا ہے۔ تو فرمایا کہ سن لو میں اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت نہیں کرونگا۔ لیکن اس رب کی عبادت کرتا رہوں گا جو تمہیں موت دیتا ہے، جس کے قبضے میں موت وحیات ہے

وَاُمِرْتُ اور مجھے حکم دیا گیا ہے اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ ہو جاؤں میں ایمان والوں میں سے اور مجھے اس کا حکم ہے کہ وَاَنْ اَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا اور یہ کہ قائم رکھیں اپنے چہرے کو دین کیلئے یکسو ہو کر۔ مطلب یہ ہے کہ صرف دین پر چلیں۔ ایسا نہیں کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر کہ کچھ کام دین کے کر لئے اور کچھ رسمیں کر لیں، کچھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر لی اور کچھ قبروں کی پوجا بلکہ صرف رب کے دین پر چلیں۔ یہ آپ ﷺ کو خطاب کر کے رب نے ہمیں سمجھایا ہے۔ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور ہرگز نہ ہوں آپ شرک کرنے والوں میں سے۔ نبی اور شرک جمع ہونے کا تصور بھی نہیں۔ آگ اور پانی تو جمع ہو سکتے ہیں لیکن نبی اور شرک جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن سمجھانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ [زمر: ۶۰] ”اور البتہ تحقیق حکم دیا جا چکا ہے آپ کو اور آپ سے اگلوں کو کہ اگر تو نے شرک کیا تو اکارت جائیں گے تیرے عمل اور تو ہو جائے گا نقصان اٹھانے والوں میں سے۔“ اور عموماً شرک ہے غیر اللہ کو سو رنا پکارنا اور غیر اللہ سے مرادیں مانگنا۔ فرمایا وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور نہ پکار اللہ تعالیٰ سے ورے ورے مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ اس مخلوق کو کہ وہ نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان۔ نافع بھی رب تعالیٰ کی صفت ہے اور ضار بھی رب تعالیٰ کی صفت ہے۔ نفع بھی وہی پہنچاتا ہے اور ضرر بھی وہی پہنچاتا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ جن کو داتا گنج بخش کہتے ہیں بخارا کے علاقے کے تھے چالیس ہزار ہندو ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے ہیں۔ ان کی کتاب ہے ”کشف المحجوب“ اصل فارسی زبان میں ہے چونکہ حضرت کی زبان فارسی تھی۔ اس کا بہت سے لوگوں نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اسمیں حضرت نے اپنے مریدوں اور شاگردوں کو سبق دیا ہے۔ فرماتے ہیں یاد رکھنا!

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کی ذات کے بغیر نہ کوئی گنج بخش ہے اور نہ کوئی رنج بخش ہے۔ یعنی نفع بھی کوئی نہیں دے سکتا اور نقصان بھی کوئی نہیں دے سکتا۔ لیکن لوگ ان کو گنج بخش کہتے ہیں خزانے دینے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اگر حضرت کے اختیار میں ہوتا تو قبر سے نکل کر ان کے منہ پر طمانچے مار کر سرخ کر دیتے اور حال یہ ہے کہ آج اگر کوئی اس کے خلاف بات کرے تو یہ سراپا احتجاج بن جاتے ہیں۔

چنانچہ جب چالیس من خالص دودھ کیساتھ سید علی ہجویریؒ کی قبر کو غسل دیا گیا تو سابق کمانڈر انچیف اسلم بیگ کی بیوی جو علی گڑھ کی پڑھی ہوئی تھی اور وہ علاقہ عقیدے کے لحاظ سے بڑا صاف ستھرا تھا۔ اس بیچاری نے کہا کہ یہ جو تم نے اسراف کیا ہے کہ چالیس من دودھ کیساتھ قبر کو دھویا ہے یہ دودھ غرباء مساکین کو کیوں نہیں دیا کہ ان کو فائدہ ہوتا تو سارے بدعتی بھڑوں کی طرح اس کے پیچھے پڑ گئے کہ اسلم بیگ کی بیوی مرتد ہوگئی ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حالانکہ اس بیچاری نے صحیح کہا تھا۔ اندازہ لگاؤ لوگوں کے عقیدے کتنے گندے ہو گئے ہیں بس ذرا سی کوئی تکلیف ہو تو کہتے ہیں وہاں دیگ پہنچاؤ۔ یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے نام کی نذر و نیاز بالکل حرام ہے اور دینے والا کافر اور مرتد ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَاِنْ فَعَلْتَ پس بالفرض اگر آپ نے ایسا کیا فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ پس بیشک آپ اس وقت ناانصافی کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دکھ درد دور نہیں کر سکتا :

فرمایا سبق یاد رکھنا! وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ اور اگر پہنچائے اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ پس کوئی نہیں دور کرنے والا مگر اللہ تعالیٰ ہی۔

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دور نہیں کرسکتا وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ اور اگر وہ ارادہ کرے آپ کیساتھ بھلائی کا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ پس کوئی نہیں رد کرنے والا اس کے فضل کو۔ ترمذی شریف وغیرہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا آپ نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اور جب بھی تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے کر اور جان لے کہ اگر سب لوگ جمع ہو کر تجھے کوئی نفع دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر کر دیا ہے اور اگر سب تجھے نقصان پہنچانے پر جمع ہو جائیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر کر دیا ہے، قلم لکھ چکے ہیں اور رجسٹر خشک ہو چکے ہیں۔

[مشکوۃ باب التوکل والصبر]

لہذا انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارے یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ پہنچاتا ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہے۔ انسان قاعدے کیمطابق سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بخش دیگا الرَّحِیْمُ وہ رحم کرنے والا ہے۔ قُلْ آپ کہہ دیں یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے انسانو! قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آچکا ہے حق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے فَمَنِ اهْتَدٰی پس جس نے ہدایت حاصل کی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ پس پختہ بات ہے اس نے ہدایت حاصل کی اپنے نفس کیلئے کہ اس کا فائدہ خود کو ہوگا وَمَنْ ضَلَّ اور جو گمراہ ہوا فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا پس پختہ بات ہے کہ وہ گمراہ ہوا ہے اپنے نفس کے برے کیلئے کہ اس کی گمراہی اس کے نفس پر ہوگی وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ اور نہیں ہوں میں تم پر

وکیل کہ زبردستی تمہیں کفر شرک سے ہٹاؤں اور ہدایت پر مجبور کروں یہ میرا کام نہیں ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ اور پیروی کریں اس چیز کی جو وحی کی گئی ہے آپ کی طرف۔ اس پیروی میں تکلیفیں بھی آئیں گی اور آئی بھی ہیں لیکن وَاصْبِرْ اور آپ صبر کریں۔ مخالفت ہوگی لڑائی جھگڑے ہونگے، گالیاں ہونگی، ماریں گے، ہجرت بھی کرنی پڑے گی۔ حق کہنا آسان بات نہیں ہے حق پر قائم رہنا بڑی مشکل بات ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ حق پر رہنا ایسے ہے جیسے كَجَمْرَةٍ عَلَى النَّارِ آگ کا جلتا ہوا انگارہ ہاتھ میں۔ جیسے اس کی تکلیف ہوتی ہے حق پر قائم رہنے کو بھی اسی طرح سمجھو اور حدیث کے لفظ میں كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ جیسے انگارا پکڑنے والا۔ برادری کی طرف سے، بیوی کی طرف سے، محلے والوں کی طرف سے اور دوسرے لوگوں کی طرف سے طعنے ہوں گے۔ تو فرمایا صبر کرو حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ [سورۃ صف] "اور اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔" کڑھتے رہیں وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے ظاہر باطن کو جانتا ہے۔ اس سے بہتر فیصلہ کون کرسکتا ہے؟ باقی لوگوں کے فیصلے ظاہری ہوتے ہیں ان کا علم محدود ہوتا ہے انہوں نے اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو کون پہنچ سکتا ہے۔

آج مورخہ ۱۶ ذی قعدہ بروز ہفتہ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۲۰۰۸ کو
یہ سورۃ مکمل ہوئی۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ

(مولانا) محمد نواز بلوچ

مہتمم: مدرسہ ریحان المدارس، جناح روڈ گوجرانوالہ۔

www.besturdubooks.net

www.besturdubooks.net

سورۃ ھود مکیۃ وھی مائۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثلث وعشرون آیۃ وعشر رکوعات

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ﴿۲﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ ۚ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ ؕ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ ۙ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ یہ کتاب ہے اس کی آیات کو محکم کیا گیا ہے ثُمَّ فُصِّلَتْ پھر تفصیل کی گئی ہے مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ حکمت والے اور خبردار کی طرف سے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ کہ نہ عبادت کرو تم مگر صرف اللہ تعالیٰ کی اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ بیشک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اور یہ کہ تم معافی مانگو اپنے پروردگار سے ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ پھر اس کی طرف رجوع کرو یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا وہ فائدہ پہنچائے گا تم کو اچھا فائدہ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک مدت مقرر تک وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ اور دیگا ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت وَ اِنْ

تَوَلَّوْا اور اگر تم پھر جاؤ گے فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ تو بیشک میں تم پر خوف کرتا ہوں عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ بڑے دن کے عذاب کا اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اَ لَآ خبردار اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ بیشک وہ دہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ تاکہ چھپ جائیں اس سے اَلَا خبردار حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ جس وقت وہ پہنتے ہیں اپنے کپڑے یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ جانتا ہے وہ جس کو وہ چھپاتے ہیں وَمَا یُعْلِنُوْنَ اور جس کو وہ ظاہر کرتے ہیں اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ بیشک وہ جانتا ہے دلوں کے رازوں کو۔

سورہ ہود کی وجہ تسمیہ :

اس سورت کا نام سورۂ ہود ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہود علیہ السلام کا ذکر اور ان کی قوم کی تباہی کا ذکر ہے۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ اس سے پہلے اکاون (۵۱) سورتیں نازل ہو چکی تھیں۔ اس کے دس رکوع اور ایک سو تیئس (۱۲۳) آیات ہیں۔

حروف مقطعات کی بحث :

الٓرٰ حروف مقطعات میں سے ہے اور قرآن کریم کی انتیس (۲۹) سورتیں ہیں جن کے شروع میں یہ کلمات ہیں۔ جیسے الم، حم، طٰہٰ، یٰسین، حمعسق وغیرہ۔ ان کے متعلق پہلے کئی مرتبہ بات ہو چکی ہے کہ یہ مخفف ہیں یعنی کسی لفظ سے ایک حرف نکال کر اختصار کے ساتھ ذکر کرنا اور اس طرح کا استعمال ہر زبان میں ہوتا ہے۔ جیسے ڈی سی، ڈپٹی کمشنر کا مخفف

ہے، اے سی اسسٹنٹ کمشنر کا مخفف ہے۔ تو الف اللہ سے مخفف ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے جَلَّ جَلَالُـہٗ۔ لام لطیف کا مخفف ہے باریک بین، اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اور "را" رحمٰن، رحیم اور رؤوف کا مخفف بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ کِتٰـبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ یہ کتاب ہے اس کی آیات کو محکم کیا گیا ہے۔ یعنی جو مضامین آیات میں ہیں وہ بڑے ٹھوس، بڑے مضبوط اور اٹل ہیں اور اُحْكِمَتْ کا یہ معنیٰ بھی کیا گیا ہے کہ اس کی آیتیں حکمت والی دانش و دانائی والی بنائی گئی ہیں یعنی اس میں جو کچھ ہے نرا مغز ہی مغز ہے اس میں کوئی چھلکا نہیں ہے دانائی ہی دانائی ہے ثُمَّ فُصِّلَتْ پھر تفصیل کی گئی ہے ان آیتوں کی یعنی تفصیل کیساتھ بیان کی گئی ہیں مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ حکمت والے اور خبردار کی طرف سے۔ حکیم خبیر اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں اس سے بڑا حکمت والا کوئی نہیں ہے اور اس سے بڑا خبردار بھی کوئی نہیں ہے۔

تمام پیغمبروں کا پہلا سبق توحید :

اس کتاب قرآن پاک کا پہلا سبق کیا ہے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ کہ نہ عبادت کرو تم مگر صرف اللہ تعالیٰ کی۔ تمام پیغمبروں کا سبق اس جملے سے شروع ہوتا تھا يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ "اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔" کوئی حاجت روا نہیں ہے، کوئی مشکل کشا نہیں ہے، کوئی فریادرس اور دستگیر نہیں ہے، نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ گذشتہ درس میں پڑھ چکے ہو وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ "اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں ہے وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ "اور اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو

www.besturdubooks.net

اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ لہٰذا عبادت صرف اس کی کرو چاہے بدنی عبادت ہو، چاہے زبانی ہو یا مالی ہو۔ رکوع اسی کیلئے، سجدہ اسی کیلئے، نذر و نیاز بھی اسی کیلئے کیونکہ یہ سب عبادتیں ہیں۔

حد سے زیادہ جھکنے کی بھی اجازت نہیں :

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضرت ہم آپس میں کبھی دیر سے ملتے ہیں تو ہم معانقہ، گلے لگ کے مل سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں! مل سکتے ہو۔ حضرت کیا اس کیساتھ مصافحہ بھی کر سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں! کر سکتے ہو اور امام بخاریؒ نے باقاعدہ باب قائم کیا ہے المصافحة باليدين کہ مصافحہ دو ہاتھوں کیساتھ ہوتا ہے۔ حضرت جب ہم ایک دوسرے کیساتھ ملاقات کریں تو جھک بھی سکتے ہیں؟ فرمایا لا نہیں جھکنا نہیں جھکنے سے رکوع کی حالت ہو جائے گی اور رکوع رب تعالیٰ کے بغیر کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ سجدہ بھی رب تعالیٰ کے بغیر کسی کیلئے جائز نہیں ہے نہ زندہ کیلئے نہ مردہ کیلئے۔

حضرت قیس بن سعد ؓ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں محکمۂ پولیس کے انچارج تھے یوں سمجھو کہ آئی۔ جی پولیس تھے۔ عراق کے علاقہ حیرہ میں بڑی منڈی لگتی تھی جسطرح ہانگ کانگ وغیرہ دنیا کی مشہور منڈیاں ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ اپنے پادریوں اور چودھریوں اور بزرگوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حیرہ کے علاقہ میں دیکھا ہے کہ لوگ اپنے بڑوں کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتلاؤ کہ اگر میری وفات ہو جائے اور مجھے قبر میں دفنا دیا جائے تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟ قَالَ لَا حضرت قیس نے عرض کیا کہ نہیں! قبر پر سجدہ نہیں کریں گے۔ فرمایا اسی طرح زندگی میں بھی سجدہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ

www.besturdubooks.net

نے معاملہ واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ نہ زندہ کیلئے جائز ہے، نہ قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ بیشک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ اگر تم رب تعالیٰ کی مخالفت کرو گے تو دنیا میں بھی عذاب آئے گا اور آخرت میں بھی اور قبر میں بھی عذاب ہوگا اور اگر تم فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں بھی آرام دیگا قبر میں بھی راحت ہوگی اور آخرت میں بھی۔ اور میں تمہیں یہ سبق دیتا ہوں وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اور یہ کہ تم معافی مانگو اپنے پروردگار سے۔

استغفار مطلوب ہے :

آنحضرت ﷺ امت کی تعلیم کی خاطر دن میں ستر ستر مرتبہ، سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور مختصر لفظ کہہ لو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے۔ جب تک آدمی سچے دل سے معافی نہ مانگے محض استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے کا کوئی اعتبار نہیں ہے کہ دل میں برائی کے پورے ارادے ہوں اور زبان سے استغفار۔ سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ انسان گنہگار اور خطا کار ہے کوئی یہ نہ سمجھے میں نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، حج کرتا ہوں، زکوٰتیں دیتا ہوں، قربانی کرتا ہوں تو بڑا نیک پاک ہوں۔ ان کاموں کے باوجود انسان گنہگار ہے کوئی نہ کوئی گناہ اس سے ہو جاتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا رہے ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ پھر اس کی طرف رجوع کرو۔ معافی کے بعد نیکیاں کرو یعنی توبہ سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں فرق ہونا چاہئے۔ جو کام پہلے کرتے تھے اب نہیں کرنے چاہئیں۔ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا وہ فائدہ پہنچائے گا تم کو اچھا فائدہ پہنچانا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک مدت مقرر تک۔ جو وقت تمہاری موت کا لکھا ہوا ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ

تمہیں پاک صاف ستھری زندگی عطا فرمائے گا وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیگا ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کا اجر۔ نماز روزے کا اجر دے گا، قرآن شریف پڑھتا ہے، درود شریف پڑھتا ہے اس کا اجر دے گا، تعلیم دیتا ہے، تبلیغ کرتا ہے اس کا اجر ملے گا، اچھی بات کرتا ہے برائی سے منع کرتا ہے اس کا اجر ملے گا۔ مختصر یہ کہ ہر نیکی کا اللہ تعالیٰ اجر دیگا وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر تم پھر جاؤ گے روگردانی کرو گے فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ تو بیشک میں تم پر خوف کرتا ہوں عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ بڑے دن کے عذاب کا۔ وہ بڑے دن کا عذاب مرنے کے بعد ہوگا۔ مَنْ مَاتَ قَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ "جو مرا تحقیق اس کی قیامت قائم ہوگی۔" مجرم کو مرنے کے بعد جو سزا شروع ہوگی وہ کبھی ختم نہیں ہوگی۔ پہلے قبر میں پھر حشر میں پھر پل صراط پر گذرتے ہوئے پھر دوزخ میں ہوگی اور قیامت کا دن جس میں حساب کتاب ہوگا وہ پچاس ہزار سال کا ہوگا اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رب تعالیٰ کے پاس جانے میں شک نہ کرو کہ کس طرح جائیں گے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس ذات نے تمہیں حقیر نطفے سے پیدا کیا اس کیلئے تمہیں دوبارہ کھڑا کرنا قیامت والے دن کوئی مشکل نہیں ہے۔ اگلی آیت کریمہ کی دو تفسیریں ہیں اور دونوں حدیث میں موجود ہیں۔

ایک تفسیر یہ ہے کہ صحابہ کرام ﷺ جب قضائے حاجت کیلئے بیٹھتے تھے تو سینے کو خوب جھکا کر اللہ تعالیٰ کیساتھ ادب کی خاطر کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں شرم آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ غلو فی الدین ہے۔ انسان انسان ہے پیشاب پاخانہ کرنا ہے غسل کرتے وقت بھی ننگا ہونا ہے۔ اسی طرح عورتوں کیساتھ اختلاط کے وقت بھی ستر کھلنا ہے لہذا اتنا سکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ خبردار بیشک وہ

www.besturdubooks.net

دُہرا کرتے ہیں اپنے سینوں کو لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ تاکہ چھپ جائیں اس سے۔ اللہ تعالیٰ سے کون سی چیز چھپ سکتی ہے اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ خبردار جس وقت وہ پہنتے ہیں اپنے کپڑے يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ جانتا ہے وہ جس کو وہ چھپاتے ہیں۔ لہذا طبعی ضرورت کے وقت کپڑے اتارنے میں کوئی گناہ نہیں ہے وَمَا يُعْلِنُوْنَ اور جس کو وہ ظاہر کرتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے۔

منافقوں پر جب کوئی ذمہ داری پڑتی ہے تو سکڑ جاتے ہیں :

اور دوسری تفسیر یہ کرتے ہیں کہ منافق بھی آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ جب ان کے مطلب کی بات ہوتی تو بڑے خوش ہو کر بیٹھتے اور جب ان پر کوئی ذمہ داری اور بوجھ پڑتا کہ جہاد کا حکم ہوتا یا چندے کی اپیل ہوتی یا آپ ﷺ فرماتے کہ فلاں آدمی کی امداد کرو تو اس وقت اپنے سینوں کو دُہرا کرتے چھپنے کیلئے۔ بھائی رب تعالیٰ سے کوئی چھپ سکتا ہے؟ وہ تو سب کچھ جانتا ہے۔ جس کو مخفی کرتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے اور جسکو ظاہر کرتے ہیں اس کو بھی جانتا ہے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ بیشک وہ جانتا ہے دلوں کے رازوں کو۔ بندوں کے خیالات کو بھی رب جانتا ہے خالق جو ہوا اس پر کوئی شے مخفی نہیں۔ لہذا اپنی ضرورت کے وقت تم ننگے ہو سکتے ہو۔ غسل کے وقت، قضائے حاجت کے وقت اور دیگر ضروریات کے وقت۔ دین میں غلو کرنا بری بات ہے۔

www.besturdubooks.net

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ اور نہیں ہے کوئی جاندار چیز زمین میں إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اس کا رزق وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا اور وہ جانتا ہے اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو وَمُسْتَوْدَعَهَا اور اس کے سونپنے کی جگہ کو كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ہر چیز کھلی کتاب میں درج ہے وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہی ذات ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دنوں میں وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ اور اس کا عرش پانی پر تھا لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ امتحان لے تمہارا أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے وَلَئِنْ قُلْتَ اور البتہ اگر آپ ان سے کہتے إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ کہ بیشک تم کھڑے کیے جاؤ گے مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ مرنے کے بعد لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا البتہ ضرور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہیں إِنْ هٰذَآ

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ نہیں ہے یہ مگر کھلا جادو وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اور البتہ اگر ہم مؤخر کر دیں ان سے عذاب کو اِلٰٓی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ ایک مدت تک جو گنی ہوئی ہے لَّیَقُوْلُنَّ البتہ ضرور کہیں گے مَا یَحْبِسُهٗ کس چیز نے روکا ہے عذاب کو اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ خبردار جس دن آئے گا لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ نہیں پھیرا جائے گا ان سے وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لے گی ان کو مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ وہ چیز جس کیساتھ وہ مذاق کرتے تھے۔

رزاق صرف اللہ تعالیٰ ہے :

گذشتہ درس میں تم نے سنا کہ نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کسی کے اختیار میں نہ نفع ہے نہ نقصان ہے اور یہ بھی تم نے سنا کہ دلوں کے راز بھی بجز پروردگار کے کوئی نہیں جانتا۔ اور آج کے سبق میں ہے کہ رزاق بھی صرف وہی ہے۔ رزاق اور رازق یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔ رزق دینے والا صرف پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ. دَبَّ یَدِبُّ کا معنی ہے حرکت کرنا۔ تو معنی ہوگا اور نہیں ہے کوئی جاندار چیز جو حرکت کرتی ہے زمین میں چاہے وہ انسان ہوں یا جنات، حیوانات ہوں یا حشرات الارض، کیڑے مکوڑے ہوں۔ یہ سب دابّہ کے تحت ہیں۔ تو لازمی معنی ہے جو جاندار چیز ہے۔ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اس کا رزق۔ حیوانات انسان کی بنسبت بہت زیادہ کھاتے ہیں ان کو بھی رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وقت پر دیتا ہے۔ کیڑے مکوڑوں، چرند پرند سب کو رزق رب ہی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام بڑے منظم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو

www.besturdubooks.net

بڑی شاہی عطا فرمائی تھی اور بڑے انتظام کیساتھ کام چلاتے تھے ان کی فوج میں انسان بھی تھے، جنات بھی تھے اور پرندے بھی تھے۔ یہ قرآن پاک میں ہے۔ بڑے معقول انداز سے حکومت کرتے تھے۔ قریب سمندر میں بڑی بڑی مچھلیاں تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنے حسن انتظام پر بڑا ناز تھا کہ الحمدللہ میرا انتظام بہت اچھا ہے اور واقعی اچھا ہوتا تھا۔ ایک دن عرض کیا کہ اے پروردگار! یہ قریب سمندر میں جو مچھلیاں ہیں میں انکو ایک وقت کا کھانا کھلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے سلیمان (علیہ السلام) اپنا کام کرو اس بات کے پیچھے مت پڑو۔ عرض کیا نہیں میرا شوق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ پھر شوق پورا کرلو۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ساری فوج کو لگا کر سمندر کے کنارے چٹائیاں بچھوا کر ہر قسم کے کھانوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ دل میں بڑے خوش تھے کہ میں نے بڑا انتظام کیا ہے کوئی کتنا کھالے گا دَابَّةٌ مِّنَ الْبَحْرِ سمندر میں سے ایک مچھلی نکل کر سارا کھا گئی اور کہنے لگی اور لاؤ۔ سلیمانؑ نے فرمایا اور تو نہیں ہے۔ مچھلی نے کہا اے پروردگار! آج تو نے مخلوق کے حوالے کیا ہے میں بھوکی رہی ہوں۔ تو رب رب ہے۔ وہی ساری مخلوق کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ دو تین دن ہوئے ہیں اخبار میں خبر آئی تھی کہ کسی سمندر میں بہت بڑی مچھلی نظر آئی ہے اس علاقے سے گذرنے والے جہازوں کے مالکوں کو حکومتوں نے خبردار کیا ہے کہ احتیاط سے گزرو کہ یہ کہیں جہاز کو تہ ڈبو دے۔ بھائی رب تعالیٰ کی بڑی بڑی مخلوق ہے۔ اس وقت معاشی نظام کا جو کنٹرول کرنے والے ہیں وہ بلاوجہ پریشان ہیں اور شیخ چلی کی طرح کہانیاں سوچتے رہتے ہیں کہ دس سال بعد انسان اتنے ہو جائیں گے اور پچاس سال بعد اتنے ہو جائیں گے تو وہ کیا کھائیں گے؟ بھائی تمہیں کیا فکر ہے رزق تو رب تعالیٰ کے ذمے ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے تین ارب تھے وہ بھی

کھاتے تھے اور اسوقت چھ ارب ہیں رب انکو بھی دے رہا ہے۔ پچاس سال بعد بارہ ارب بھی ہو گئے اور عذابوں اور لڑائی جھگڑوں سے بچ گئے تو رب ان کو بھی دے گا۔ عالم اسباب میں رب تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے ہیں۔ پہلے زمین تھوڑی کاشت ہوتی تھی پیداوار بھی کم ہوتی تھی اب زمین زیادہ کاشت ہوتی ہے اور پیداوار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے جیسے مخلوق بڑھتی جائے گی ویسے ویسے اللہ تعالیٰ اسباب بڑھاتا جائے گا اس کی تمہیں فکر نہیں ہونی چاہیے۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ نے مکلف مخلوق کو پابند بنایا ہے کہ روزی کمانے کیلئے ہاتھ پاؤں مار دو دینا اللہ تعالیٰ نے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا اور وہ جانتا ہے اس جاندار کے مستقر کو کہ اس نے جہاں رات کو ٹھہرنا ہے وَمُسْتَوْدَعَهَا اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو کہ کہاں دفن کیا جائے گا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ہر چیز کھلی کتاب میں درج ہے۔ کھلی کتاب کا نام لوح محفوظ ہے۔ جب سے کائنات پیدا ہوئی ہے اس وقت سے لے کر دخول جنت اور نار تک سب کچھ لوح محفوظ میں درج ہے۔ لوح کا معنیٰ تختی، وہ ایک تختی ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور لوح محفوظ میں جو کچھ درج ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم کا کروڑ در کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ کا علم ازلی ہے ابدی ہے۔ مخلوق کی پیدائش سے پہلے بھی رب تعالیٰ کا علم تھا دخول جنت اور نار کے بعد نہ ختم ہونے والی زندگی جو لوح محفوظ میں درج نہیں رب تعالیٰ کو اس کا بھی علم ہے۔ تو لوح محفوظ اللہ تعالیٰ کے علم کا تھوڑا سا حصہ ہے وَهُوَ الَّذِيْ اور اللہ تعالیٰ ذات وہی ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دنوں میں۔

www.besturdubooks.net

آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کرنے کی حکمت :

چھ دنوں سے مراد چھ دنوں کا وقفہ ہے کیونکہ دن تو نام ہے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کا اور اس وقت نہ سورج تھا نہ اس کا طلوع اور غروب ہوتا تھا، نہ آسمان تھا نہ زمین تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت۔ وہ ایک آن میں سب کچھ کر سکتی ہے لیکن اس کے باوجود چھ دنوں میں پیدا کیا۔ مخلوق کو بتانے کیلئے کہ تمہارے کام بھی تدریجی یعنی آہستہ آہستہ ہونے چاہئیں وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ اور تھا اس کا عرش پانی پر۔ مستدرک حاکم حدیث کی کتاب ہے اس میں یہ روایت ہے کہ پوچھنے والے نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پانی کس چیز پر تھا؟ انہوں نے فرمایا عَلَى الرِّيْحِ ہوا پر تھا۔ ہوا کس چیز پر تھی؟ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سب سے بڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا :

اس میں اختلاف ہے کہ اَوَّلُ الْمَخْلُوْقِ کیا چیز ہے یعنی سب سے پہلے کونسی چیز پیدا ہوئی ہے؟ تو مختلف قسم کی روایتیں آئی ہیں میں نے اپنی کتاب ''تنقید متین بر تفسیر نعیم الدین'' میں اس پر کافی بحث کی ہے۔ ایک روایت میں ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا ہے لیکن یہ روایت جعلی ہے صحیح نہیں ہے۔ اور ایک روایت میں ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَرْشَ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا۔ اس روایت پر بھی محدثین کلام کرتے ہیں کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض کیساتھ تیرے نبی کی روح کو پیدا کیا۔ نور سے مراد روح ہے۔ لیکن فنی لحاظ سے اس

www.besturdubooks.net

روایت کا بھی ثبوت نہیں ہے۔

مولانا سید سلمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ کی تیسری جلد میں غیر مستند روایات کا باب قائم کیا ہے۔ اس میں ان روایات کے متعلق فرمایا ہے کہ کوئی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ صحیح روایت ابوداؤد اور ترمذی شریف میں ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم تقدیر کو پیدا فرمایا ہے۔ جس کیساتھ سب تقدیریں لکھی گئیں۔ اصولی اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔ باقی اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے جس میں نور کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض کیساتھ آپ ﷺ کی روح کو پیدا کیا ہے کیونکہ رب تعالیٰ کے نور سے تو کوئی شے نہیں نکلی۔ تو علماء اس کے بھی قائل ہیں کہ ارواح میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کی روح مبارک پیدا ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تا کہ امتحان لے تمہارا کہ کون تم میں سے اچھا عمل کرنے والا ہے۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین ایک کالج یونیورسٹی ہے، مدرسہ اور مکتب ہے۔ اس میں تم نے کیا تعلیم حاصل کی ہے؟ ایک ایک لمحے کو غنیمت سمجھو السَّاعَةُ لِلطَّاعَةِ یہ وقت نیکی کیلئے ہے۔ جتنی نیکی کر سکتے ہو ایک دوسرے سے بڑھ کر کر لو وَلَئِنْ قُلْتَ اور البتہ اگر آپ ان سے کہتے اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ کہ بیشک تم کھڑے کیے جاؤ گے مرنے کے بعد لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا البتہ ضرور کہیں گے وہ لوگ جو کافر ہیں اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ هٰذَا کا مشارٌ الیہ قرآن کریم ہے۔ نہیں ہے یہ قرآن کریم مگر کھلا جادو کہ اس قرآن میں جو کچھ ہے جادو ہے اور هٰذَا کا مُشارٌ الیہ بعث بعد الموت بھی ہے۔ پھر مطلب یہ بنے گا کہ مرنے کے بعد اٹھنا یہ جادو کی بات ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَئِنْ

www.besturdubooks.net

اخرنا عنهم العذاب الی امۃ معدودۃ اور البتہ اگر ہم مؤخر کردیں ان سے عذاب کو ایک مدت تک جو گنی ہوئی ہے۔

لفظ امت کے تین معانی ہیں :

امت کے تین معانی ہیں۔ ایک معنی ہے گروہ۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ میں ہے کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ''تم سب گروہوں سے بہتر گروہ ہو کیونکہ تمہیں نکالا گیا ہے پیدا کیا گیا ہے لوگوں کے لئے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ [آل عمران: ۱۱۰] لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔'' اور دوسرا معنی پیشوا کا ہے اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا [النحل: ۱۲۰] ''بیشک ابراہیم علیہ السلام پیشوا تھے اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ کیلئے یکسو ہو کر۔'' اور تیسرا معنی ہے کہ البتہ ہم ان سے عذاب مؤخر کردیں گے اِلٰی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ ایک مدت تک جو گنی گئی ہے۔ لَیَقُوْلُنَّ البتہ ضرور کہیں گے مَا یَحْبِسُہٗ کس چیز نے روکا ہے عذاب کو۔ عذاب کیوں نہیں آتا؟ اَلَا خبردار یَوْمَ یَاْتِیْھِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْھُمْ جس دن آئے گا وہ ان کے پاس نہیں پھیرا جائے گا ان سے۔ فرعون کے پاس عذاب آیا تو اس کو غرق کرکے چھوڑا، قوم عاد وثمود کو نیست ونابود کیا، قوم لوط اور دوسری قوموں کو ہلاک کیا۔ ان کے پاس بھی عذاب آئے گا تو بچ نہیں سکیں گے وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ اور گھیرے گی ان کو وہ چیز جس کیساتھ وہ مذاق کرتے تھے۔ جب عذاب آئے گا تو وہ ان کو گھیر لے گا اور ان سے ہٹایا نہیں جا سکے گا۔

www.besturdubooks.net

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ
اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً اور البتہ اگر ہم چکھائیں انسان کو اپنی طرف سے رحمت ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ پھر ہم اس سے چھین لیں وہ رحمت اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ بیشک وہ البتہ ناامید ہو جاتا ہے ناشکری کرتا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ اور البتہ اگر ہم اس کو چکھائیں نعمت بَعْدَ ضَرَّآءَ تکلیف کے بعد مَسَّتْهُ جو اس کو پہنچی ہے لَيَقُوْلَنَّ البتہ ضرور کہے گا وہ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ دور ہو گئی ہیں مجھ سے تکلیفیں اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ بیشک وہ اترانے والا اور شیخی بگھارنے والا ہوتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور

اچھے عمل کئے اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ انہی لوگوں کیلئے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ پس شاید کہ آپ چھوڑنے والے ہیں، بَعْضَ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ بعض وہ چیز جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے وَضَآئِقٌ بِہٖ صَدْرُکَ اور تنگ ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ کا سینہ اَنْ یَّقُوْلُوْا کہ یہ لوگ کہتے ہیں لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ کیوں نہیں اتارا گیا اس پر خزانہ اَوْجَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ یا کیوں نہیں آیا اس کیساتھ فرشتہ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ پختہ بات ہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا یہ کہتے ہیں افْتَرٰہُ یہ قرآن اس نے گھڑ لیا ہے قُلْ آپ کہہ دیں فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ پس لاؤ دس سورتیں اس جیسی گھڑی ہوئی وَّادْعُوْا اور بلالو مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ جس کو تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ پس اگر وہ جواب نہ دے سکیں فَاعْلَمُوْٓا پس تم جان لو اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ بیشک یہ قرآن اتارا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق وَاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اور یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر صرف وہی فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا تم مسلمان ہونے والے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا مقام تمام انسانوں سے ممتاز اور الگ ہے۔ ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اور کوئی نہیں ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اپنے اپنے دور میں ان کے صحابی بڑے شکر گزار تھے۔

www.besturdubooks.net

اللہ تعالیٰ کا عام انسانوں سے شکوہ :

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کا شکوہ کیا ہے اور حالات بیان فرمائے ہیں وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً اور اگر ہم چکھائیں انسان کو اپنی طرف سے رحمت۔ اولاد بھی رحمت ہے اور جائز طریقے سے جو مال حاصل کیا گیا ہے وہ بھی رحمت ہے، دنیا کی ترقی اور جائز اقتدار بھی رحمت ہے۔ اسی طرح کاشتکار کی فصل خوب ہوتی ہے، جانور پھلتے پھولتے ہیں یہ رحمت ہے تو رحمت کی بہت سی اقسام ہیں ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ پھر ہم اس سے چھین لیں وہ رحمت اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ بیشک البتہ وہ ناامید ہو جاتا ہے ناشکری کرتا ہے۔ جو رب رحمتیں کرتا ہے وہ چھین بھی سکتا ہے ناامید اور ناشکرا ہونا کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا بڑے گناہوں میں سے ہے۔ ارشاد ربانی ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ [زمر: ۵۳] ''ناامید نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے'' رحمت چھن جانے کے بعد جب انسان کہتا ہے کہ مجھے کیا ملا تھا یہ ناشکری کا لفظ ہے۔ کیونکہ اس کو تو ملا تھا اور اس کے پاس تھا لیکن اب رب تعالیٰ نے اس سے چھین لیا تو اس کو یوں کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا میرے اوپر احسان تھا اب میں رب تعالیٰ کی طرف سے آزمائش میں ہوں میرے سے کوئی گناہ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ انعام اٹھا لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پھر دیگا۔ ایسا جملہ نہ بولے جس سے پہلی نعمتوں کی ناقدری ہو کیونکہ رب تعالیٰ کی نعمتیں کھاتا اور استعمال کرتا رہا ہے فائدہ اٹھاتا رہا ہے ان کی ناشکری کرنا گناہ کی بات ہے۔

خوشی غمی میں خدا کو نہیں بھولنا چاہیئے :

www.besturdubooks.net

فرمایا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ اور البتہ اگر ہم اس کو چکھائیں نعمت تکلیف کے بعد مَسَّتْهُ جو تکلیف اس کو پہنچی ہے اس سے پہلے، دولت آگئی نعمت آگئی

www.besturdubooks.net

لَیَقُوْلَنَّ البتہ ضرور کہے گا وہ ذَھَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ دور ہو گئی ہیں مجھ سے تکلیفیں اور تکلیفیں دور ہونے کے بعد عموماً لوگ غافل ہو جاتے ہیں اِنَّہٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ بیشک وہ اترانے والا اور شیخی بگھارنے والا ہوتا ہے۔ ان نعمتوں پر جو رب تعالیٰ نے دی ہیں اور شیخی بگھارتا ہے کہ میرے پاس یہ ہے وہ ہے۔ کچھ زبان سے ادا کرتا ہے اور کچھ دل سے ادا کرتا ہے حالانکہ جس وقت راحت و آرام آئے تو رب تعالیٰ کو نہیں بھولنا چاہئے۔ دہلی کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر شاعر بھی تھا اس نے بڑی مزیدار بات کہی ہے......

؎ ظفر اسے آدمی نہ جانیے گا خواہ وہ ہو کتنا ہی صاحب فہم و ذکا

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

جو عیش کے وقت رب تعالیٰ کو بھول جائے اور طیش اور غصے کی حالت میں خدا کو یاد نہ رکھے وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ انسان وہ ہے جو عیش اور طیش دونوں حالتوں میں رب تعالیٰ کو یاد رکھے۔ اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ تکلیف کے وقت اس کی دعائیں قبول ہوں اسکو راحت کے وقت رب تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے۔ مطلب پرست نہیں ہونا چاہئے کہ جب تکلیف آئے تو رب رب کرے اور جب راحت آئے تو لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ باغی ہو جائیں زمین میں۔ کیونکہ مال آجانے کے بعد اکثر لوگ سرکش ہو جاتے ہیں۔ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا تکلیفوں پر۔

سب سے زیادہ تکالیف انبیاء کرامؑ کو آئی ہیں :

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا حضرت یہ بتلائیں کہ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً انسانوں میں سب سے زیادہ تکلیفیں کن کو پیش آتی ہیں قَالَ اَلْاَنْبِیَآءُ اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ سب سے زیادہ تکلیفیں اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو پیش آئی ہیں پھر ان کو جو درجے

www.besturdubooks.net

میں ان کے قریب ہوتے ہیں پھر ان کو جو درجے میں ان کے قریب ہوتے ہیں یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی قَدْرِ دِیْنِہٖ جو آدمی جتنا دین دار ہوتا ہے اتنا ہی اس کا امتحان ہوتا ہے۔ صحابہ کرام دین میں بڑے پختہ تھے ان کے امتحان بھی اتنے ہی سخت تھے آج ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا مالک امیہ بن خلف بڑا ظالم آدمی تھا۔ جیسے ہمارے ہاں کیکر کے درخت کا کوئلہ دیر تک سلگتا رہتا ہے عرب میں ایک لکڑی ہوتی تھی جس کا نام غضانہ تھا اس کا کوئلہ بھی دیر تک سلگتا رہتا تھا یہ ظالم اس لکڑی کے کوئلے سلگا کر حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا کرتہ اتار کر پیٹھ کے بل کوئلوں پر لٹا دیتا تھا اور خود سینے پر چڑھ کر کھڑا ہو جاتا تھا اور کہتا تھا کلمہ چھوڑ دو۔ حضرت خباب فرماتے کلمہ چھوڑنے والی شے نہیں ہے۔ ایسے لوگ بھی تھے کہ ان کو ناف تک زمین میں گاڑ کر چیر دیا گیا مگر انہوں نے کلمہ نہیں چھوڑا۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ دو ٹکڑے ہو جاتا تھا مگر دین نہیں چھوڑتا تھا۔ ایمان والوں پر یہاں تک ظلم کیا گیا کہ لوہے کی کنگھیوں کے ساتھ ان کے گوشت کو ہڈیوں تک رگوں سمیت نوچ دیا گیا مگر انہوں نے ایمان نہیں چھوڑا۔ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہمارا ایمان اور دین بڑا کمزور ہے اس لئے ہماری آزمائش بھی بڑی نہیں ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اچھے عمل کئے اُولٰٓئِکَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ انہی لوگوں کیلئے بخشش ہے وَّاَجْرٌ کَبِیْرٌ اور بڑا اجر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

مشرک کو توحید سے چڑ ہے :

آنحضرت ﷺ جس دور میں مبعوث ہوئے ہیں اس وقت ہر طرف کفر ہی کفر تھا اور وہ لوگ کفر میں بڑے پکے تھے۔ ان کیلئے سب سے کڑوا مسئلہ توحید کا تھا۔ جب آپ ؐ

فرماتے لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ تو وہ بگڑ جاتے۔ سورت صٰفّٰت میں اِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ''وہ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں تو وہ غرور کرتے تھے۔'' بگڑ جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا، فریادرس نہیں ہے، کوئی دستگیر نہیں اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِھَۃَ اِلٰھًا وَّاحِدًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ [ص:۵] ''کیا اس پیغمبر نے اتنے الٰہوں کا ایک الٰہ بنا دیا ہے یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ بَعْضَ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ پس شاید کہ آپ چھوڑنے والے ہیں بعض وہ چیز جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے وَضَآئِقٌ بِہٖ صَدْرُکَ اور تنگ ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ کا سینہ۔ یعنی جو مشکل چیزیں ہیں ان کو نہ آپ نے چھوڑا اور نہ چھوڑنے کا ارادہ کیا مگر امکان تو ہے کہ آپ چھوڑ دیں اَنْ یَّقُوْلُوْا کہ یہ لوگ کہتے ہیں لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ کیوں نہیں اتارا گیا اس پر خزانہ۔ اگر یہ نبی ہے تو اَوْجَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ یا کیوں نہیں آیا اس کیساتھ فرشتہ۔ دیکھو آج صوبے کا وزیر اعلیٰ یا گورنر سڑک پر سے گزرے تو آگے پیچھے پولیس ہوتی ہے، راستہ صاف کرتی ہے کہ لوگو ہٹو! گورنر صاحب آ رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب آ رہے ہیں اور یہ رب کا نائب ہے نہ اس کے پاس کوئی خزانہ ہے، نہ باغات ہیں، نہ سونے کی کوٹھی ہے، نہ کوئی فرشتہ گن مین ہے اور کہتا ہے کہ میں رب تعالیٰ کا نائب ہوں۔ اس کے احکام اس کی مخلوق تک پہنچاتا ہوں۔ یہ کیسے نبی بن گیا؟ اس طرح کے طعنے دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ پختہ بات ہے کہ آپ ڈرانے والے ہیں رب کے عذاب سے۔ خدائی صفات آپ میں نہیں ہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کسی کو دی ہیں نافع ضار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں

www.besturdubooks.net

ہے۔ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ''اور اگر پہنچائے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پس کوئی نہیں دور کر سکتا اس تکلیف کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ [سورت یونس] ''اگر اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو کوئی اس کے فضل کو رد نہیں کر سکتا۔'' یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے آنحضرت ﷺ سے اعلان کروایا لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا [سورۃ جن] ''میرے اختیار میں نہیں تمہارا ضرر اور نہ بھلائی۔'' خدائی اختیارات اللہ تعالیٰ نے رتی برابر بھی کسی کو نہیں دیئے۔ اگر دیئے ہوتے تو مخلوق میں سب سے بہتر کہ جس جیسی شخصیت ہوئی ہے نہ ہوگی آنحضرت کو دیتا لیکن آپ کو بھی نہیں دیئے بلکہ ان سے اعلان کروایا کہ میں نہ اپنے نفع نقصان کا مالک ہوں اور نہ تمہارے نفع نقصان کا مالک ہوں۔ تو اور کون ہے جس کو خدائی اختیارات مل گئے ہیں وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا کارساز ہے، کام بنانے والا اور محافظ ہے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا یہ کہتے ہیں افْتَرٰہُ یہ قرآن اس نے گھڑ لیا ہے۔

مشرکوں کا شوشہ کہ یہ قرآن خود بناتا ہے کا جواب :

اس کے جواب میں قرآن پاک میں تین قسم کے چیلنج موجود ہیں۔ ایک پندرھویں پارے میں ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ''آپ کہہ دیں اگر اکٹھے ہو جائیں انسان اور جنات سارے اس بات پر کہ وہ لائیں اس قرآن کے مثل تو نہیں لا سکیں گے اس کی مثل اگرچہ بعض ان کے بعض کے مددگار ہوں۔'' اگر میں اکیلا بنا کر لا سکتا ہوں تو تم سارے اکٹھے ہو کر زور لگاؤ اور بناؤ، لاؤ اور نہیں بن سکو گے تو سمجھ جاؤ کہ میرا بنایا

ہوا بھی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس لئے اس جیسا کوئی نہیں بنا سکتا اور دوسرا چیلنج اس مقام پر ہے۔ فرمایا قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ آپ کہہ دیں پس لاؤ دس سورتیں اس جیسی گھڑی ہوئی۔ قرآن پاک کی کل ایک سو چودہ سورتیں ہیں ایک سو چار تمہیں معاف۔ وہاں تھا کہ سارے انسانوں اور جنوں کو ساتھ ملالو اور یہاں فرمایا وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور بلالو جس کو تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے۔ فرشتوں کو ساتھ ملالو، انسانوں اور جنوں کو ساتھ ملالو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے۔ تم ساری مخلوق ملکر بھی قرآن کریم کی دس سورتوں جیسی سورتیں نہ لاسکو تو پھر یہ اعتراض کرنا کہ اس نے اپنی طرف سے بنایا ہے کتنے ظلم کی بات ہے؟ اور تیسرا چیلنج پہلے پارے میں ہے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ''پس لاؤ تم ایک چھوٹی سی سورت قرآن جیسی۔'' قرآن پاک کی چھوٹی سورتیں تین ہیں سورۃ العصر، سورۃ الکوثر، سورۃ النصر، ان کی تین تین آیتیں ہیں۔ تم ایسی کوئی سورت لے آؤ۔

فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ''پس اگر تم نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے پس بچو اس آگ سے جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کیلئے۔ قرآن کریم کے اس چیلنج کو آج تک کسی نے قبول نہیں کیا حالانکہ اس وقت بڑے فصیح و بلیغ لوگ موجود تھے۔ **سحبان** وائل ایک شخص گزرا ہے اس کی فصاحت و بلاغت لوگوں میں مشہور تھی۔ وہ ایک سال تک کسی مجمع میں گفتگو کرتا تو کوئی لفظ دوبارہ زبان پر نہ لاتا اور اگر وہی مضمون دوبارہ بیان کرتا ہوتا تو اس کو دوسرے الفاظ اور نئی عبارت سے ادا کرتا۔ لیکن یہ لوگ بھی چیلنج قبول نہیں کر سکے۔ تو فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر وہ جواب نہ دے سکیں فَاعْلَمُوْٓا پس تم جان

لو اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ بیشک یہ قرآن اتارا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق، یہ کسی کا گھڑا ہوا نہیں ہے اور جس مسئلے سے یہ چڑ ھتے ہیں وہ بھی سن لو وَاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اور یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر صرف وہی اللہ تعالیٰ۔ اس کے سوا نہ کوئی معبود، نہ کوئی مسجود، نہ کوئی نذر ونیاز کے لائق، نہ کوئی حاجت روا، نہ کوئی مشکل کشا، نہ کوئی فریادرس، نہ کوئی دستگیر، نہ کوئی نفع نقصان کا مالک، نہ عزت ذلت کسی کے اختیار میں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ [آل عمران: ۲۶] ''اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہاتھ میں خیر ہے۔'' فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا تم مسلمان ہونے والے ہو۔ فرمانبردار بنو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کا کام ہے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا، اس کے عذاب سے ڈرانا اور راحت کی خوشخبری دینا آگے تمہاری مرضی ہے اسلام لاؤ یا نہ لاؤ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا جو شخص ارادہ کرتا ہے دنیا کی زندگی کا وَزِيْنَتَهَا اور اس کی زیب وزینت کا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا ہم ان کو پورا پورا دیتے ہیں ان کے اعمال اس میں وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اور ان کو اس میں کوئی نقصان نہیں ہوتا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہ وہ لوگ ہیں لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ نہیں ہے ان کیلئے آخرت میں اِلَّا النَّارُ مگر آگ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا اور اکارت ہو جائیگا جو انہوں نے کیا ہے وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور باطل ہو جائیگی وہ چیز جو وہ کیا کرتے تھے اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ کیا پس وہ شخص جو واضح

دلیل پر ہے مِنْ رَّبِّہٖ اپنے رب کی طرف سے وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ اور اس کیساتھ لگا ہوا ہے ایک گواہ اس (اللہ) کی طرف سے وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تھی راہنمائی کرنے والی اور رحمت اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ اور جو شخص انکار کرے گا اس کا گروہوں میں فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ پس آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ پس نہ ہو تو شک میں قرآن کے بارے میں اِنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ بیشک یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی اور کون ہے زیادہ ظالم اس شخص سے جس نے افترا باندھ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ یہ لوگ پیش کیے جائیں گے اپنے رب کے سامنے وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ اور کہیں گے گواہ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کہ یہ وہی لوگ ہیں کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ خبردار اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ظالموں پر اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وہ جو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے سے وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا اور تلاش کرتے ہیں اس راستے میں کجی وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ اور وہ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

جو دنیا چاہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا دے دیتے ہیں :

اللہ تبارک وتعالیٰ کا نظام یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں ترقی کرنا چاہے اور جتنی کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی ترقی دے دیتے ہیں۔ دیکھو پہنچنے والے چاند تک پہنچ گئے ہیں اور اب زہرہ ستارے تک پہنچنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ سمندر کی تہہ تک پہنچے ہیں، زمین کے پیٹ سے بہت کچھ نکالا ہے اور نکالیں گے، فضا میں اڑتے پھرتے ہیں جس کا مقصد صرف دنیا ہے۔ وہ دنیا میں جتنی ترقی کرنا چاہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اس کو دیں گے اور جو شخص آخرت کے بارے میں ارادہ کرے گا اس کو آخرت ملے گی۔ جو جسطرح کی محنت کرے گا اسی طرح کا اس کو پھل ملے گا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا جو شخص ارادہ کرتا ہے دنیا کی زندگی کا کہ وہ دنیا میں کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے وَزِيْنَتَهَا اور دنیا کی زیب و زینت کا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا ہم ان کو پورا پورا دیتے ہیں ان کے اعمال دنیا میں، جو محنت کریں گے اس کا پھل ملے گا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اور ان کو اس دنیا میں مجموعی لحاظ سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ انفرادی طور پر کسی وقت کچھ خسارہ ہو تو وہ بات الگ ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہ وہ لوگ ہیں لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ نہیں ہے ان کیلئے آخرت میں مگر آگ ہی کیونکہ آخرت کیلئے انہوں نے کچھ نہیں کیا آخرت میں ان کیلئے آگ ہی آگ ہے اور کچھ نہیں وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا اور اکارت ہو جائیں گے جو انہوں نے کیا ہے دنیا میں نیکی کا کام آخرت کیلئے۔ کیونکہ ایمان نہیں ہے اور ایمان کے بغیر بڑی سے بڑی نیکی کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حالانکہ کافر بھی بڑے بڑے نیکی کے کام کرتے ہیں رفاہی اداروں کے ذریعے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں، ہسپتال بناتے ہیں، لوگوں کے علاج کراتے ہیں،

www.besturdubooks.net

یتیم خانے بھی بنائے ہوئے ہیں اگر کسی علاقے میں قحط پڑ جائے یا زلزلہ آ جائے تو فوراً وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ان معاملات میں وہ مسلمانوں سے آگے ہیں مگر چونکہ ایمان کی دولت سے محروم ہیں اس لئے ان کی کوئی نیکی آخرت میں مفید نہیں ہوگی وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور باطل ہو جائیگی وہ چیز جو وہ کماتے تھے۔ جو عمل بھی انہوں نے نیکی کا کیا وہ سب کا سب باطل ہو جائے گا کیونکہ ایمان تمام اعمال کی بنیاد ہے۔

قبول عمل کی تین شرائط :

اور یہ بات تم کئی مرتبہ سن چکے ہو کہ عمل کی قبولیت کیلئے تین بنیادی شرطیں ہیں۔

۱)......ایمان ۲)......اخلاص ۳)......اتباع سنت

ان کے بغیر عمل کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ کیا پس وہ شخص جو واضح دلیل پر ہے اپنے رب کی طرف سے۔ اس شخصیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ اور اس کیساتھ لگا ہوا ہے ایک گواہ اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ گواہ سے کیا مراد ہے؟ ایک یہ کہ قرآن پاک مراد ہے جو بڑی فصیح اور بلیغ کتاب ہے۔ یہ آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور کل کے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اگر یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو تم اس جیسی دس سورتیں بنا لاؤ۔ لیکن یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے تو پھر یہ قرآن پیغمبر علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور یہ تفسیر بھی کرتے ہیں کہ شاہد سے مراد دوسرے معجزے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات گرامی کی صداقت کیلئے صادر فرمائے جیسے چاند دو ٹکڑے ہوا، درخت چل کر آئے، لوگوں نے آنکھوں سے دیکھا، تھوڑا کھانا زیادہ ہوا، تھوڑا پانی زیادہ ہو گیا اور بہت سارے معجزات تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کی نبوت پر واضح

www.besturdubooks.net

دلائل تھے۔تو فرمایا کہ اس کی گواہی دینے والی چیزیں بھی ساتھ موجود ہیں وَمِنْ قَبْلِہٖ كِتٰبُ مُوْسٰى اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تھی تورات اِمَامًا وَّرَحْمَةً راہنمائی کرنے والی لوگوں کی اور رحمت تھی۔

قرآن کریم کے بعد مقام تورات کا ہے :

ہزار ہا سال تک لوگ تورات پر عمل کرتے رہے۔تمام آسمانی کتابوں میں قرآن کریم کے بعد تورات کا مقام بہت بلند ہے۔بے شمار اللہ کے پیغمبر تورات کے مطابق عمل کرتے رہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی اصل کتاب توریت ہی تھی انجیل کو اس کا تکملہ اور ضمیمہ سمجھو۔لیکن تورات میں یہودیوں نے بڑی تحریفات کی ہیں جیسے آجکل اہل بدعت نے دین کا نقشہ بدل کے رکھ دیا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی اصلاح شروع کی تو عوام خواص،مولوی پیر بگڑ گئے کہ یہ ہمارے دین میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔انہوں نے دین کی شکل وہ بنائی ہوئی تھی جسطرح آج کل بدعتیوں نے بنائی ہوئی ہے۔ان کے خلاف بھی کوئی لفظ کہو تو بھڑوں کی طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں جسطرح یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑ گئے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبر کو سولی پر چڑھانے کی بھی کوششیں کیں کہ یہ ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔حالانکہ جو کچھ یہ اہل بدعت کرتے ہیں وہ سب بدعت اور گناہ ہے۔بیشک قرآن اور حدیث پر ان کو پرکھ لو اور پھر حنفی ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ سب بدعات ہیں۔

بدعت کی سب سے زیادہ تردید فقہ حنفی میں ہے :

میں دعوے کیساتھ کہتا ہوں کہ فقہ حنفی میں جتنی شرک وبدعت کی تردید ہے اتنی اور کسی فقہ میں نہیں ہے۔البحر الرائق فقہ حنفی کی بڑی کتاب ہے۔اس کے مصنف ابن نجیم

www.besturdubooks.net

مصریؒ اتنے بڑے مرتبے کے آدمی تھے کہ ان کو ابوحنیفہ ثانی کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ شب برأت اور دیگر مواقع پر مساجد میں ضرورت سے زیادہ روشنی کرتے ہیں یہ سب بدعت اور گناہ ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اصلاح شروع کی تو سب ان کے مخالف ہو گئے حتی کہ انکو سولی پر لٹکانے کی تیاری کی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔ سورۂ نساء آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ''بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔'' اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں یعنی جو لوگ صحیح طریقے سے تورات کو مانتے ہیں وہ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں اور آخری پیغمبر پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور نویں پارے میں تم پڑھ چکے ہو اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ ''پاتے ہیں اس پیغمبر کو لکھا ہوا تورات اور انجیل میں۔'' اور پہلے پارے میں ہے وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ''اور تھے اس سے پہلے وہ کافر فتح مانگتے۔'' یعنی آپ ﷺ کے وسیلے سے دعا کرتے تھے کہ اے پروردگار! آخر الزمان کے وسیلے اور طفیل سے ہمیں فتح عطا فرما فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ''پس جب آپ تشریف لائے اور انہوں نے پہچان لیا تو انکار کر دیا۔'' اس ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ اور جو شخص انکار کرے گا اس کا گروہوں میں سے جو عرب کی سرزمین پر رہتے ہیں فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ پس آگ اس کے وعدے کی جگہ ہے، اس کا ٹھکانہ ہے اے مخاطب! فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ پس نہ ہو تو قرآن کے بارے میں شک کرنے والوں میں سے۔ قطعاً کوئی شک نہ کرنا اے سننے والے! اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ بیشک یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔ اس کا پڑھنا ثواب، اس کا سمجھنا ثواب، اس کو ہاتھ لگانا ثواب، اس کو

www.besturdubooks.net

دیکھنا ثواب، قرآن پاک کی ایک آیت بغیر ترجمے کے پڑھنے کا ثواب سو نفل پڑھنے سے زیادہ ثواب ہے اور ترجمے کیساتھ پڑھنے کا ثواب ہزار نفل پڑھنے سے زیادہ ہے۔ مگر ہم نے اس کتاب کی قدر نہیں کی ہم نے اس کو تیجے کیلئے رکھا ہوا ہے کہ کوئی مر جائے تو وہاں پڑھ لو یا قسم اٹھانے کیلئے رکھا ہوا ہے۔

اگر قرآن اجرت لیکر پڑھا جائے تو ثواب نہیں پہنچتا :

اور یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں کہ اگر بغیر اجرت کے پڑھو گے تو اس کا تو ثواب پہنچے گا اور اگر کسی کو چائے کی پیالی بھی پلاؤ گے تو کچھ ثواب نہیں ہوگا بلکہ تم بھی گنہگار ہو گے اور وہ پڑھنے والا بھی گنہگار ہوگا بلا معاوضہ پڑھ کر ثواب بخشو یہ جائز ہے۔ بلکہ ہر مسلمان کا اخلاقی فریضہ ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو تین دفعہ سورت اخلاص پڑھ کر بخشے رب تعالیٰ پورے قرآن کا ثواب دیتے ہیں اور تین دفعہ پڑھنے پر تین منٹ بھی نہیں لگتے اور طریقہ یہ ہے کہ تین دفعہ سورت اخلاص پڑھ کر کہو اے پروردگار! اس کا ثواب فلاں کو پہنچا دے اس کو پورے قرآن کا ثواب پہنچ جائے گا۔

تو قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور ہمارے لئے ہدایت نامہ ہے اور تری رحمت ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ اور کون ہے زیادہ ظالم اس شخص سے افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا جس نے افترا باندھا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا کہ اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کی کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور کسی نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، جہلائے عرب نے کہا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اس کے بعد پھر اپنے متعلق دعویٰ کر دیا نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُ

www.besturdubooks.net

ہ[مائدہ:۱۸] ''ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔'' یہ سب اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّہِمْ یہ لوگ پیش کیے جائیں گے اپنے رب کے سامنے قیامت والے دن وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ شاہد کی جمع ہے۔اور کہیں گے گواہ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رب پر۔یہ گواہ کون ہونگے۔

گواہی دینے والوں کی تشریح :

۱)......اللہ تعالیٰ کے پیغمبر گواہ ہونگے۔

آنحضرت ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا [فتح:۸] ''بیشک بھیجا ہم نے آپ کو گواہ بنا کر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

۲)......وہ فرشتے مراد ہیں جو اعمال لکھتے ہیں۔ ۳)......شاہد سے مراد اعضاء بھی ہیں۔

وہ اس طرح کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ مشرکوں سے کہیں گے تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم گمان کرتے تھے تو وہ اپنے شرک کا انکار کریں گے اور کہیں گے وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ [انعام:۲۳] ''قسم ہے اللہ کی جو ہمارا پروردگار ہے نہیں تھے ہم شرک کرنے والے۔'' ان کے انکار کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں پر مہر لگا دیں گے۔سورت یٰسین میں ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ [۶۵] ''آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے مونہوں پر اور کلام کریں گے ہمارے سامنے ان کے ہاتھ اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کماتے تھے۔'' اور سورت حٰم سجدہ آیت نمبر ۲۰ میں ہے شَھِدَ عَلَیْھِمْ

www.besturdubooks.net

سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ''گواہی دیں گے ان پر ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔'' تو آدمی کے اعضاء بولیں گے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ''وہ کہیں گے تم کیوں گواہی دیتے ہو ہمارے خلاف قَالُوْا اعضاء کہیں گے اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ہم کو بلوایا ہے اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو بلوایا ہے۔'' اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ تو سب گواہی دیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ خبردار اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

ظالموں کی اوصاف :

ظالم ہیں کون؟ تو اس مقام پر ظالموں کی تین صفتیں بیان فرمائی ہیں۔

پہلی صفت...... اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وہ جو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے سے۔ قولاً روکیں یا فعلاً یہ ظالم ہیں۔

دوسری صفت...... وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کجی۔

نفاذ اسلام میں حکمران سب سے بڑی رکاوٹ :

کہ نام اسلام کا ہو مگر ہو ان کی مرضی جسطرح آج کل کا حکمران طبقہ ہے اور صرف پاکستان کا نہیں بلکہ تقریباً پچاس اسلامی ملک ہیں سب کے حکمران مجرم ہیں اور اسلامی نظام نافذ کرنے میں سب سے بڑی روکاوٹ ہیں۔ کرسی اقتدار ان کے پاس ہے ان کو اسلام ان کی مرضی کا چاہئے۔ اندازہ لگاؤ کہ شریعت کورٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ سود حرام ہے۔ کیونکہ نص قطعی ہے اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [بقرہ:۲۷۵] ''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔'' اور اس کی حرمت پر احادیث متواترہ اور

www.besturdubooks.net

اجماع امت موجود ہے۔اب ہماری حکومت نے یہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ میں کیس دائر کیا ہے کہ شریعت کورٹ کے فیصلہ کو منسوخ کرو، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن کا حکم منسوخ کرو۔پھر بزرگوں سے اپنی مرضی کا بیان دلراتے ہیں۔چنانچہ پچھلے دنوں محترم ابن سبیل صاحب (امام کعبہ) تشریف لائے تھے۔ بڑے اچھے آدمی ہیں مگر ان کے بیان پر حیرانگی ہوئی کہ انہوں نے یہ بیان کیوں دیا ہے؟ ان سے حکومت نے یہ بیان دلوایا کہ پاکستان میں سود کافی سالوں سے چلا آرہا ہے بٹن دبانے سے تو ختم نہیں ہوگا، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔تجھے کیا مصیبت پڑی ایسا بیان دینے کی۔تم اپنا موقف پیش کرو کہ اس کو جلد ختم کرو مگر جو حضرات باہر سے تشریف لاتے ہیں یہ ان کو مجبور کر کے اپنی مرضی کے مطابق الٹے سیدھے بیان دلواتے ہیں کیونکہ صراط مستقیم ان کو موافق نہیں ہے۔

تیسری صفت ...... وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔چاہے عقیدے کے لحاظ سے منکر ہوں اور چاہے عقیدے کے لحاظ سے انکار نہ بھی کریں مگر تیاری تو بالکل نہیں ہے۔

www.besturdubooks.net

أُولَٰٓئِكَ لَمْ

يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰٓئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ یہ لوگ ہیں عاجز نہیں کر سکتے زمین میں وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ اور نہیں ہے ان کیلئے

اللہ تعالٰی کے سوا کوئی حمایتی یُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دگنا کیا جائے گا ان کیلئے
عذاب مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وہ نہیں طاقت رکھتے سننے کی وَمَا كَانُوْا
يُبْصِرُوْنَ اور نہیں تھے وہ دیکھتے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہی لوگ
ہیں جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ
اور گم ہو جائیگی ان سے وہ چیز جو وہ افتراء کرتے تھے لَا جَرَمَ ضرور بضرور اَنَّهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ بیشک وہ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ بہت نقصان اٹھانے والے
ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ اٰمَنُوْا جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل
کئے انہوں نے اچھے وَاَخْبَتُوْٓا اور جھکے وہ اِلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہی لوگ جنت والے ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ اس
جنت میں ہمیشہ رہیں گے مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ مثال دونوں گروہوں کی كَالْاَعْمٰى
وَالْاَصَمِّ جیسے اندھا اور بہرہ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ اور دیکھنے والا اور سننے والا
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا یہ دونوں برابر ہیں مثال میں اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم
نصیحت حاصل نہیں کرتے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے رسول
بنا کر نوح علیہ السلام کو اِلٰى قَوْمِهٖٓ ان کی قوم کی طرف اِنِّىْ لَكُمْ بیشک میں
تمہارے لئے نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ڈرانے والا ہوں کھول کر اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ
نہ عبادت کرو تم مگر اللہ تعالٰی کی اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ بیشک میں خوف کھاتا ہوں
تم پر عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ دردناک دن کے عذاب سے فَقَالَ الْمَلَاُ پس

www.besturdubooks.net

کہا سرداروں نے اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ جنہوں نے کفر کیا تھا ان کی قوم میں سے مَا نَرٰکَ ہم نہیں دیکھتے آپ کو اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا مگر اپنے جیسا انسان وَمَا نَرٰکَ اتَّبَعَکَ اور ہم نہیں دیکھتے آپ کو کہ تیری پیروی کی ہو اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا مگر وہ لوگ جو ہم میں سے کمی ہیں بَادِیَ الرَّاْیِ سرسری رائے والے وَمَا نَرٰی لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت۔ بَلْ نَظُنُّکُمْ کٰذِبِیْنَ بلکہ ہم خیال کرتے ہیں تمہیں جھوٹا قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یٰقَوْمِ اے میری قوم اَرَءَیْتُمْ بتاؤ تم اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰنِیْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ اور دی اس نے مجھے رحمت اپنی طرف سے فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ اور وہ مخفی ہو گئی تم پر اَنُلْزِمُکُمُوْھَا کیا ہم لازم کر دیں گے تم پر وَاَنْتُمْ لَھَا کٰرِھُوْنَ حالانکہ تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

اس سے پہلے اس بات کا ذکر تھا کہ ظالم وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں کجی تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ یہ لوگ ہیں عاجز نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کو زمین میں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے زلزلہ لے آئے، سیلاب لے آئے اور کوئی عذاب بھیج کر تباہ کر دے۔ جن علاقوں میں سیلاب آیا ہے ان کو جا کر دیکھو کس طرح ان کا کچومر نکلا ہے وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا حمایتی۔ اللہ تعالیٰ سے ورے کوئی سازگار نہیں ہے، کوئی مددگار نہیں ہے ان کی کون مدد کرے گا؟ یُضٰعَفُ

www.besturdubooks.net

لَهُمُ الْعَذَابُ دگنا کیا جائے گا ان کیلئے عذاب قیامت والے دن، اسلئے کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے راستے سے رکے اور دوسروں کو بھی روکا مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وہ طاقت نہیں رکھتے حق بات سننے کی وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ اور نہیں تھے وہ دیکھتے حق کی نشانیوں کو۔ اب دیکھو زلزلہ آیا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ صدر وزیر اعظم توبہ کرتے اور ساری قوم توبہ کرتی لیکن کوئی ٹس سے مس تک نہیں ہوا۔ نہ حکمران، نہ قوم سب کا پرنالہ وہیں ہے جہاں تھا۔ اللہ تعالیٰ نافرمانیوں سے بچائے اور نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

قیامت والے دن مشرک پچھتائیں گے :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور کجی تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے منکر ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ یہی لوگ ہیں جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور گم ہو جائیگی ان سے وہ چیز جو وہ افتراء کرتے تھے۔ آج تو کہتے ہیں هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ [سورۃ یونس] "یہ تو ہمارے سفارشی ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس۔" اور کہتے ہیں کہ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُونَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى [سورۃ زمر] "ہم نہیں عبادت کرتے ان کی مگر اس لئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلائیں گے۔" مگر قیامت والے دن کوئی ان کے کام نہیں آئے گا ان کے سارے دعوے اور گمان کافور ہو جائیں گے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ ضرور بضرور بیشک وہ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ بہت زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

آج تو یہ لوگ دنیا کے نشے میں مدہوش ہیں اس لئے ان کو نفع نقصان کا کوئی احساس نہیں ہو رہا جب دنیا کا نشہ اترے گا تو پھر معلوم ہوگا کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

www.besturdubooks.net

اس کو تم اس طرح سمجھو کہ ڈاکٹر آپریشن کے وقت یا تو سارے جسم کو بے ہوش کرتے ہیں یا اس جگہ کو سُن کرتے ہیں جہاں سے آپریشن کرنا ہوتا ہے۔ پھر آدمی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے؟ جب وہ نشہ اترتا ہے تو درد شروع ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ میرا بازو کٹ گیا ہے یا ٹانگ کٹ گئی ہے، پیٹ چاک کیا ہے۔ دنیا کی محبت کا نشہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ جس وقت عزرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جان نکالیں گے تو معلوم ہوگا کہ میں کیا کرتا رہا ہوں۔ اس کے بعد جب قبر میں اندھے اور بہرے فرشتے ہتھوڑوں سے پٹائی کریں گے تو معلوم ہوگا کہ کیا نقصان کر کے آیا ہوں۔ پھر حشر والے دن پتہ چلے گا کہ نقصان کر کے آیا ہوں یا نفع کما کے لایا ہوں۔ قرآن کریم کا طریقہ کار ہے کہ اگر مجرموں کی سزا کا ذکر کرتا ہے تو اس کے برعکس مومنوں کی جزا کا بھی ذکر کرتا ہے کیونکہ بِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْاَشْيَاءُ ''چیزیں اپنی ضد سے واضح ہوتی ہیں۔'' دونوں چیزیں سامنے ہوں تو پھر حقیقت کھلتی ہے کہ نیکی کیا ہے بدی کیا ہے، ایمان کیا ہے کفر کیا ہے، جنت کیا ہے دوزخ کیا ہے، راحت کیا ہے آرام کیا ہے۔

کافروں کے ذکر کے بعد اب اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کیے انہوں نے اچھے۔ یعنی محض مومن ہونے کے دعویدار ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے ہیں وَاَخْبَتُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اور جھکے وہ اپنے رب کی طرف۔ ہر وقت ان کا اپنے رب کیساتھ تعلق ہے، نمازوں میں، روزوں میں، اللہ تعالیٰ کے ذکر میں، حلال حرام کی تمیز کرنے میں رب تعالیٰ کا حکم دیکھتے ہیں اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہی لوگ جنت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جنت میں داخل ہونے کے بعد هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں

گے۔آگے اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور کافروں کا تقابل ایک مثال کے ذریعے کیا ہے۔
فرمایا مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ مثال دونوں گروہوں کی جیسے اندھا اور بہرہ
اس کے مقابلے میں وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ اور دیکھنے والا اور سننے والا هَلْ يَسْتَوِيٰنِ
مَثَلًا کیا یہ دونوں برابر ہیں مثال میں۔ایک اندھا ہے اور ایک دیکھنے والا ہے، ایک بہرہ
ہے اور ایک سننے والا ہے۔کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! اسی طرح تم سمجھ لو کہ مومن اور
کافر بھی برابر نہیں ہو سکتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔آگے اللہ
تعالیٰ نے کئی واقعات ذکر فرمائے ہیں۔نوح علیہ السلام کا، ہود علیہ السلام کا، صالح علیہ
السلام کا، ابراہیم علیہ السلام کا، لوط علیہ السلام کا، شعیب علیہ السلام کا کہ ایک طرف حق
والے ہیں اور دوسری طرف باطل والے ہیں ان واقعات کے ضمن میں حق والوں کا نتیجہ
دیکھ لو اور باطل والوں کا حشر دیکھ لو۔ارشاد ربانی ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور
البتہ تحقیق بھیجا ہم نے رسول بنا کر نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف۔

''مفتاح السعادہ'' تاریخ کی کتاب ہے۔اس میں لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام کا نام عبدالغفار تھا قوم کی حالت پر نوحہ کرتے کرتے نوح پڑ گیا۔ان کے والد کا نام لمط تھا اور وہ بھی پیغمبر تھے۔نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال قوم کو تبلیغ کی۔چنانچہ سورۃ عنکبوت میں ہے فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ''پس ٹھہرے وہ ان کے درمیان ایک ہزار سال سے پچاس سال کم۔'' اور دعوت دیتے رہے۔سورت نوح میں ہے اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ''میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی۔'' ہر رات تبلیغ کرتے تھے اور ہر دن تبلیغ کرتے تھے۔اور آیت نمبر ۸-۹ میں ہے ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّىْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ''پھر بیشک میں نے انکو برملا

دعوت دی پھر میں نے ان کو علی الاعلان دعوت دی اور میں نے ان کو پوشیدہ طور پر بھی دعوت دی۔'' اگلے رکوع میں آئے گا ان اللہ تعالیٰ وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ''اور نہیں ایمان لائے اس کیساتھ مگر بہت تھوڑے لوگ۔''

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھیوں کی تعداد :

کسی تفسیر میں ۸۰ کا ذکر آتا ہے، کسی میں بیاسی کا، کسی میں ۸۴، کسی میں ۹۰، کسی میں ۹۴، ۱۰۰ کی تعداد بھی پوری نہیں ہوتی۔ پھر افسوس کی بات ہے کہ نوح علیہ السلام کی بیوی جس کا نام واعلہ تھا وہ بھی ایمان نہیں لائی اور بیٹا جس کا نام جان اور لقب کنعان تھا وہ بھی ایمان نہیں لایا۔ باقی تین بیٹے حام، سام اور یافث مومن تھے رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اور بیٹی کوئی نہیں تھی انہیں تین بیٹوں سے آگے نسل چلی ہے۔ سورت صٰفّٰت آیت نمبر ۷۷ میں ہے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ''اور کر دیا ہم نے ان کی اولاد کو وہی باقی رہنے والے۔'' نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا اِنِّیْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ بیشک میں تمہارے لئے ڈرانے والا ہوں کھول کر۔ لگی لپٹی گول مول بات نہیں کرتا کہ میں تمہیں اندھیرے میں رکھوں۔ کیونکہ بات کھلی اور صاف ہو تو پھر ہی سمجھ آتی ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے تمہارے سامنے کرنی ہے وہ یہ ہے اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اللہ تعالیٰ کی۔

تمام پیغمبروں کا پہلا سبق توحید :

اور دنیا میں جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے ہیں ان کا پہلا سبق یہی تھا یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ''اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو نہیں ہے تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود۔'' نہ کوئی حاجت روا، نہ کوئی مشکل کشا، نہ کوئی فریاد

رس، نہ کوئی دستگیر، نہ کوئی خالق، نہ کوئی رازق، نہ کوئی مقنن قانون بنانے والا، نہ کوئی حاضر نہ کوئی ناظر، نہ کوئی مختار، نہ کوئی عالم الغیب، ان سب خوبیوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ تمام پیغمبروں اور ولیوں نے توحید کا ہی سبق دیا ہے۔ بزرگوں کی کتابیں پڑھو تو معلوم ہو کہ انہوں نے کیا تعلیم دی ہے۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی دو کتابیں مشہور ہیں ایک ''غنیۃ الطالبین'' بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ان کی نہیں ہے۔ وہ غلط کہتے ہیں بلکہ یہ انہی کی کتاب ہے اور دوسری ہے ''فتوح الغیب'' یہ عربی زبان میں تھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا حکیم محمد صادق مرحوم کو انہوں نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے اور میرا مشورہ اس میں شامل ہے۔ اس کتاب میں توحید کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس کو ضرور پڑھو۔ حضرت کے ایک بیٹے کا نام عبدالرزاقؒ تھا۔ یہ بڑے اکابر محدثین میں سے تھے اور ایک کا نام عبد الوہاب تھا۔ یہ اتنے بڑے عالم تو نہیں تھے مگر ولی کامل کے بیٹے اور بڑے پارسا آدمی تھے۔ آخری مقالے میں لکھا ہے کہ حضرت کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھے کہنے لگے ابا جی! دنیا سے جا رہے ہو مجھے کوئی وصیت کر دو۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ان کی طرف غور سے دیکھا اور فرمایا اَلتَّوْحِیْد، اَلتَّوْحِیْد، اَلتَّوْحِیْد۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا۔ اس سے اندازہ لگاؤ کہ بزرگوں نے کیا تعلیم دی ہے۔ تو انبیاء کرام علیہم السلام کا پہلا سبق ہی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی یہی سبق دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ بیشک میں خوف کھاتا ہوں تم پر دردناک دن کے عذاب کا فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ پس کہا سرداروں نے جنہوں

نے کفر کیا تھا ان کی قوم میں سے۔ یعنی نوح علیہ السلام کی قوم کے بڑے لوگوں نے ان کا جواب دیا مَا نَرٰىکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ہم نہیں دیکھتے تمہیں کو مگر اپنے جیسا انسان کہ ہماری طرح کھاتے پیتے ہو، لباس پہنتے ہو، بازاروں میں چلتے پھرتے ہو، بیوی بچے رکھتے ہو، یہ نبوت کا دعویٰ کیسے کر رہے ہو۔ کفار مشرکین ہمیشہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں کہ انسان نبی نہیں بن سکتا منصب رسالت کیلئے کوئی فرشتہ، نوری مخلوق ہونی چاہیے۔

کفار مشرکین بشر کو نبوت کی اصل نہیں سمجھتے :

چنانچہ سورۃ قمر میں ہے فَقَالُوْا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ "کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے میں سے ایک انسان کے پیچھے لگ جائیں۔ اگر ایسا کریں گے تو اِنَّا اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ہم اس وقت گمراہی اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے۔" تو بشر کا نبی بننا بڑا عجیب سمجھتے تھے اور اس مسئلے میں پرانے زمانے کے کافر اور موجودہ دور کے بدعتی برابر ہیں۔ وہ بشر مانتے تھے اور نبوت کا انکار کرتے تھے جب کہ یہ نبی مانتے ہیں اور بشریت کا انکار کرتے ہیں اور بنی نوع انسان سے نکال کر نوری مخلوق میں داخل کر دیا ہے اور پھر خود ہی نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ کا عقیدہ بنا لیا ہے۔ وہ بھی گمراہ تھے اور یہ بھی گمراہ ہیں۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ تو نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ ہم تجھے اپنے جیسا انسان دیکھتے ہیں تو نبی کیسے بن گیا؟ اور دوسرا اعتراض یہ کیا کہ وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا اور ہم نہیں دیکھتے آپ کو کہ تیری پیروی کی ہو مگر وہ لوگ جو ہم میں سے کمی ہیں، رذیل لوگ ہیں۔ اگر آپ کا اتباع امیر کبیر لوگ کرتے تو ہم آپ کے دعوے پر غور کر سکتے تھے مگر آپ کے متبعین تو کمی کمین لوگ ہیں لہذا ہم اعلیٰ خاندان والے تمہاری نبوت کو تسلیم نہیں کرتے اور صرف رذیل لوگ ہی نہیں بلکہ بَادِيَ الرَّاْيِ سرسری رائے

والے ہیں۔کسی پختہ رائے کے مالک نہیں ہیں لہذا ایسے کمزور لوگوں نے جسکو نبی مانا ہو ہم اسے نبی ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔عموماً لوگوں نے مال و دولت ،عہدہ اور حسب نسب کو ہی کمال کی بنیاد سمجھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کمال اور کامیابی کا معیار ایمان اور نیکی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ ''بیشک اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جس کیساتھ محبت کرتا ہے وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ اور دین نہیں دیتا مگر اس کو جس کیساتھ محبت کرتا ہے وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ اور ایک روایت میں ہے اور ایمان نہیں دیتا مگر اسکو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔تو اصل کمال تو ایمان اور دین ہے۔اور مشرکین نے نوح علیہ السلام کو یہ بھی کہا وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت ۔تم ہم سے کسی طرح بھی بہتر نہیں ہو،نہ مال و دولت کے اعتبار سے،نہ نوکر چاکر اور جائیداد کے اعتبار سے بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ بلکہ ہم خیال کرتے ہیں تمہیں جھوٹا۔ہمارے نزدیک تمہارا دعویٰ نبوت درست نہیں ہے۔ قَالَ نوح علیہ السلام نے فرمایا قوم کے اعتراضات کے جواب میں يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ اے میری قوم! بتاؤ تم اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ اور دی اس نے مجھے رحمت اپنی طرف سے۔

ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی وحی الٰہی کی وجہ سے ہمیشہ واضح راستے پر ہوتا ہے اور خصوصی رحمت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نبوت کے عظیم عہدے پر سرفراز فرمایا ہے۔اور یہ

www.besturdubooks.net

سب سے بڑا انعام خداوندی ہے اور بہت بڑی فضیلت ہے جسے اللہ تعالیٰ عطا کردے۔
فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر یہ انعامات ہوئے ہوں اور یقیناً ہوئے ہیں
فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اور یہ چیز تم پر مخفی ہوگئی ہو۔ظاہر ہے کہ جس کا عقیدہ فاسد اور عمل باطل
ہے تو اس کے اندر باطنی روشنی ہی موجود نہیں ہے جس کے ذریعے وہ ان انعامات الٰہی کا
مشاہدہ کرسکے۔اس میں وہ صلاحیت ہی موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے اسے کمالات نبوت
نظر آسکیں اور وہ نبی کے مرتبہ کو پہچان سکے۔فرمایا اگر تم میرے واضح راستے اور مجھ پر ہو
نے والی خصوصی رحمت کا ادراک نہ کرو أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ کیا ہم لازم کر
دیں گے تم پر حالانکہ تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔یعنی تم خدا کی ہدایت اور اس کی رحمت کو پسند
ہی نہیں کرتے تو ہم کیسے زبردستی تمہیں چمٹادیں۔اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو ہدایت نہیں دیتا۔
جو نیت اور ارادہ کرے اور طالب ہو اسے دیتا ہے۔

www.besturdubooks.net

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِىْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَىَّ اِجْرَامِىْ وَاَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی مال اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہیں ہے میری مزدوری مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہیں میں دھکیلنے والا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ بیشک وہ ملنے والے ہیں اپنے پروردگار سے وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ اور لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ تم لوگ جاہل ہو وَيٰقَوْمِ مَنْ

يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اور اے میری قوم کون میری مدد کریگا اللہ تعالیٰ کے سامنے اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اگر میں نے ان کو دھکیل دیا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اور میں نہیں کہتا تم سے عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہیں جانتا میں غیب وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ اور میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اور میں نہیں کہتا ان لوگوں کو تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ جنہیں تمہاری آنکھیں حقیر سمجھتی ہیں لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہ ان کو ہرگز نہیں دیگا اللہ تعالیٰ خیر اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو ان کے نفسوں میں ہے اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ بیشک میں اس وقت البتہ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤں گا قَالُوْا کہا نوح علیہ السلام کی قوم نے يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا اے نوح تو نے جھگڑا کیا ہے ہمارے ساتھ فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پس بہت زیادہ جھگڑا کیا ہے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لے آ تو ہمارے پاس وہ چیز جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچوں میں سے قَالَ فرمایا نوح علیہ السلام نے اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ بیشک لائیگا اس کو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ اِنْ شَآءَ اگر وہ چاہے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور تم اس کو عاجز نہیں کر سکتے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اور نہیں فائدہ دے گی تمہیں میری نصیحت اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ جو میں چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اگر ہے اللہ تعالیٰ چاہتا اَنْ يُّغْوِيَكُمْ کہ تمہیں

www.besturdubooks.net

گمراہ کردے ھُوَ رَبُّکُمْ وہی تمہارا رب ہے وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ کیا یہ کہتے ہیں کہ گھڑ لایا ہے یہ اس قرآن کو قُلْ آپ فرمادیں اِنِ افْتَرَیْتُهٗ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ پس مجھ پر ہی ہے میرا گناہ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ اور میں بری ہوں ان گناہوں سے جن کا تم ارتکاب کرتے ہو۔

پیغمبر کی مزدوری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے:

اس سے پچھلی آیت کریمہ میں تھا کہ میں تمہیں زبردستی ہدایت نہیں دے سکتا کہ تمہارے جی ناپسند کرتے ہوں۔ اور اگر تمہارے ذہن میں یہ بات ہو کہ میں اس تبلیغ سے کوئی مالی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں تو یہ بات بھی تم ذہن سے نکال دو وَیٰـقَـوْمِ لَآ اَسْـئَـلُکُمْ عَلَیْهِ مَالًا اور اے میری قوم! میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی مال کہ میں جو تمہیں خدا کا پیغام پہنچا رہا ہوں اور تمہاری جو خیر خواہی کر رہا ہوں اس کام میں تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ نہیں ہے میری مزدوری مگر اللہ تعالیٰ کے ذمے۔ جس مالک کی خوشنودی اور رضا کیلئے فریضہ تبلیغ انجام دے رہا ہوں میرا معاوضہ اسی کے پاس ہے اور وہی سب سے بہتر اجر ہوگا۔

ہر دور کے وڈیروں نے غرباء کو اچھا نہیں سمجھا:

ہر نبی کے دور میں اس وقت کے سرداروں اور چودھریوں نے یہ بات کہی کہ تمہارے پیچھے لگنے والے غریب لوگ ہیں ان کی موجودگی میں ہم تمہاری مجلس میں نہیں بیٹھ سکتے۔ لہذا ان کمی لوگوں کو اپنی مجلس سے اٹھادیں کیونکہ ان کے برابر بیٹھنے سے ہماری ہتک

www.besturdubooks.net

ہوتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کا جواب دیا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہیں میں دھکیلنے والا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ ان کو میں اپنی مجلس سے اس لئے اٹھا دوں کہ بڑے لوگ میری بات سنیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ یہی مطالبہ مشرکین مکہ نے آنحضرت ﷺ سے کیا تھا کہ ہم آپ کی بات سننے کیلئے آئے ہیں مگر ہماری شرط یہ ہے کہ آپ ان کی قسم کے لوگوں حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت خباب بن ارت، حضرت عمار، حضرت یاسر، حضرت ابو فکیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو اپنی مجلس سے اٹھا دیں۔ لیکن رب تعالیٰ کی رحمت نے یہ گوارا نہ کیا اور فرمایا وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ ''اور مجلس سے دھکیل کر نہ نکال ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو پہلے پہر اور پچھلے پہر يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا۔'' تو نوح علیہ السلام نے غرباء کو مجلس سے نکالنے سے انکار کر دیا کہ میں ان لوگوں کو مجلس سے نکالنے والا نہیں ہوں جو ایمان لا چکے ہیں اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ بیشک وہ ملنے والے ہیں اپنے پروردگار سے۔ وہ اگرچہ غریب ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مقبول ہیں وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ اور لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں تم لوگ جاہل ہو۔ کہ اس قسم کے بیہودہ مطالبات پیش کرتے ہو۔ اہل ایمان کو حقیر سمجھنا جہالت کی بات ہے۔ ہاتھ سے کام کرنا تو قابل قدر بات ہے۔ عربی کا مقولہ ہے اَلْكَاسِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ ''کمائی کرنے والا تو اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔'' ان کو حقیر سمجھنا حماقت ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور اے میری قوم کون میری مدد کریگا اللہ تعالیٰ کے سامنے اگر میں نے ان کو دھکیل دیا کہ قیامت والے دن پروردگار نے فرمایا کہ تو نے ان اہل ایمان کو مجلس سے کیوں اٹھایا تھا تو میری جگہ کون جواب دے گا؟ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس تم نصیحت نہیں

www.besturdubooks.net

حاصل کرتے۔ ہر زمانے کے مشرکوں نے پیغمبروں پر یہ بھی اعتراض کیا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو تم پیغمبر کس طرح بن گئے؟ نہ تیرے پاس کوئی مال و دولت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کہلوایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ اور میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھاؤں میں نے تو مال اور خزانوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ خزانوں کا مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور نہیں جانتا میں غیب۔ غیب دان صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی غیب دان نہیں ہے وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ اور میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں کہ کھانے پینے، پہنے اور بیوی بچوں سے پاک ہوں بلکہ مجھے تو تمام لوازمات بشریت کی ضرورت ہے وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُكُمْ اور میں نہیں کہتا ان لوگوں کو جنہیں تمہاری آنکھیں حقیر سمجھتی ہیں لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا کہ ان کو ہرگز نہیں دیگا اللہ تعالیٰ خیر۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی دولت سے نوازا ہے تو وہ ان کو بہتری اور کامیابی عطا کرے گا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو ان کے نفسوں میں ہے۔ اخلاص ہے، نفاق ہے، ان کی نیت کھوٹی ہے کھری ہے، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس کا بدلہ بھی اسی نے دینا ہے میری اس معاملہ میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ہم نے تو ظاہر کو دیکھنا ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ سے آراستہ ہے تو وہ ہمارا ساتھی ہے ہم اسے اپنی مجلس سے نہیں اٹھائیں گے اگر میں اس خیال سے غرباء کو اپنی مجلس سے نکال دوں کہ اس طرح امیر لوگ ایمان لے آئیں گے تو ایسا کرنے میں اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ بیشک میں اس وقت ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ امیری اور غریبی کا تعلق ایمان کیساتھ نہیں ہے۔ جو ایمان قبول کرے گا وہ فیض حاصل کریگا خواہ غریب ہی کیوں نہ ہو وہ اللہ

www.besturdubooks.net

تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ آدمی ہوگا اور جو ایمان قبول نہیں کریگا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے چاہے کتنا مالدار ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث پاک میں آتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جس کیساتھ محبت کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جس کیساتھ محبت نہیں کرتا اور دین نہیں دیتا مگر اس کو جس کیساتھ محبت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا معیار ایمان ہے، دین ہے، دنیا نہیں ہے۔ تو یہ غریب ایماندار ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہیں اگر میں ان کو اپنی مجلس سے نکالوں گا تو ظالم ہو جاؤں گا لہذا میں ایسا کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔

مشرک شرک چھوڑنے کی بجائے عذاب کو ترجیح دیتے ہیں :

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو طوفان آنے سے پہلے ساڑھے نو سو سال تبلیغ فرمائی۔ صبح اور شام، تنہائی میں بھی اور اجتماعات میں بھی، ظاہراً بھی اور سرّاً بھی قوم کو سمجھانے کی کوشش کی مگر قوم نے جواب دیا قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا کہا نوح علیہ السلام کی قوم نے اے نوح! تو نے جھگڑا کیا ہے ہمارے ساتھ یعنی بحث تکرار کیا ہے فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پس بہت زیادہ جھگڑا کیا ہے یعنی جھگڑے کو طول دیا ہے۔ ہمیں تبلیغ کرتے کرتے صدیاں گزر گئیں ہیں اب ہم ایسی باتوں کو مزید سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اب یہ بحث بند ہونی چاہئے اور حتمی بات کرو فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لے آ تو ہمارے پاس وہ چیز جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے یعنی جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے رہتے ہو وہ لے آؤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچوں میں سے۔ کہ قیامت آنے والی ہے اور عذاب نازل ہونے والا ہے۔ ہم تمہاری خالی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں ہیں۔ اندازہ لگاؤ کہ ان کی طبیعتیں کیسی مسخ ہو چکی تھیں کہ خدا کے عذاب کا خود مطالبہ کرتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

مشرکین مکہ نے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی قسم کا مطالبہ کیا تھا اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ ''جب کہا انہوں نے اے اللہ! اگر یہ بات حق ہے تیری طرف سے ہے فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ تو پھر برسا دے ہم پر پتھر آسمان کی طرف سے اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [سورۃ الانفال: ۳۲] ''یا لے آ ہمارے پاس کوئی دردناک عذاب۔'' اور سورت شعراء آیت نمبر ۱۸۷ میں ہے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ''پس گرا ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا اگر ہے تو سچوں میں سے۔'' غرضیکہ ضد اور ہٹ دھرمی تمام مشرکین کا قدیم شیوہ ہے۔ قوم کے عذاب کے مطالبے پر نوح علیہ السلام نے فرمایا قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ فرمایا بیشک لائیگا اس کو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ اگر وہ چاہے گا، یہ چیز میرے اختیار میں نہیں ہے وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے تم اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ جب اس کا عذاب آئیگا تو وہ ٹالا نہیں جائیگا۔ جب بھی کسی پیغمبر کی قوم نے اس قسم کا مطالبہ کیا تو ہر نبی نے یہی جواب دیا کہ یہ چیز ہمارے اختیار میں نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ کے احکام و فرامین کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہ بھی فرمایا وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اور نہیں فائدہ دے گی تمہیں میری نصیحت جو میں چاہوں کہ تم کو نصیحت کروں یعنی مزید۔ کیونکہ اس سے پہلے ساڑھے نو سو سال تو نصیحت کرتے رہے اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ اگر ہے اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تمہیں گمراہ کر دے۔ ظاہر بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی وعظ تبلیغ اور نصیحت مفید نہیں ہو سکتی۔ قرآن پاک میں جگہ جگہ یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ جو لوگ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، عناد

www.besturdubooks.net

اور تعصب سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے نہ جبراً وہ کسی کو گمراہ کرتا ہے اور نہ جبراً ہدایت دیتا ہے۔ بلکہ ہدایت اور گمراہی کے اسباب انسان خود پیدا کرتا ہے۔ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ میری نصیحت تم پر کارگر ثابت نہیں ہوسکتی اگر اللہ تعالیٰ ہی تمہیں گمراہی میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے۔ گمراہ کردے هُوَ رَبُّكُمْ وہی تمہارا رب ہے۔ سارا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے کسی کو ہدایت دے یا گمراہ رکھے ضابطہ کے مطابق۔ پھر تم ہدایت پر ہو یا ضلالت پر وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کافر یہ الزام بھی لگاتے تھے کہ یہ قرآن خود گھڑ لایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰهُ کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ گھڑ لایا ہے اس قرآن کو قُلْ آپ کہہ دیں اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے پس مجھ پر ہی ہے میرا گناہ۔ اس کا گناہ میرے اوپر ہوگا میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں اور اس کا خمیازہ بھگتوں گا وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ اور میں بری ہوں ان گناہوں سے جن کا تم ارتکاب کرتے ہو۔ تمہارے گناہوں کا حساب میں نے نہیں دینا تم نے اپنے گناہوں کا حساب خود دینا ہے۔

اس آیت کریمہ کی دو تفسیریں نقل کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ اس آیت کریمہ کا تعلق نوح علیہ السلام کیساتھ ہی ہے۔ گذشتہ سے پیوستہ درس میں گزر چکا ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نے نوح علیہ السلام کو کہا تھا بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ''بلکہ ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔'' تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح علیہ السلام! آپ کہہ دیں اگر تم اسے افترا سمجھتے ہو تو اس جرم کا ذمہ دار میں ہی ہوں اور حق کی تکذیب کر کے جن جرائم کا ارتکاب تم کر رہے ہو اس کے ذمہ دار تم ہوگے میں ان سے بری الذمہ ہوں۔

www.besturdubooks.net

اور دوسری تفسیر یہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کا شکوہ کیا ہے۔ نزول قرآن کے زمانے میں مشرکین کا بھی یہی حال تھا جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا تھا۔ وہ بھی کہتے تھے کہ یہ قرآن مجید محمد ﷺ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے یہ خدا کا کلام نہیں ہے۔ یہ مضمون اس سورت میں بھی اور سورت یونس اور بقرہ میں بھی گذر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مشرکین کو چیلنج کیا کہ اگر تم اس قرآن کو خود ساختہ سمجھتے ہو اور اسے انسانی کلام سے تعبیر کرتے ہو تو پھر تم بھی آخر انسان ہو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ مگر قرآن نے خود واضح کر دیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ سارے انسان اور جن مل کر بھی قرآن پاک کی نظیر لانا چاہیں تو کامیاب نہیں ہو سکتے۔ فرمایا اگر تم ایسا نہ کر سکو **فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ** [سورۃ البقرہ] تو دوزخ کی آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ بات سمجھانے کا یہ نہایت ہی حکیمانہ انداز ہے کہ اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے تو اس کا میں ذمہ دار ہوں اور تم اپنے گناہوں کے خود ذمہ دار ہو گے میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کی طرف سے اس قسم کا جواب حق پرستی کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔

www.besturdubooks.net

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اور وحی کی گئی نوح علیہ السلام کی طرف اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ کہ بیشک ہرگز نہیں ایمان لائیں گے آپ کی قوم میں سے اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ مگر وہ جو ایمان لا چکے ہیں فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ پس آپ غمگین نہ ہوں ان کاموں پر جو وہ کر رہے ہیں وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا اور تیار کر کشتی ہمارے سامنے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم سے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور میرے ساتھ بات نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے ظلم کیا ہے اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ بیشک وہ غرق کیے جائیں گے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور وہ

بناتے تھے کشتی وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ اور جب بھی گزرتا تھا ان پر کوئی گروہ مِّنْ قَوْمِهٖ ان کی قوم کا سَخِرُوْا مِنْهُ تو ٹھٹھا کرتے تھے قَالَ فرمایا نوح علیہ السلام نے اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا اگر تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمارے ساتھ فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ پس بیشک ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے كَمَا تَسْخَرُوْنَ جسطرح تم ہنسی اڑاتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس عنقریب تم جان لوگے مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ کہ کس کے پاس آتا ہے عذاب يُّخْزِيْهِ جو رسوا کرے وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور کس پر لازم ہوتا ہے دائمی عذاب حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا یہاں تک کہ جب آیا ہمارا حکم وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور جوش مارا تندور نے قُلْنَا کہا ہم نے احْمِلْ فِيْهَا سوار کر اس کشتی میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہر قسم کے جوڑے کو وَاَهْلَكَ اور اپنے گھر والوں کو اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مگر وہ کہ جن پر پہلے بات طے ہو چکی ہے وَمَنْ اٰمَنَ اور جو ایمان لائے وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہیں ایمان لائے ان پر مگر بہت تھوڑے۔

پچھلے سبق میں تم پڑھ اور سن چکے ہو کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا اے نوح! (علیہ السلام) تو نے ہمارے ساتھ بڑا جھگڑا کیا ہے، انتہا ہو گئی ہے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ "پس لے آتو ہمارے پاس وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر ہے تو سچوں میں سے۔" آگے اس عذاب کا ذکر ہے جس کیلئے وہ جلدی کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اور وحی کی گئی نوح علیہ السلام کی طرف اور ان پر یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ کہ

بیشک ہرگز نہیں ایمان لائیں گے آپ کی قوم میں سے مگر وہ جو ایمان لا چکے ہیں۔ اسی یا بیاسی افراد، ان کے علاوہ اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی تکلیفیں برداشت کیں :

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں بڑی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ جب نوح علیہ السلام اپنی قوم کو خدا کا پیغام پہنچاتے تو وہ آپ کو مارنا پیٹنا شروع کر دیتے۔

ایک دفعہ آپ تبلیغ کر رہے تھے کہ ایک بوڑھے آدمی نے اٹھ کر آپ کا گلا دبا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات آپ کو دھو مویا کر کے کسی نمدے میں لپیٹ کر کہیں پھینک دیتے اور سمجھتے کہ اب آپ کی جان نہیں بچ سکتی۔ مگر دوسرے دن پھر نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے ہوئے دیکھتے۔ ایک دفعہ لاٹھی کے سہارے چلنے والے ایک بوڑھے آدمی نے اپنے جوان بیٹے سے کہا کہ اس بوڑھے دیوانے (نوح علیہ السلام) کی باتوں میں نہ آنا۔ بیٹے نے وہی لاٹھی باپ کے ہاتھ سے لیکر نوح علیہ السلام کے سر پر اس زور سے ماری کہ آپ لہولہان ہو گئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد جب ہوش میں آتے تو یہی دعا کرتے رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ''خداوند کریم میری اس قوم کو معاف کر دے کہ یہ نادان ہیں۔'' پھر جب حالات زیادہ سنگین ہو گئے، زمین ظلم سے بھر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آگاہ بھی فرما دیا کہ جو ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ کوئی ایمان نہیں لائے گا تو نوح علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ پس آپ غمگین نہ ہوں ان کاموں پر جو وہ کر رہے ہیں۔ اب انصاف کا وقت قریب آ چکا ہے ان

www.besturdubooks.net

سے انتقام لیا جائے گا۔اس پر نوح علیہ السلام نے دعا کی اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ [سورۃ قمر:۱۰] ''بیشک میں عاجز ہوں پس میرا بدلہ لے۔''اور سورت نوح میں بھی آپ علیہ السلام کی دعا مذکور ہے وَقَالَ نُوْحٌ ''اور کہا نوح علیہ السلام نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۔اے میرے پروردگار نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بسنے والا۔'' کیونکہ ان میں اب کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے۔کیونکہ یہ دعا نوح علیہ السلام نے اس وقت کی جب اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بتا دیا کہ اب کوئی ایمان نہیں لائے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا اور تیار کر کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے وَوَحْیِنَا اور ہمارے حکم سے۔ www.besturdubooks.net

اس کشتی کی بہت سی تفصیلات تورات اور قرآن کریم کی تفاسیروں میں ملتی ہیں۔یہ کشتی اتنی بڑی تھی کہ تمام مومن مرد،عورتیں اور دیگر جاندار اس میں سوار ہو گئے۔توریت کے مطابق نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ گوکھر کی لکڑی سے کشتی تیار کرو۔عام تفسیروں والے ساگوان کی لکڑی کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بہت مضبوط ہوتی ہے۔ممکن ہے گوکھر اور ساگوان ایک ہی درخت کے دو نام ہوں۔

پیمائش کشتی نوح علیہ السلام :

محققین کی تحقیق کے مطابق کشتی تین سو ہاتھ لمبی پچاس ہاتھ چوڑی تیس ہاتھ بلند تھی۔اس کی تین منزلیں تھیں۔ایک منزل پر جانور تھے،دوسری پر سامان اور تیسری پر انسان سوار ہوئے۔لمبائی چوڑائی کے اعتبار سے یہ کشتی اتنی بڑی تھی جتنا بڑا پاکستانی جہاز سفینہ حجاج تھا۔یہ جہاز جرمنی کا بنا ہوا تھا جرمنی فوج اسے نقل وحمل کیلئے استعمال کرتی رہی جب پاکستان کی تحویل میں آیا تو یہ حاجیوں کی نقل وحمل کیلئے کراچی اور جدہ کے درمیان چلتا

www.besturdubooks.net

رہا۔ کچھ عرصہ قبل اسے ناقابل سروس قرار دیکر ضائع کر دیا گیا ہے۔ اس جہاز کی گیارہ منزلیں تھیں جبکہ کشتی کی تین منزلیں تھیں۔ بہر حال اس کشتی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑکیاں اور روشن دان بھی بنائے گئے۔ بہر حال کشتی تیار ہوگئی اور پھر اس کیساتھ دو واقعات پیش آئے جن کا ذکر آگے آئیگا جو اللہ تعالیٰ کے علم اور حکمت کے مطابق تھے۔ اس کشتی کو اللہ تعالیٰ نے پچھلوں کیلئے باعث عبرت بنادیا اور یہ ہمیشہ یادرکھی جائے گی۔

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال کشتی جیسی ہے اور میرے صحابہ کی مثال ستاروں جیسی ہے۔ ان دونوں گروہوں کو نظر انداز نہ کرو۔ اہل بیت کی کشتی پر سوار ہو جاؤ یعنی اہل بیت کیساتھ مل جاؤ۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام کی امت کے مومن آپ کیساتھ سوار ہو کر مل گئے تھے اور جسطرح تاریکی میں ستاروں سے راہنمائی حاصل کی جاتی ہے اسی طرح تم میرے صحابہ سے راہنمائی حاصل کرو۔

پھر نوح علیہ السلام کو حکم ہوا **وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا** اور میرے ساتھ بات نہ کرنا ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ آپ کی نبوت ورسالت کو تسلیم نہیں کیا اور آپ کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ ظالم لوگ ہیں کفر شرک میں مبتلا ہیں ان کے متعلق مجھ سے کوئی سفارت نہ کرنا **اِنَّهُمْ مُغْرَقُوْنَ** بیشک وہ غرق کئے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق **وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ** اور نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کشتی بناتے تھے اور اس دوران **وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ** اور جب بھی گزرتا تھا ان پر کوئی گروہ ان کی قوم کا **سَخِرُوْا مِنْهُ** تو ٹھٹھا کرتے تھے کہ دیکھو پیغمبر سے بڑھئی بن گئے۔ کبھی نوح علیہ السلام سے پوچھتے کہ یہ کیا بناتے ہو؟ نوح علیہ السلام فرماتے کہ ایک گھر بناتا ہوں جو پانی پر چلے گا اور ڈوبنے سے بچائے گا۔ وہ سن کر

www.besturdubooks.net

ہنسی اڑاتے کہ خشک زمین پر ڈوبنے کا بچاؤ کر رہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام فرماتے کرلو مذاق جب غوطے کھاؤ گے اور تمہارے ہوش وحواس اُڑے ہوئے ہونگے، چیخو گے، چلاؤ گے، ایک دوسرے کو بلاؤ گے اس وقت ہم بھی تمہارے ساتھ مسخرہ کریں گے کہ کیا حال ہے، کیا بنا ہے؟ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فرمایا نوح علیہ السلام نے اگر تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمارے ساتھ فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ پس بیشک ہم بھی تمہاری ہنسی اڑائیں گے جسطرح تم ہنسی اڑاتے ہو۔ پس تم نادان ہو وہ وقت تمہاری آنکھوں کے سامنے نہیں ہے جو رب تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے وحی کے مطابق کہ وہ بڑا مشکل وقت ہوگا کوئی کسی کا رشتہ دار نہیں بنے گا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس عنقریب تم جان لوگے مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ کہ کس کے پاس آتا ہے عذاب جو رسوا کرے وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ اور کس پر لازم ہوتا ہے دائمی عذاب۔ یہ مادہ جب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے آئے تو معنیٰ ہوتا ہے واجب اور لازم ہونا اور اگر حَلَّ يَحُلُّ نَصَرَ سے آئے تو معنیٰ ہوتا ہے اترنا۔ اور یہاں ضَرَبَ سے ہے لازم اور واجب ہونے کے معنیٰ میں۔ اور وہ عذاب ایسا دائمی ہوگا کہ کبھی ختم نہیں ہوگا دنیا میں پھر برزخ قبر میں پھر میدان حشر میں پھر پل صراط سے گزرتے وقت پھر دوزخ میں۔ حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا یہاںتک کہ جب آیا ہمارا حکم وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور جوش مارا تندور نے، ابلا تندور۔

عکرمہؒ شاگرد ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تندور سے مراد وَجْهُ الْاَرْض سطح زمین ہے۔ اور عربی میں تنور کے معنیٰ سطح زمین کے بھی آتے ہیں لیکن یہ تفسیر غلط ہے۔ صحیح تفسیر وہ ہے جو جمہور کرتے ہیں کہ تندور سے مراد وہی تندور ہے جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں۔ عربی میں بھی اس کو تندور کہتے ہیں، فارسی میں بھی اس کو

www.besturdubooks.net

تندور کہتے ہیں، اردو پنجابی میں بھی اور پشتو میں بھی اس کو تندور کہتے ہیں۔ یہ تَوَارُدُ الْسِنَه ہے۔ مختلف زبانوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ تمہارے گھر میں جو تندور ہے اس سے جب پانی ابلنا شروع ہو تو تم سامان کشتی کے اوپر چڑھانا شروع کر دینا۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا کہ تندور نے جوش مارا قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا کہا ہم نے نوح علیہ السلام کو سوار کر اس کشتی میں۔

یہاں ایک گرامر کا مسئلہ سمجھ لیں وہ یہ کہ ھَا ضمیر مونث کی ہے اور فُلْک کا لفظ مذکر ہے۔ تو راجع مرجع کے درمیان مطابقت نہیں ہے اس کے متعلق مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہاں ھَا ضمیر سفینہ کی نسبت سے ہے یعنی فلک سفینہ کی تاویل میں ہے۔ سوار کریں آپ اس سفینہ میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہر قسم کے جوڑے کو۔ زَوْجَيْن کے بعد اثْنَيْنِ کے لفظ کا اضافہ اس لئے کیا کہ اگر اثنین کا لفظ نہ لاتے تو زوجین کا معنیٰ چار ہوتا کیونکہ زوج کا معنیٰ جفت ہے تو زَوْجَيْن دو جفت ہوئے۔ تو جفت کا معنیٰ چار ہوگا حالانکہ چار مراد نہیں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ دوسرے کو ساتھ ملا کر زوج بنانے والا۔ اس لئے اثنین کا لفظ بڑھا کر واضح کیا کہ دو مراد ہیں نر اور مادہ کہ ہر نوع کا نر مادہ سوار کر لیں۔ چنانچہ تفسیروں میں موجود ہے کہ کتا کتی سوار کئے گئے، بلا بلی، چوہا چوہی سوار کئے گئے، خنزیر نر مادہ سوار کئے گئے، گھوڑا گھوڑی، گدھا گدھی، بکرا بکری وغیرہ نر مادہ سوار کئے گئے لیکن نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کو جو مشرک تھا سوار نہیں کیا گیا۔ انسان جب انسان ہوتا ہے تو تمام مخلوق سے بہتر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ [سورت بینہ:۷] ”بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یہ لوگ

بہترین مخلوق ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سے بہتر ہیں۔ انسان انسان ہو تو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ انسان انسانیت اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی فضیلت دی ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ [بنی اسرائیل: ۷۰] ''اور البتہ تحقیق ہم نے عزت بخشی ہے اولادِ آدم کو۔'' اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو بڑی فضیلت دی ہے لیکن جب انسان انسانیت سے گر جاتا ہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ [بینۃ: ٦] ''بیشک وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب اور مشرکوں میں سے ان کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس میں رہیں گے یہ لوگ تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔'' کتے بلے چوہے خنزیر سے بھی بدتر ہیں کہ ان کو تو کشتی میں جگہ مل گئی مگر نوح علیہ السلام کے بیٹے کو جگہ نہ ملی کہ انسانیت سے گر چکا تھا۔

کشتی نوحؑ میں کتنے آدمی سوار تھے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر مگر وہ کہ جن پر بات پہلے طے ہو چکی ہے۔ وہ کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا اور نوح علیہ السلام کی بیوی اور دیگر عزیز۔ وَمَنْ اٰمَنَ اور جو ایمان لائے ان کو بھی سوار کر۔ کتاب مقدس کے حصہ مکاشفہ، ملاکی عیقوق میں لکھا ہے کہ کشتی میں نوح علیہ السلام کے علاوہ صرف سات آدمی تھے تین ان کے بیٹے اور چار بہوئیں۔

لیکن قرآن پاک سے معلوم ہوتا ہے اور تفسیریں بھی بتلاتی ہیں کہ صرف سات آدمی نہیں تھے بلکہ اور بھی تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کشتی میں سوار کر اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اپنے اہل کو مگر وہ جن پر بات طے ہو چکی ہے ان کو نہیں وَمَنْ اٰمَنَ اور

www.besturdubooks.net

ان کو بھی سوار کر جو ایمان لائے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے بیٹوں اور بہوؤں کے علاوہ بھی کچھ لوگ تھے۔ اور تفسیروں میں یہ لفظ بھی آئے ہیں رِجَالٌ وَنِسَآءٌ وَصِبْيَانٌ مرد بھی، عورتیں بھی تھیں، بچے بھی تھے۔ اور یہ بھی تم پڑھ چکے ہو کہ نوح علیہ السلام کے مخالفین نے طعنہ دیا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ''اور ہم نہیں دیکھتے کہ تیرا اتباع کیا ہو مگر ان لوگوں نے جو ہم میں رذیل ہیں سرسری رائے والے ہیں۔'' اگر تمہاری بات صحیح ہوتی تو ہم سرداروں کو سمجھ نہ آتی۔ ان کو کمی کہہ کر توہین کی۔ اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ پیغمبر اشراف قوم میں سے ہوتے ہیں تا کہ کوئی یہ طعنہ نہ دے کہ ہم نیچ قوم کے آدمی کی بات ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تو اراذلنا کا جملہ بھی بتا رہا ہے کہ کچھ اور لوگ بھی تھے کہ جن کی تعداد کسی معتبر تفسیر میں اسی سے زیادہ نہیں ملتی۔ یہ ساڑھے نو سو سال کی کمائی تھی ان کو ضائع نہیں کرنا تھا اگر ہمارا مال ضائع ہو جائے تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ اتنی دیر کی محنت تھی جو ضائع ہوگئی۔ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کے سرخ رنگ کے خیمے میں داخل ہوئے جو چمڑے کا تھا اور ان الفاظ کیساتھ دعا کرتے رہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ ''اے اللہ میں تیرے عہد اور وعدے کا سوال کرتا ہوں کہ یہ میری پندرہ سال کی کمائی ہے۔'' ۱۳ سال مکہ کے اور تقریباً دو سال مدینہ منورہ کے۔ اگر یہ ہلاک ہوگئے لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ ''تیری خالص عبادت آج کے بعد نہیں ہوگی۔'' یہی تو میری کمائی ہے۔ تین سو بارہ یہ اور تیرھواں میں ہوں بار بار دعا اور زاری کرتے رہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خیمے سے باہر آپ ﷺ کی آہ وزاری سنتے رہے۔ اندر جا کے کہنے لگے حضرت بس کرو! بڑی زاری کی ہے انشاء اللہ آپ کی دعا قبول ہوگی۔ آپ ﷺ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ آیت کریمہ

آپ ﷺ کی زبان مبارک پر تھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ [قمر:۴۵] ''عنقریب شکست ہوگی کافروں کی جماعت کو اور یہ پیٹھ پھیر جائیں گے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ اور نہیں ایمان لائے ان پر مگر بہت تھوڑے۔ میں نے عرض کیا کہ اسّی سے زیادہ تعداد کسی معتبر تفسیر میں سے نہیں گذری۔

www.besturdubooks.net

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَقَالَ اور فرمایا نوح علیہ السلام نے ارْكَبُوْا فِيْهَا سوار ہو جاؤ اس کشتی میں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ اور وہ کشتی ان کو لے کر چل رہی تھی فِيْ مَوْجٍ موجوں کے اندر كَالْجِبَالِ جیسے پہاڑ ہوتے ہیں وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور تھا وہ الگ جگہ میں يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا اے پیارے بیٹے سوار ہو جا ہمارے ساتھ وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اور نہ ہو تو کافروں کیساتھ قَالَ

اس نے کہا سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ عنقریب میں پناہ پکڑوں گا پہاڑ کی طرف
یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ وہ پہاڑ مجھے بچالے گا پانی سے قَالَ فرمایا نوح علیہ السلام
نے لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ نہیں ہے کوئی بچانے والا آج کے دن اللہ
تعالیٰ کے حکم سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر وہ جس پر رحم کیا اس نے وَحَالَ بَیْنَھُمَا
الْمَوْجُ اور حائل ہوگئیں ان کے درمیان موجیں فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ پس ہوگیا
وہ غرق ہونے والوں میں سے وَقِیْلَ اور کہا گیا یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَکِ اے
زمین نگل لے تو اپنے پانی کو وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ اور اے آسمان اب تم تھم جاؤ
وَغِیْضَ الْمَآءُ اور خشک کردیا گیا پانی وَقُضِیَ الْاَمْرُ اور فیصلہ کردیا گیا معاملے کا
وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ اور جا لگی وہ کشتی جودی پہاڑ پر وَقِیْلَ اور کہا گیا
بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ دوری ہوئی ظالم قوم کیلئے وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ اور پکارا
نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو فَقَالَ رَبِّ پس کہا اے میرے رب اِنَّ ابْنِیْ
مِنْ اَھْلِیْ بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ اور
بیشک وعدہ تیرا سچا ہے وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ اور تو سب حاکموں سے بڑھ کر
حاکم ہے۔

نوح علیہ السلام اولوالعزم پیغمبروں میں سے ہیں۔ انہوں نے ساڑھے نو سو سال
قوم کو تبلیغ کی۔ رات کو، دن کو، مجلس میں، تنہائی میں، بلند اور آہستہ، ہر طریقہ سے اللہ تعالیٰ کا
پیغام پہنچایا پھر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام آیا کہ تمہاری قوم میں سے جو ایمان لا
چکے ہیں بس یہی مومن رہیں گے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا تو پھر حضرت نوح علیہ السلام

www.besturdubooks.net

نے اللہ تعالیٰ سے گذارش کی کہ ان کا بیڑا غرق کردے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ''نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا کوئی گھر بسنے والا۔'' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کشتی تیار کی جسکی لمبائی تین سو ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ تھی (اور ہاتھ ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے۔) کشتی کی تین منزلیں تھیں۔ ایک میں انسان، ایک میں حیوانات اور ایک میں سازوسامان تھا۔ جب کشتی میں سب کچھ رکھ لیا گیا وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا اور فرمایا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی میں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔

ہر اچھا کام بسم اللہ سے شروع کرنا چاہیئے :

حدیث پاک میں آتا ہے كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَبْتَرُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَجْزَمُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ''ہر ذی شان کام جو نہ شروع کیا جائے بسم اللہ کیساتھ اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کیساتھ تو وہ کام ختم ہونے والا ہے اور ایک رویت میں ہے کہ وہ کام دم بریدہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کام بیمار ہے۔'' تو آدمی جو بھی اچھا کام شروع کرے بسم اللہ سے شروع کرے۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھے، کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے غرضیکہ کوئی بھی اچھا کام کرے اس سے پہلے بسم اللہ پڑھے۔ پھر یہ سوال ہے کہ بسم اللہ پوری پڑھنی ہے یا صرف بسم اللہ کافی ہے؟ حضرت ملا قاریؒ شرح النقایہ میں لکھتے ہیں کہ وضو سے پہلے اگر صرف بسم اللہ کا جملہ کہہ دے تو کافی ہے وَاَعْلَاهُ بِالنَّعْتَيْنِ اور بہتر یہ ہے کہ ساتھ الرحمٰن الرحیم کی دونوں صفتیں بھی ملائے۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب مُسَوّٰی میں لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ لکھتے

www.besturdubooks.net

ہیں کہ وضو سے پہلے اور ہر اچھے کام سے پہلے پوری بسم اللہ پڑھے تو بہتر ہے اور اگر صرف بسم اللہ کہہ لے تو بھی کافی ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر آدمی شروع میں بھول گیا درمیان میں یاد آیا تو اس وقت پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ ''پہلے بھی اللہ تعالیٰ کا نام اور آخر میں بھی اسی کا نام ہے۔'' لیکن برے کام سے پہلے پڑھنا کفر کا باعث ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت بسم اللہ پڑھے تو کافر ہو جائے گا، کسی کو ناحق قتل کرتے وقت بسم اللہ پڑھے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ بسم اللہ کا مقام تو اچھے کام ہیں اس نے بری جگہ میں پڑھ کر شریعت کی وضع کو تبدیل کیا ہے۔

ایک عورت بچے سمیت غرق ہوگئی مگر کشتی نوح میں سوار نہ ہوئی :

تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا سوار ہو جاؤ کشتی میں اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس کے متعلق فرماتے ہیں بِاِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهٖ یعنی اصول حدیث کے اعتبار سے یہ روایت صحیح سند کیساتھ ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جس وقت اپنے ساتھی سوار کر لئے اور خود بھی سوار ہو گئے تو وہاں ایک نوجوان عورت تھی جسکی عمر بیس اکیس سال ہوگی اس کے پاس ایک خوبصورت لڑکا تھا جس کو اس نے چھاتی کیساتھ لگایا ہوا تھا۔ اس کو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بیٹی اپنے اوپر بھی رحم کر اور اس بچے پر بھی رحم کر کلمہ پڑھ لا الٰہ الا اللہ نوح نجی اللہ اور کشتی پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا تمہارا کلمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ طوفان آیا بچے کو دودھ پلا رہی تھی پانی اس کی چھاتی سے اوپر چلا گیا اس نے بچے کو کندھے پر بٹھا لیا پانی کندھے سے اوپر

چڑھا تو اس نے بچے کو سر پر بٹھا لیا جب اس نے دیکھا کہ پانی سر سے بھی اوپر چڑھ رہا ہے تو اس کو ہاتھوں کے پنجوں پر اٹھا لیا۔ ان کے دیکھتے دیکھتے خود بھی سیلاب کی نظر ہوگئی اور بچہ بھی مگر حق کو قبول نہیں کیا دھڑا نہیں چھوڑا۔ ضد اور دھڑے بندی بہت بری چیز ہے آدمی بات کو صحیح سمجھتے ہوئے بھی نہیں مانتا جسطرح تم لوگ رسم ورواج میں پھنسے ہوئے ہو اور اچھی طرح سمجھتے بھی ہو کہ یہ غلط کام ہیں مگر چھوڑتے نہیں ہو کہتے ہو کہ ناک کدھر لے جائیں۔ ناک کی خاطر یہ سارے کام کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں کہ سو جہاد سے بڑھ کر ہے ایسی دھڑے بازی سے نکلنا۔ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ اور وہ کشتی ان کو لے کر چل رہی تھی فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ موجوں کے اندر جیسے پہاڑ ہوتے ہیں۔ خود ہم نے تجربہ کیا ہے کہ بعض دفعہ سمندر میں اتنی بڑی موج اٹھتی ہے کہ جہاز کی دوسری طرف کچھ نظر نہیں آتا۔ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ اور تھا وہ الگ جگہ میں۔ اس کی بیوی بھی کشتی میں سوار تھی کیونکہ وہ مومنہ تھی لیکن وہ ضد پر اڑا ہوا تھا۔

ضد اور تکبر انسان کو تباہ کر دیتا ہے :

باپ کی آواز نے بھی اس پر کچھ اثر نہ کیا کیونکہ جب بدبختی انسان پر غالب آجاتی ہے تو پھر کچھ نہیں ہوسکتا۔ عجیب منظر تھا سارے کافر اس وقت موت کے منہ میں تھے مگر اس نے ضد نہیں چھوڑی، ضد ضد ہے۔ ابو جہل کو زخمی تو معوذ اور معاذ انصاری نوجوانوں نے کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیکن مرا نہیں تھا موت کی کشمکش میں تھا۔ سیرت کی کتابوں میں ہے کہ جب اس کا سر کاٹنے لگے تو کہنے لگا کہ میرا سر ذرا نیچے سے کاٹنا کہ سردار کا سر بڑا نظر آئے۔ تکبر ابھی تک نہیں گیا حالانکہ اس وقت آدمی دنیا کو بھول جاتا ہے۔ تو نوح علیہ السلام نے بیٹے کو بلایا يٰبُنَيَّ گرامر والے اس یا کو یائے تصغیر کہتے ہیں۔ شفقت کیلئے آتی ہے پنجابی

میں اس کا ترجمہ ہوگا اے میری پتری! اور اردو میں ترجمہ ہوگا اے میرے پیارے بیٹے ! باپ باپ ہوتا ہے باپ کی شفقت دیکھو اور بیٹے کا جواب سنو اِرْكَبْ مَّعَنَا سوار ہو جا ہمارے ساتھ تو کلمہ پڑھ کر ایمان قبول کر کے وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ اور نہ ہو تو کافروں کیساتھ۔ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اصحاب کہف میں چھ نوجوان تو وہ تھے جو بادشاہ کے شر سے بچنے کیلئے چلے تھے ساتواں راستے میں چرواہا مل گیا۔ جب یہ چلے تو چرواہے کا کتا بھی ساتھ چل پڑا ساتھیوں نے کہا کتے کو رہنے دو اس کو دیکھ کر دوسرے کتے بھونکیں گے ہمارا راز فاش ہو جائے گا حالانکہ ہم چھپ چھپا کے جا رہے ہیں۔ کتے کے مالک اور دوسرے ساتھیوں نے بھی پتھر اٹھائے کتے کو مارنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے کتے کو قوت گویائی عطا فرمائی ۔ کہنے لگا جس رب کی عبادت کیلئے تم جا رہے ہو میں بھی اسی کیلئے جا رہا ہوں میں تمہیں کچھ نہیں کہتا مجھے ساتھ جانے دو۔ شیخ سعدیؒ اصحاب کہف کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

؎ پسرِ نوح بابداں نشست خاندان نبوتش گم شد

''نوح علیہ السلام کا بیٹا بروں کی صحبت میں رہا اس کی نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔

؎ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کے کتے نے چند دن نیکوں کی پیروی کی آدمی ہو گیا۔''

تیرہ قسم کے جانور جنت میں جائیں گے :

امام ابن نجیم مصریؒ بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں۔ فقہاء کرام ان کو ابوحنیفہ ثانی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ''الاشباہ والنظائر'' میں لکھا ہے کہ ۱۳ قسم کے جانور جنت میں جائیں گے ان میں ایک اصحاب کہف کا کتا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹی، سلیمان

www.besturdubooks.net

علیہ السلام کیساتھ گفتگو کرنے والا ہدہد بھی ہے۔لیکن نوح علیہ السلام کا بیٹا بروں کیساتھ بیٹھا بری مجلس اختیار کی خاندان نبوت گم کر بیٹھا دنیا بھی گئی آخرت بھی گئی۔بعض تفسیروں میں ہے کہ بلعم باعور کی شکل میں اصحاب کہف کا کتا جنت میں جائے گا۔بلعم باعور ایک آدمی تھا اس کا نام تو قرآن کریم میں نہیں ہے لیکن اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔اچھے آدمیوں کا اچھا اثر ہوتا ہے اور برے آدمیوں کا برا اثر ہوتا ہے،حدیث پاک میں آتا ہے کہ کسی آدمی کے متعلق معلوم کرنا ہو کہ کیسا ہے تو کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں فَلْیَنْظُرْ مَنْ یُّخَالِلُ فَاِنَّ الْمَرْءَ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ یہ دیکھو کہ اس کی سوسائٹی کیسی ہے؟ کیسے آدمیوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے کیونکہ آدمی اپنے دوست کے نظریے پر ہوتا ہے۔یہ ابوداؤد شریف کی روایت ہے۔تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور تو کافروں کیساتھ نہ ہو۔ قَالَ کنعان بیٹے نے مغرورانہ انداز میں کہا سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ عنقریب میں پناہ پکڑوں گا پہاڑ کی طرف یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ وہ پہاڑ مجھے بچا لے گا پانی سے۔اونچے اونچے پہاڑ ہیں کسی پر چڑھ جاؤں پانی میرا کیا بگاڑے گا قَالَ نوح علیہ السلام نے فرمایا لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ نہیں ہے کوئی بچانے والا آج کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر وہ جس پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ رحم اسی پر کرے گا جو کلمہ پڑھ کر کشتی میں میرے ساتھ سوار ہو جائے گا۔ نوح علیہ السلام کا کلمہ تھا لا الٰہ الا اللّٰہ نوح نجی اللّٰہ. لیکن اس نے کوئی بات نہ سنی طوفان آیا نوح علیہ السلام اور ان کیساتھ سوار ساتھی دیکھ رہے تھے وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ اور حائل ہوگئیں باپ بیٹے کے درمیان موجیں فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ پس ہو گیا وہ غرق ہونے والوں میں سے۔جو نافرمان لوگ غرق ہوئے ان میں نوح علیہ السلام کا بیٹا

www.besturdubooks.net

کنعان بھی تھا۔ جب کام پورا ہو گیا تورات میں ہے کہ وہ کشتی چھ ماہ سترہ دن چلتی رہی سترھویں دن اس پہاڑی پر رکی جس کا نام آگے آرہا ہے وَقِيْلَ اور کہا گیا يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ اے زمین نگل لے تو اپنے پانی کو وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ اور اے آسمان اب تو تھم جا بارش روک لے۔ جب سیلاب برپا ہوا آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو وہ بارش رک گئی وَغِيْضَ الْمَآءُ اور خشک کر دیا گیا پانی سارے علاقے کا تو نہیں جہاں کشتی جا کر ٹھہری تھی وہاں پانی خشک ہو گیا وَقُضِيَ الْاَمْرُ اور فیصلہ کر دیا گیا معاملے کا۔ جس قوم کو تباہ کرنا تھا وہ سب کے سب تباہ ہو گئے۔ قِصَصُ النَّبِيِّيْن ایک کتاب ہے۔ اس میں رطب و یابس ہر قسم کے قصے ہیں اس میں لکھا ہے کہ عوج ابن عنق نامی ایک آدمی تھا اس کا قد تین ہزار تین سو بتیس گز (3332) تھا۔ اس کے صرف ٹخنوں تک پانی آیا تھا وہ مچھلیاں پکڑتا اور سورج پر رکھ کر بھون کر کھاتا تھا۔ یہ سب خرافات ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ سب غرق ہو گئے تھے سوائے کشتی کے سواروں کے۔ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ اور جا لگی وہ کشتی جودی پہاڑ پر۔

جودی پہاڑ عراق کے صوبہ موصل میں ہے اور تورات میں اس پہاڑی کا نام اراراط ہے۔ کہتے ہیں کہ سطح سمندر سے تقریباً سترہ (۱۷) ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ جیسے کارگل کا علاقہ ہے۔ اور قرآن کریم میں اس پہاڑ کا نام جودی ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ" اس کشتی کا ڈھانچہ اس امت کے ابتدائی افراد نے بھی دیکھا ہے۔" یعنی آنحضرت ﷺ کی امت کے افراد صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ میں سے بعض حضرات نے اس کشتی کا ڈھانچہ دیکھا ہے اور بعض سیاحوں نے اس پر کتابیں بھی لکھی ہیں اور جو کچھ قرآن کریم نے بتلایا ہے اس کی تائید کی ہے۔ اور تورات میں ہے کہ ساتویں

www.besturdubooks.net

مہینے کی سترہ تاریخ کو یہ کشتی پہاڑ پر جا لگی گویا کہ یہ چھ ماہ سترہ دن کشتی میں رہے۔ وَقِیۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ اور کہا گیا دوری ہوئی ظالم قوم کیلئے۔ یہاں نسبت بھی کام نہ آئی وَنَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّهٗ اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو۔ یہ غرق ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہونے لگے اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا سوار ہو جاؤ کشتی میں اس کا چلنا بھی اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ ہے اور اس کا لنگر انداز ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ ہے۔ ساتھی سوار ہو گئے تو بیٹے کو کہا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کیساتھ نہ ہو۔ وہ نہ مانا۔ جب بچے کی طرف سے ناامید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے آگے درخواست کی فَقَالَ رَبِّ پس کہا اے میرے رب اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَهۡلِیۡ بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور بیشک وعدہ تیرا سچا ہے۔ قرآن پاک میں دوسرے مقام پر مذکور ہے کہ ہم تجھے بھی بچائیں گے اور تیرے اہل کو بھی۔ اس وعدے کو نوح علیہ السلام یاد کروا رہے تھے کہ اے پروردگار! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اور تمہاری اہل کو نجات دوں گا۔ اے پروردگار! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے وہ نافرمان ہے مگر آپ قادر مطلق ہیں دلوں کو پھیرنے پر قادر ہیں آپ ہی اس کے دل کو پھیر دیں کہ یہ کلمہ پڑھ کر کشتی میں سوار ہو جائے وَاِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَقُّ اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے وَاَنۡتَ اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِیۡنَ اور تو سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے۔ جتنے فیصلہ کرنے والے ہیں ان سب میں بڑا فیصلہ کرنے والا تو ہے اس کے دل کو پھیر دے۔ زندگی رہی تو کل جواب سنو گے۔

www.besturdubooks.net

قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ‌ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝ قِيۡلَ يٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَكَ‌ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ‌ ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ‌ۛؕ فَاصۡبِرۡ‌ ۛؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝

قَالَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ اے نوح بیشک یہ بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں ہے اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ بیشک اس کے عمل اچھے نہیں ہیں فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ پس نہ سوال کر مجھ سے مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ اس چیز کا جس کا آپ کو علم نہیں ہے اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ بیشک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ اس بات کی کہ نہ ہو جائیں آپ جاہلوں میں سے قَالَ عرض کیا نوح علیہ السلام نے رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اے میرے رب بیشک میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کی مدد کیساتھ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ یہ کہ میں سوال کروں آپ سے مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ اس چیز کا جس کا مجھے علم نہیں ہے وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ اور اگر آپ مجھے نہیں بخشیں گے وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اور رحم نہیں کریں گے اَكُنۡ مِّنَ

اَلْخٰسِرِیْنَ تو ہو جاؤں گا میں نقصان اٹھانے والوں میں سے قِیْلَ کہا گیا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوح علیہ السلام کو) یٰنُوْحُ اھْبِطْ اے نوح علیہ السلام اتر جاؤ نیچے بِسَلٰمٍ مِّنَّا سلامتی کیساتھ ہماری طرف سے وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ اور برکتوں کیساتھ جو تجھ پر ہیں وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ اور ان خاندانوں پر بھی جو تیرے ساتھ ہیں وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُھُمْ اور کچھ امتیں ایسی ہیں جن کو ہم فائدہ پہنچائیں گے ثُمَّ یَمَسُّھُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ پھر پہنچے گا ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ یہ نوح علیہ السلام کا واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ ہم وحی کرتے ہیں اس واقعہ کی آپ کی طرف مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ آپ اس واقعہ کو نہیں جانتے تھے وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی اس سے پہلے فَاصْبِرْ پس آپ صبر کریں اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ بیشک اچھا انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔

پچھلے سبق میں آپ نے پڑھا اور سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے مومن ساتھیوں کیساتھ کشتی میں سوار ہوتے وقت اپنے بیٹے کنعان کو کہا کہ کلمہ پڑھ کر مومن ہو کر ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا۔ کیونکہ کشتی میں سوار ہونے کیلئے ایمان شرط ہے مکلف مخلوق کیلئے۔ اس نے مغرورانہ انداز میں کہا کہ پانی میرا کیا بگاڑے گا میں پہاڑ کی چوٹی پر چلا جاؤں گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی نہیں بچانے والا مگر وہی جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اللہ تعالیٰ رحم اس پر کریگا جو کلمہ پڑھ کر میرے ساتھ کشتی میں سوار ہوگا۔ لیکن وہ ضد پہ اڑ گیا اور دوسرے غرق ہونے والوں کیساتھ

www.besturdubooks.net

غرق ہوگیا۔غرقابی سے پہلے نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پروردگار تیرا وعدہ تھا کہ میں تجھے بھی بچاؤں گا اور تیری اہل کو بھی بچاؤں گا اور یہ میرا بیٹا میری اہل میں سے ہے۔اور تیرا وعدہ سچا ہے تو سب فیصلہ کرنے والوں میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ جواب میں قَالَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَھۡلِکَ اے نوح بیشک یہ بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔بیٹا تو ہے لیکن اہل میں سے نہیں ہے۔کیوں نہیں؟ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ بیشک اس کے عمل اچھے نہیں ہیں۔یہ کام اچھے نہیں کرتا یہ کفر پر چلتا ہے۔

پیغمبر کا اہل وہی ہے جو پیغمبر کا اتباع کرتا ہے :

معلوم ہوا کہ پیغمبر کی اہل وہ ہوتا ہے جو اس کا کلمہ پڑھ کر اس کے دین پر چلے۔ پہلے گذر چکا ہے کہ نوح علیہ السلام کو لوگوں نے طعنہ دیا تھا ھُمۡ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاۡیِ ''آپ کیساتھ تو کمزور اور گھٹیا لوگ ہیں''۔تفسیروں میں ہے کہ کوئی لوہار تھا، کوئی بڑھئی تھا، کوئی موچی تھا، یہ تو نوح علیہ السلام کے اہل بن گئے مگر بیٹا کنعان اہل نہ بن سکا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ جو صحیح العقیدہ مسلمان ہے کُلُّ مُؤۡمِنٍ تَقِیٍّ نَقِیٍّ اہل میں داخل ہے چاہے وہ کسی قوم کیساتھ تعلق رکھتا ہو۔اور ہم درود شریف پڑھتے ہیں اللّٰھم صلی علی محمد وعلی ال محمد تو اس میں آل کے تحت سارے آجاتے ہیں اور ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی نسل میں سے ہو اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہو مگر اس کے کام اچھے نہیں ہیں تو وہ آپ کی اہل میں شامل نہیں ہے۔

چھ قسم کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے :

حدیث پاک میں آتا ہے چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور خدا

www.besturdubooks.net

نے بھی ان کوملعون قرار دیا ہے۔اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔

○...... پہلا کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔ ○...... دوسرا تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا۔

○...... تیسرا وہ شخص جو زبردستی غلبہ پانے کی بناپر ایسے شخص کو معزز بنائے جسکو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کر رکھا ہو اور اس شخص کو ذلیل کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت اور عظمت کی دولت سے نوازا ہو۔

○...... چوتھا وہ شخص جو اس چیز کو حلال جانے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو۔

○...... پانچواں وہ جو میری اولاد میں سے ہو اور اس چیز کو حلال جانے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے۔

○...... چھٹا وہ شخص جو میری سنت کو چھوڑ دے۔[مشکوۃ، باب الایمان بالقدر]

تو وہ شخص جو آپ ﷺ کی اولاد میں سے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جانتا ہے وہ آپ کے دین پر نہیں چل رہا۔حالانکہ آپ ﷺ کی اولاد کی ذمہ داری تھی کہ وہ آپ ﷺ کے گھر کے چوکیدار ہوتے اور دین کی امانت کی حفاظت کرتے۔کیونکہ آپ ﷺ نے مال تو چھوڑا نہیں تو دین کی حفاظت کا فریضہ آپ ﷺ کی اولاد پر زیادہ آتا ہے کہ وہ اس امانت کی حفاظت کریں۔اور گھر کا چوکیدار اگر چور بن جائے تو وہ بڑا مجرم ہے۔اس لئے فرمایا کہ میں اس پر بھی لعنت بھیجتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ پس نہ سوال کر مجھ سے اس چیز کا جس کا آپ کو علم نہیں ہے اِنِّیْۤ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ بیشک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اس بات کی کہ نہ ہو جائیں آپ جاہلوں میں سے۔اللہ اکبر،اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اندازہ لگاؤ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی اس حال میں کہ نہ دن دیکھا نہ رات،نہ صبح نہ شام اور پھر تبلیغ

میں جھڑکیاں بھی کھائیں اور مار بھی برداشت کی۔ رب تعالیٰ جلال میں آئے ہیں تو فرمایا فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ پس نہ سوال کر مجھ سے اس چیز کا جس کا تجھے علم نہیں ہے بیشک میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو جائے۔

اور ہمارا حال یہ ہے کہ ایک آدمی نے دو دن نماز پڑھی تیسرے دن آسمان کی طرف دیکھنے لگ گیا۔ لوگوں نے پوچھا آسمان کی طرف کیوں دیکھتا ہے؟ کہنے لگا دیکھ رہا ہوں کہ میں نے دو دن نماز پڑھی ہے مجھ پر وحی کیوں نہیں آئی۔ دو دن نماز پڑھتے ہیں تو تیسرے دن وحی کے منتظر ہو جاتے ہیں کہ ہم پر رب کی رحمت کیوں نہیں آتی۔ ہمیں رب تعالیٰ کی عظمت کا علم ہی نہیں ہے۔ نوح علیہ السلام کو بیٹے کا معاملہ بھول گیا اپنی فکر پڑ گئی قَالَ عرض کیا نوح علیہ السلام نے رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ اے میرے رب بیشک میں آپ کی پناہ لیتا ہوں آپ کی مدد کیساتھ یہ کہ میں سوال کروں آپ سے اس چیز کا جس کا مجھے علم نہیں ہے مجھے معاف کر دے۔ رب رب ہے وہ چاہے تو چیونٹی کی دعا قبول کر لے اور نہ چاہے تو نوح علیہ السلام جیسے پیغمبر کی دعا قبول نہ کرے۔

قبول کرنے پہ آئے تو چیونٹی کی قبول کر لے، نہ کرے تو پیغمبر کی نہ کرے:

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بارشیں نہ ہوئیں خشک سالی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا دور تھا انہوں نے اپنے ساتھیوں میں اعلان کیا کہ فلاں وقت فلاں میدان میں نماز استسقاء کیلئے جمع ہونا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ کافی ساتھی میدان میں پہلے پہنچ گئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام تشریف لے جا رہے تھے کہ دیکھا کہ ایک چیونٹی الٹی پڑی ہوئی ہے ٹانگیں آسمان کی طرف کیے ہوئے اور دعا کر رہی ہے کہ اے پروردگار! بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہم بھی تنگ ہیں رحمت نازل فرما۔ حضرت سلیمانؑ

نے ساتھیوں سے فرمایا کہ واپس گھروں میں جلدی پہنچ جاؤ ورنہ بھیگ جاؤ گے رب تعالیٰ
نے چیونٹی کی دعا قبول کر لی ہے۔رب تعالیٰ کی مرضی ہے جس کی چاہے دعا قبول کرے اور
جس کی چاہے قبول نہ کرے۔ساری قبول کرے آدھی قبول کرے اس کی مرضی ہے وہ کسی کا
پابندہ نہیں ہے۔مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے جنوب مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی مسجد ہے
اس کا نام ہے اِجَابَۃ۔اس جگہ آنحضرت ﷺ نے تین دعائیں مانگیں تھیں رب تعالیٰ نے
دو قبول فرمائیں اور تیسری منظور نہ فرمائی۔ایک دعا یہ تھی کہ اے پروردگار! میری ساری کی
ساری امت کسی آسمانی آفت میں ختم نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے منظور ہے کہ ساری
امت کسی سیلاب زلزلے میں یا کسی آسمانی آفت میں ختم نہیں ہوگی۔دوسری دعا کہ میری
امت کو کافر نہ ختم کر دیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ساری دنیا کے کافر جمع ہو کر بھی مسلمانوں
کے وجود کو ختم نہیں کر سکتے۔تیسری دعا...... اے پروردگار مسلمان آپس میں نہ لڑیں۔فرمایا
یہ منظور نہیں ہے۔اس کی حکمت رب تعالیٰ جانتا ہے۔دعا قبول کرنا رب تعالیٰ کا کام ہے
ساری مخلوق اس کے سامنے عاجز ہے۔حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ اور
اگر آپ مجھے نہیں بخشیں گے وَتَرْحَمْنِیْ اور رحم نہیں کریں گے اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ
تو ہو جاؤں گا میں نقصان اٹھانے والوں میں سے۔کل تم پڑھ اور سن چکے ہو کہ کشتی جودی
پہاڑ جس کا نام تورات میں ارارات ہے پر جا لگی۔جس وقت پانی اتر گیا قِیْلَ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے کہا گیا یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا اے نوح علیہ السلام اتر جاؤ نیچے سلامتی کیساتھ
ہماری طرف سے وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ اور برکتوں کیساتھ جو تجھ پر ہیں وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ
مَّعَکَ اور ان خاندانوں پر بھی جو تیرے ساتھ ہیں۔اب پانی خشک ہو گیا ہے اپنا کام کرو
جو تم نے کرنا ہے۔

www.besturdubooks.net

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر چودہ سو سال تھی ۔ چالیس سال نبوت سے پہلے ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی، اس کے بعد بھی عرصہ دراز تک زندہ رہے ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اتنی عمر میں بھی ان کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ رہے ۔ پہلا شخص جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہونے شروع ہوئے ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی بال کالے تھے ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی عمر سات سو ستتر (۷۷۷) سال تھی بال کالے تھے ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو سال تھی بال کالے تھے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب سفید بال دیکھے تو تعجب کیا اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وقار اور عزت ہے ۔ عرض کیا زِدْنِیْ وَقَارًا اے پروردگار! میری عزت اور بڑھا دے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک دو سو سال تھی ۔ وَاُمَمٌ اور کچھ امتیں ایسی ہیں سَنُمَتِّعُهُمْ جن کو ہم فائدہ پہنچائیں گے ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ پھر پہنچے گا ان کو ہماری طرف سے دردناک عذاب ۔ کفر شرک کی وجہ سے، نافرمانی اور اللہ تعالیٰ کے احکام ٹھکرانے کی وجہ سے سزا ہوگی ۔ یہ نوح علیہ السلام کا واقعہ رب تعالیٰ نے بیان فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ یہ واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ہم وحی کرتے ہیں اس واقعہ کی آپ کی طرف، بذریعہ وحی آپ کو بتایا ہے مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ آپ اس واقعہ کو نہیں جانتے تھے وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی اس سے پہلے یعنی ہمارے بتلانے سے پہلے ۔ بات سمجھ لیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام کے اس واقعہ کو ہمارے بتلانے سے پہلے نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی ۔

www.besturdubooks.net

غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا :

لیکن غلط کار لوگوں نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو پیدا ہوتے ہی سارا غیب حاصل ہوگیا تھا۔ بھائی سوال یہ ہے کہ اگر سارا غیب حاصل ہوگیا تھا تو وحی بھیجنے کی کیا ضرورت تھی ،قرآن نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ قرآن بھی تو غیب تھا یہ کیوں اترا اور کس پر اترا؟ حالانکہ قرآن کریم آپ ﷺ کی پیدائش سے چالیس سال بعد نازل ہوا جس میں رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو اس سے پہلے نہ آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم جانتی تھی۔ لوگوں نے خود کہانیاں بنائی ہوئی ہیں خدا پناہ۔ تو یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی عالم الغیب نہیں ہے، نہ کوئی حاضر ناظر ہے، نہ کوئی مختار کل ہے، نہ کوئی دستگیر ہے، نہ فریاد رس ہے، نہ حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ یہ فروعی مسائل نہیں ہیں بلکہ بنیادی عقائد ہیں۔ اس کیخلاف عقیدہ رکھنے والا قطعاً مسلمان نہیں ہے چاہے کلمہ پڑھے، چاہے نمازیں پڑھے، چاہے روزے رکھے۔ فَاصْبِرْ پس آپ صبر کریں۔ جسطرح نوح علیہ السلام نے قوم کے اذیت دینے پر صبر کیا آپ بھی صبر کریں۔ نوح علیہ السلام کا واقعہ آنحضرت ﷺ کی تسلی کیلئے نقل کیا ہے۔ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ بیشک اچھا انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ پرہیزگاروں کو ہی اللہ تعالیٰ فتح اور کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ باطل پر چلنے والے تباہ اور برباد ہوتے ہیں۔

www.besturdubooks.net

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ۗ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۗ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۗ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا قَالَ انہوں نے کہا يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہیں ہو تم مگر افتراء باندھنے والے يٰقَوْمِ اے میری قوم لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا میں نہیں سوال کرتا تم سے اس پر کسی معاوضے کا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ نہیں ہے میرا معاوضہ مگر اس ذات پر جس نے مجھے پیدا

کیا اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم سمجھتے نہیں وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اور اے میری

قوم اپنے رب سے بخشش طلب کرو ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَیْهِ پھر اس کی طرف رجوع کرو

یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا اور وہ چھوڑے گا تمہارے اوپر آسمان کو بارش

برسانے والا وَّیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ اور زیادہ کریگا تمہارے لئے قوت کو

تمہاری قوت کیساتھ وَلاَتَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ اور نہ پھرو تم جرم کرتے ہوئے

قَالُوْا کہا انہوں نے یٰھُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ اے ہود علیہ السلام نہیں لائے تم

ہمارے پاس کوئی واضح دلیل وَّمَا نَحْنُ بِتَارِکِیْٓ اٰلِهَتِنَا اور نہیں ہم چھوڑنے

والے اپنے معبودوں کو عَنْ قَوْلِکَ تیری بات کی وجہ سے وَمَا نَحْنُ لَکَ

بِمُؤْمِنِیْنَ اور نہیں ہم تیرے اوپر ایمان لانے والے اِنْ نَّقُوْلُ ہم نہیں کہتے

اِلَّا اعْتَرٰکَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ مگر تکلیف پہنچائی ہے تجھے ہمارے خداؤں

میں سے بعض نے قَالَ فرمایا ہود علیہ السلام نے اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ بیشک میں گواہ

بناتا ہوں اللہ تعالیٰ کو وَاشْهَدُوْٓا اور تم بھی گواہ بن جاؤ اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ

مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ بیشک میں بیزار ہوں اس چیز سے جو تم شرک کرتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ

فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا اللہ تعالیٰ سے ورے ورے پس تم سب کرلو تدبیر میرے

خلاف ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ پھر تم مہلت نہ دو اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ

وَرَبِّکُمْ بیشک میں نے بھروسہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو میرا بھی رب ہے اور

تمہارا بھی رب ہے مَا مِنْ دَآبَّةٍ نہیں ہے کوئی جاندار چیز اِلَّا هُوَ

www.besturdubooks.net

اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا مگروہ پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

اس سے پہلے دور کوعوں میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی غرقابی کا ذکر تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس سال تبلیغ کی لیکن وہ لوگ ضد سے باز نہیں آئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کو سیلاب میں تباہ کیا۔ نوح علیہ السلام کے بعد جو قوم دنیا میں آئی اس قوم کا نام عاد ہے۔ عاد نوح علیہ السلام کا پڑپوتا تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے عاد بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔ اس کی آگے نسل چلی اس قوم کے علاقے کے متعلق تاریخ والے بتلاتے ہیں کہ ایک طرف نجران دوسری طرف عمّان تیسری طرف مغربی یمن اور چوتھی طرف حضرَ موت ہے اس کے درمیان کا علاقہ تھا۔ آجکل کے جغرافیہ میں ربع خالی دھمَا بھی کہتے ہیں، ریتلا علاقہ ہے۔ عاد قوم کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اس کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اَیْ اَرْسَلْنَا اِلٰی عَادٍ ''اور ہم نے عاد قوم کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا۔ بھائی اس لئے فرمایا کہ وہ قوم کے ایک فرد تھے۔ جسطرح اس ملک میں ہندو بھی ہیں، سکھ بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، یہودی بھی ہیں، پارسی وغیرہ بھی ہیں۔ تو برادرانِ وطن ہونے میں تو سارے شامل ہیں۔

قَالَ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا۔ تمام پیغمبروں کا سبق اسی جملہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہی سبق حضرت نوح علیہ السلام نے دیا تھا اور یہی سبق حضرت ہود علیہ السلام نے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے۔ الٰہ کا معنی

www.besturdubooks.net

ہے معبود، عبادت کے قابل، خالق۔ الٰہ کا معنی حاجت رُوا، مشکل کشا، فریاد رس، دستگیر، مالک، مُقنّن، قانون ساز۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر مخلوق کیلئے قانون بنانے کا اختیار کسی کو نہیں ہے بنائے گا تو ظالم ہوگا خلاف شرع ہوگا۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہیں ہو تم مگر افتراء باندھنے والے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود بنائے اور گھڑے ہوئے ہیں وہ نرا افترا اور جھوٹ ہے یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے میری قوم! میں نہیں سوال کرتا تم سے اس پر کسی معاوضے کا۔ یہ تبلیغ تمہیں للہ فی للہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرتا ہوں تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا اگر تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو تو میرا یہ اعلان سن لو اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ نہیں ہے میرا معاوضہ مگر اس ذات پر جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہ مجھے اس کا اجر و ثواب اور معاوضہ دیگا میں تم سے کوئی چیز لینے کا روادار نہیں ہوں اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم سمجھتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری اصلاح کیلئے بھیجا ہے اور تم سے کچھ لینا بھی نہیں ہے اور تمہیں میں عقائد کی اصلاح کی دعوت دے رہا ہوں کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرو اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نہ ذات میں اور نہ صفات میں، نہ افعال میں۔ یہ میری سیدھی سادی اور موٹی موٹی باتیں تمہیں سمجھ نہیں آتیں۔ دیکھو! یہاں اگر کچھ عرصہ بارش نہ ہو تو کنویں خشک ہو جاتے ہیں نہروں میں پانی کم ہو جاتا ہے اور جہاں تین سال تک بارش نہ ہو اس علاقے کا کیا حال ہوگا۔ حضرت ہودؑ کی قوم پر خشک سالی آئی تین سال تک بارشیں نہ ہوئیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پانی کے چشمے خشک ہو گئے، درخت تک خشک ہو گئے، لوگوں نے نقل مکانی شروع کر دی اور جو رہ گئے بڑی تنگی میں تھے تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور اے میری قوم! اپنے رب سے بخشش طلب کرو، کفر شرک سے معافی مانگو ثُمَّ

www.besturdubooks.net

تُوْبُوْآ اِلَیْہِ پھراس کی طرف رجوع کرواس کی بندگی اور عبادت کرو یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا اور وہ چھوڑے گا تمہارے اوپر آسمان کو بارش برسانے والا یعنی لگا تار بارش ہوگی۔ یہ بات سن کر کچھ عرصہ تو خاموش رہے پھر انہوں نے کہا کہ اگر تیری وجہ سے بارش ہونی ہے کہ ہم تیرا کلمہ پڑھ لیں تیری باتیں سنیں اور ان پر عمل کریں تو بارش آئے گی تو ہمیں ایک قطرے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ضد کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ان کے علاقہ کا نام احقاف تھا جس کا ذکر چھبیسویں پارے میں ہے۔ چنانچہ تین سال تک مسلسل بارش نہ ہوئی اس کے بعد بادل کا ایک ٹکڑا نظر آیا بڑے خوش ہوئے بھنگڑا ڈالا اور کہنے لگے ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ''یہ بادل ہے ہم پر بارش برسائے گا۔'' ترمذی شریف صحاح ستہ میں سے ہے۔ اس میں روایت ہے کہ بادل سے آواز آئی رِمَادًا رِمَادًا لَاتَذَرْ مِنْ عَادٍ اَحَدًا ''ان کو راکھ اور خاک کر کے رکھ دے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑنا۔'' لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہ کیا۔ وہ بادل جب ان کے قریب آیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں سے ایسی تند و تیز ہوا نکلی ان کو اٹھا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ حالانکہ ان کے بڑے لمبے لمبے قد تھے اور بڑی قوت والے تھے۔ کہتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً [حم سجدہ: ۱۵] ''ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟'' ہوا نے اٹھا اٹھا کر کسی کو ایک میل پھینکا کسی کو دو میل پھینکا۔ لاشیں اس طرح پڑی تھیں کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ [قمر: ۲۰] ''جیسا کہ وہ تنے ہیں اکھڑی ہوئی کھجوروں کے۔'' ایک شخص بھی زندہ نہ بچا۔ دیکھو نوح علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے پانی میں تباہ کیا حالانکہ پانی جاندار چیزوں کی حیات کا ذریعہ ہے۔ مگر وہ حد سے بڑھا تو عذاب بن گیا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہوا کے ذریعے تباہ کیا۔ حالانکہ ہوا وہ ہے جس کو آدمی خود کھینچ کر اندر لے جاتا ہے اور اس کی وجہ سے حیات ہے۔

www.besturdubooks.net

درختوں اور پودوں پر بھی اس کا اثر ہے لیکن وہی جب حد سے بڑھی تو عذاب بن گئی۔ تو حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کرو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بارش برسائے گا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ اور زیادہ کریگا تمہارے لئے قوت کو تمہاری قوت کیساتھ۔ پہلے جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ بھی رہے گا اور مزید بھی دے گا۔ بارشیں ہونگی فصلوں اور پھلوں کی فراوانی ہوگی وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ اور نہ پھرو تم جرم کرتے ہوئے۔ حق کی طرف پشت نہ کرو قَالُوا کہنے لگے يٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ اے ہود علیہ السلام نہیں لائے تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل۔ بھائی واضح دلیل کیا ہے؟ تم کسے واضح دلیل کہتے ہو؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور یہ پروگرام لے کر آیا ہوں کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ کتنی واضح بات ہے مگر نہ ماننا ہو تو کہتے ہیں ہمیں تیری باتیں سمجھ نہیں آتیں۔ کہنے لگے اور سن لو! وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہیں ہم چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیری بات کی وجہ سے۔ تم ہمیں ہمارے خداؤں سے پھیرتے اور ہٹاتے ہو۔ ہم نہیں مانیں گے اور صاف لفظوں میں سن لو وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ اور نہیں ہم تیرے اوپر ایمان لانے والے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کتنے پیارے الفاظ سے سمجھاتے ہیں يٰقَوْمِ اے میری قوم! اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تمہاری بات سمجھ نہیں آتی اور ہم تیرے کہنے کی وجہ سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی ہم تیرے اوپر ایمان لائیں گے۔ بلکہ الٹی بات اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ہم نہیں کہتے مگر تکلیف پہنچائی ہے تجھے ہمارے خداؤں میں سے بعض نے۔ آپ پاگلوں والی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں (نعوذ باللہ تعالیٰ) کہ ہمارے خداؤں کی توہین کرتے ہیں یہ ہمارے خداؤں نے تجھے پاگل بنا دیا ہے، تیری مت ماری گئی ہے۔ ہر مجلس میں کہتے

www.besturdubooks.net

ہیں یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ نہ تیرے لئے کوئی غمی ہے نہ خوشی ہے۔ تجھے صرف ایک ہی رٹ یاد ہے اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔ قَالَ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا اِنِّیۡۤ اُشۡہِدُ اللّٰہَ بیشک میں گواہ بناتا ہوں اللہ تعالیٰ کو وَاشۡہَدُوۡۤا اور تم بھی گواہ بن جاؤ اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ بیشک میں بیزار ہوں اس چیز سے جو تم شرک کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے میں ان سب سے بیزار ہوں مِنۡ دُوۡنِہٖ اللہ تعالیٰ سے ورے ورے فَکِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا پس تم سب ملکر کرلو تدبیر میرے خلاف ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ پھر تم مہلت نہ دو۔ تم اپنے خداؤں کیساتھ مل کر جو میرا بگاڑ سکتے ہو بگاڑ لو۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَرَبِّکُمۡ بیشک میں نے بھروسہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ کیونکہ حضرت ہود علیہ السلام کیساتھ تھوڑے سے آدمی تھے اور حق والے ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

ایک موقع پر مکے والوں نے کہا تھا کہ لوگوں سے رائے لے لیتے ہیں جس طرف لوگ زیادہ ہوں ان کی بات مان لینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اکثریت کی بات نہیں ماننی اکثریت تو گمراہوں کی ہے وَاِنۡ تُطِعۡ اَکۡثَرَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ یُضِلُّوۡکَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ [انعام: ۱۱۶] ''اور اگر آپ اطاعت کریں ان لوگوں کی جو اکثر ہیں زمین میں تو بہکا دیں گے آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے۔'' لیکن حق حق ہوتا ہے چاہے آدمی تھوڑے ہوں۔

کئی دفعہ سن چکے ہو بخاری شریف، مسلم شریف، ابوعوانہ میں حدیث ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ایسے پیغمبر بھی آئیں گے کہ ان کیساتھ چار آدمی ہونگے

www.besturdubooks.net

اور ایسے بھی ہونگے کہ ان کے ساتھ تین آدمی ہونگے اور ایسے بھی ہونگے کہ ان کیساتھ دو آدمی ہونگے اور ایسے پیغمبر بھی ہونگے کہ یَجِیْءُ النَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ پیغمبر آئے گا اور اس کیساتھ ایک امتی بھی نہیں ہوگا۔ گھر کے افراد بھی ساتھ نہیں ہونگے۔ لیکن اس کے باوجود کامیاب اور جنہوں نے نہیں مانا وہ ناکام اور نامراد۔ تو حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ رب تو سب کا مشترکہ ہے۔ اور رب وہ ہے مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا نہیں ہے کوئی جاندار چیز مگر وہ پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کو۔ سب کے سب رب تعالیٰ کے قبضے میں ہیں کوئی چیز اس کی ملکیت اور تصرف سے خارج نہیں ہے۔ اور میری قوم یاد رکھو! اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ صراط مستقیم پر چلو گے تو تمہیں رب ملے گا اس کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی۔ مزید بات آگے آئے گی۔ انشاء اللہ

www.besturdubooks.net

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ(۵۷) وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّاۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ(۵۸) وَ تِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ(۵۹) وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ(۶۰)

فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر تم اعراض کروگے فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ پس تحقیق میں پہنچا چکا ہوں وہ بات جو میں دیکر بھیجا گیا تھا تمہاری طرف وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ اور جانشین بنائے گا میرا رب کسی قوم کو تمہارے سوا وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا اور تم اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکو گے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جس وقت آیا ہمارا حکم نَجَّیْنَا هُوْدًا ہم نے نجات دی ہود علیہ السلام کو وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور ان لوگوں کو جو ان کیساتھ ایمان لائے تھے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اپنی مہربانی کیساتھ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ اور نجات دی ہم نے ان کو گاڑھے عذاب سے وَ تِلْكَ عَادٌ اور یہ عاد ہیں جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ اور انہوں نے نافرمانی کی اللہ

www.besturdubooks.net

تعالیٰ کے رسولوں کی وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ اور انہوں نے پیروی کی ہر جبر کرنے والے سرکش کے حکم کی وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً اور لگا دی گئی پیچھے اس دنیا میں لعنت وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قیامت والے دن بھی اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّهُمْ خبردار بیشک قوم عاد نے اپنے رب کے احکام کا انکار کیا اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ خبردار بربادی ہوئی عاد کیلئے جو ہود علیہ السلام کی قوم تھی۔

ہودؑ نے بھی وہی پروگرام پیش کیا جو نوحؑ نے پیش کیا :

اس سے پہلے دو رکوعوں میں حضرت نوح علیہ السلام اور انکی قوم کا ذکر تھا۔ کہ نوح علیہ السلام کی قوم نے جب نافرمانی کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا اور تباہ ہونے والوں میں نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی تھا۔ باپ اور پیغمبر کی نسبت بھی کچھ کام نہ آسکی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پورا زور لگایا مگر وہ ضد پر اڑا رہا کفر سے باز نہیں آیا اور تباہ ہونے والوں کے ساتھ تباہ ہو گیا۔ اس رکوع میں حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہوا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا عاد قوم کی طرف۔ یہ بڑی ڈیل ڈول اور قد آور قوم تھی۔ سورہ شعراء آیت نمبر ۱۳۰ میں اس قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ "اور جب تم کسی پر کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو گرفت کرتے ہو ظلم کیساتھ" کہ کچومر نکال دیتے ہو۔ اور للکارتے اور نعرہ مارتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً [حم سجدہ] "ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے۔ رب تعالیٰ سب سے بڑا طاقتور ہے مگر جس وقت کسی قوم میں غرور اور گھمنڈ آجائے تو اس کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے بھی وہی سبق پیش کیا جو ان سے پہلے نوح علیہ السلام نے

www.besturdubooks.net

پیش کیا تھا یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ''اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔'' یہ جو بزرگوں کے بت بنا کر ان کی تم پوجا کرتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ بھی عبادت کے لائق ہیں یہ سب تمہارا افتراء ہے۔ حضرت ہودؑ قوم کو سمجھاتے رہے پھر آخر میں فرمایا فَاِنۡ تَوَلَّوۡا پس اگر تم اعراض کرو گے فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَيۡكُمۡ پس میں پہنچا چکا ہوں وہ بات جو میں دے کر بھیجا گیا تھا تمہاری طرف۔

پیغمبر کا کام پیغام پہنچانا ہے منوانا نہیں :

پیغمبر کا کام ہے حق کی بات پہنچا دینا۔ منوانا پیغمبر کے فریضہ میں داخل نہیں ہے۔ پہلے پارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلَا تُسۡئَلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ [سورۃ البقرہ:۱۱۹] ''بیشک ہم نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔'' یہ اللہ تعالیٰ نے امام الانبیاء ﷺ کو فرمایا ہے۔ کہ قیامت والے دن آپ سے یہ سوال نہیں ہو گا کہ یہ دوزخ میں کیوں گئے ہیں۔ کیوں؟ یہ سوال دو وجہ سے ہوسکتا تھا ایک یہ کہ پیغمبر تبلیغ نہ کرتے اور تبلیغ نہ کرنے کیوجہ سے لوگ دوزخ میں چلے جاتے تو اس کوتاہی کی وجہ سے سوال ہوتا کہ انہوں نے فریضہ ادا نہیں کیا۔ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی پیغمبر فریضہ ادا نہ کرے خصوصاً آنحضرت ﷺ۔ اس لئے آپؐ سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ یہ دوزخ میں کیوں گئے ہیں؟ اور دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ہدایت دینا پیغمبر کے اختیار میں ہوتا اور وہ اختیار کو استعمال نہ کرتے اور لوگوں کو ہدایت نہ دیتے تو پھر سوال ہوسکتا تھا کہ تم نے ان کو ہدایت کیوں نہیں دی؟ اور ہدایت دینا رب تعالیٰ کا کام ہے پیغمبر کا کام نہیں ہے۔

www.besturdubooks.net

سورۃ القصص آیت نمبر ۵۶ میں ہے اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ. ”اے نبی کریم ﷺ آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کیساتھ آپ کی محبت ہے اور لیکن اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔“ کیا حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے قابیل پر زور نہیں لگایا کہ اپنے بھائی کو ناحق قتل نہ کر؟ پیغمبر تھے سب انسانوں کی اصل تھے مگر بیٹا قابیل نہیں مانا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے زور لگایا اپنے بیٹے کنعان پر مگر وہ نہیں مانا، حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی بیوی پر زور لگایا مگر نہیں مانی، حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی بیوی کو سمجھایا مگر نہیں مانی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو سمجھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن نہیں مانا، آنحضرت ﷺ نے اپنے مہربان چچا ابو طالب کو منانے کی انتہائی کوشش کی مگر نہیں مانے۔ کیونکہ ہدایت دینا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہے ہدایت دینا صرف رب تعالیٰ کا کام ہے۔ پیغمبر کا کام بات کو پہنچا دینا ہے۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷ میں ہے یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ”اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر آپ پہنچادیں جو احکام نازل کئے گئے ہیں آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی طرف سے وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے رسالت کا حق ہی ادا نہیں کیا۔“

www.besturdubooks.net

یہاں پر ہود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ پس اگر تم اعراض کرو گے تو پس تحقیق میں پہنچا چکا ہوں وہ احکامات جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف۔ اس میں میں نے کوئی کمی بیشی نہیں کی اور یاد رکھو! وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ اور جانشین بنائے گا میرا رب کسی قوم کو تمہارے سوا۔ تمہیں تباہ و برباد کر کے کسی اور قوم کو لا کر یہاں آباد کرے گا وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْئًا اور تم اللہ تعالیٰ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ بھائی مخلوق رب تعالیٰ کا

www.besturdubooks.net

کیا بگاڑ سکتی ہے؟ مخلوق میں سے بڑی سے بڑی ہستی بھی رب کا کیا بگاڑ سکتی ہے؟ نفع نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام نَافِع ہے، نفع دینے والا۔ اور ایک نام ضَارٌّ، ضرر دینے والا۔ نفع دینا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں اور ضرر دور کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ گیارہواں پارہ سورت یونس میں وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ "اور اگر پہنچائے تجھ کو اللہ تعالیٰ ضرر تو کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اگر پہنچائے تجھ کو بھلائی تو کوئی پھیرنے والا نہیں اس کے فضل کو۔" اور یاد رکھو! اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ ہر چیز کی حفاظت کرنے والا صرف میرا رب ہے۔ میری حفاظت بھی کریگا میرے ساتھیوں کی حفاظت بھی کرے گا ہمارے ایمان کی بھی حفاظت کرے گا۔ ہمیں تمہاری دھمکیوں کا کوئی خوف نہیں ہے۔ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جس وقت آیا ہمارا حکم نَجَّیْنَا ھُوْدًا ہم نے نجات دی ہود علیہ السلام کو وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اور ان لوگوں کو جو ان کیساتھ ایمان لائے تھے ان کو بھی نجات دی بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا اپنی مہربانی کیساتھ۔

عاد قوم نے ضد کی انتہا کر دی :

کچھ تفصیل پہلے تم سن چکے ہو کہ ان کا علاقہ احقاف تھا یہ بحرین، نجران، عمان، حضرموت کے درمیان کا وسیع علاقہ ہے۔ تقریباً تین سال مسلسل بارش نہ ہوئی خشک علاقہ تھا، کنوؤں کا پانی خشک ہو گیا، چشمے خشک ہو گئے، درخت جھلس گئے، جانور بھوک پیاس سے مرنے لگے۔ حضرت ہودؑ نے فرمایا اے میری قوم! توبہ کرو، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا "چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ آسمان کو تمہارے اوپر بارش

www.besturdubooks.net

برسانے والا۔'' لگاتار بارش برسائے گا۔ قوم نے بیک زبان ہوکر کہا کہ اے ہود (علیہ السلام)! اگر تیری وجہ سے بارش ہونی ہے تو ہمیں ایک قطرے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس طرح ہوا کہ ایک ٹکڑا بادل کا ان کی آبادیوں کی طرف آیا۔ بڑے خوش ہوئے ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے، مبارک ہو بادل آ گیا۔ اس بادل میں سے آواز آئی رِمَادًا رِمَادًا لَا تَذَرْ مِنْ عَادٍ اَحَدًا ''ان کو راکھ کر دو ان میں سے ایک آدمی کو بھی نہ چھوڑو، کوئی زندہ نہ بچے۔'' وہ بادل جب بالکل سروں کے قریب آ گیا تو اس میں سے ایسی تیز و تند ہوا نکلی کہ اس نے بڑی بڑی لاشوں کو اٹھا کر میلوں دور پھینک دیا رب تعالیٰ کی قدرت کہ ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھی بھی وہیں تھے ان کو کچھ نہیں ہوا۔ مجرموں کو چھوڑا نہیں اور انکو چھیڑا نہیں۔ اسی کا ذکر ہے کہ جس وقت ہمارا حکم آیا، عذاب آیا تو ہم نے ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دی اپنے فضل سے وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور نجات دی ہم نے ان کو گاڑھے عذاب سے، سخت عذاب سے۔ بادِ صَرصَر، تند ہوا سے نجات دی وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا۔ چونکہ یہ بستیاں مکہ والوں کے راستے میں تھیں وہ تاجر پیشہ لوگ تھے، شام جاتے، یمن جاتے، عراق جاتے تجارت کیلئے۔ اس زمانے میں آمد و رفت پر کوئی پابندی نہیں ہوتی تھی جو جہاں چاہے جائے اور آئے۔ یہ مصیبتیں تو اب پڑی ہیں جب لوگوں کی شرارتیں بڑھی ہیں۔ تو ہر حکومت نے پابندی لگا دی کہ پاسپورٹ اور ویزے کے بغیر کوئی آ جا نہیں سکتا۔ تو یہ عرب کے لوگ ان علاقوں میں آتے جاتے تھے ان کی عمارتیں دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ اتنی بڑی بڑی عمارتیں ہیں۔ ان کی طرف اشارہ کر کے رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ جو آثار تمہیں نظر آتے ہیں یہاں قوم عاد رہتی تھی۔ اپنے رب کی

www.besturdubooks.net

آیات کا انہوں نے انکار کیا وَعَصَوْا رُسُلَهٗ اور انہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی، رُسُل رسول کی جمع ہے۔ بظاہر سوال پیدا ہوتا ہے کہ نافرمانی تو انہوں نے ایک پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام کی کی ہے کیونکہ حضرت ہود علیہ السلام کے زمانے میں اور کوئی پیغمبر نہیں تھا اور رب تعالیٰ نے جمع کا صیغہ بولا ہے کہ انہوں نے رسولوں کی نافرمانی کی ہے۔ اس کے متعلق مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ ایک پیغمبر کی نافرمانی سب پیغمبروں کی نافرمانی ہے کیونکہ پیغمبروں کی دعوت مشترک ہے۔ جب حضرت ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی تو سب پیغمبروں کی نافرمانی کی اس لئے کہ سب کا سبق ایک تھا یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ۔ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور انہوں نے پیروی کی ہر جبر کرنے والے سرکش کے حکم کی۔ عنید ضدی کو کہتے ہیں۔ جو حق کیساتھ ٹکرانے والا ضدی اور عناد رکھنے والا تھا اس کی بات مان لی مگر اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبر کی بات نہ مانی وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اور لگادی گئی ان کے پیچھے اس دنیا میں لعنت۔ دنیا میں ملعون ہوئے۔ عذاب بھی رب تعالیٰ کی لعنت ہے۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت والے دن بھی جب وہ اٹھیں گے تو ملعون ہی ہوں گے۔ رب تعالیٰ کی لعنت آئی تو ان پر عذاب آیا پھر وہ عذاب ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔ برزخ قبر میں عذاب، میدان حشر میں عذاب، پھر پل صراط کا عذاب، پھر دوزخ کا عذاب لعنت ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ اَلَآ خبردار اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ بیشک قوم عاد نے اپنے رب کے احکام کا انکار کیا اَلَا خبردار بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ بربادی ہوئی عاد قوم کیلئے جو ہود علیہ السلام کی قوم تھی۔ بُعد کا لغوی معنیٰ دوری ہے۔ مطلب بنے گا دوری ہوئی تباہی ہوئی قوم عاد کی۔ ان کا نام ونشان مٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اور اس کے مومن ساتھی وہیں پھرتے رہے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں۔

www.besturdubooks.net

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ

صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾ وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اور (بھیجا ہم نے) ثمود قوم کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو قَالَ فرمایا انہوں نے یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا ھُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اسی نے پیدا کیا تمہیں زمین سے وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا اور اسی نے تمہیں آباد کیا اس زمین میں فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس تم اس سے بخشش طلب کرو ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ پھر رجوع کرو تم اس کی طرف اِنَّ رَبِّیْ

www.besturdubooks.net

قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ بیشک میرا رب قریب ہے قبول کرنے والا ہے قَالُوْا کہا انہوں نے یٰصٰلِحُ اے صالح علیہ السلام قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ تحقیق تھا تو ہمارے درمیان امید کیا گیا اس سے پہلے اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ کیا آپ ہمیں منع کرتے ہیں اس بات سے کہ ہم عبادت کریں مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ اور بیشک ہم شک میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْهِ اس چیز کے بارے میں جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں مُرِیْبٍ وہ شک ہمیں اضطراب میں ڈالتا ہے قَالَ فرمایا صالح علیہ السلام نے یٰقَوْمِ اے میری قوم اَرَءَیْتُمْ بتلاؤ تم اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً اور اس نے دی ہو مجھے رحمت اپنی طرف سے فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ پس کون میری مدد کرے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے اِنْ عَصَیْتُهٗ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ پس نہیں زیادہ کرو گے تم میرے لئے سوائے نقصان کے وَیٰقَوْمِ اور اے میری قوم ھٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اللہ کی اونٹنی ہے لَكُمْ اٰیَةً تمہارے لئے نشانی ہے فَذَرُوْھَا پس اس کو چھوڑ دو تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ کھائے اللہ تعالیٰ کی زمین میں وَلَا تَمَسُّوْھَا بِسُوْٓءٍ اور نہ تم اسکو ہاتھ لگاؤ تکلیف پہنچانے کیلئے فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِیْبٌ پس پکڑے گا تمہیں قریبی عذاب فَعَقَرُوْھَا پس انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں فَقَالَ پس فرمایا تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ

www.besturdubooks.net

اَیَّامٍ فائدہ اٹھالو اپنے گھروں میں تین دن ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں کیا جائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان اور مجرم قوم کے بعد دوسرے نمبر پر دنیا میں عاد قوم آئی تھی جس کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا۔ اس قوم نے بھی حضرت ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی حق کو ٹھکرایا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت کی، توحید نہ مانی شرک کو نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا۔ تیسرے نمبر پر قوم ثمود ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہم نے ثمود قوم کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو۔ بھائی کا معنیٰ پہلے میں نے سمجھایا ہے کہ برادری کے ایک فرد تھے اس لئے بھائی کہا ہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں برادران وطن اور برادران وطن میں ہندو، سکھ، عیسائی اور پارسی سارے آتے ہیں۔ ورنہ یہ پیغمبر اور مومن ہیں قوم کافر ہے۔ اس معنیٰ میں بھائی نہیں ہیں۔ قَالَ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا یٰقَوْمِ اے میری قوم! اُعْبُدُوا اللّٰہَ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ نہیں ہے تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود۔

عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ :

تمام پیغمبروں کی دعوت اور تبلیغ کا پہلا سبق یہی ہوتا تھا کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی کرو چاہے بدنی ہو، زبانی ہو یا مالی ہو۔ تمام عبادتوں کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی قانون بنانے والا نہیں ہے، نہ کوئی رزق دینے والا ہے، نہ کوئی اولاد دینے والا ہے، نہ کوئی سکھ دینے والا ہے، نہ کوئی دکھ دینے والا ہے، نہ کوئی نفع پہنچانے والا ہے، نہ کوئی نقصان پہنچانے والا ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے اگر مخلوق میں

www.besturdubooks.net

سے کسی کو یہ اختیارات ملتے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ملتے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ اختیارات آپ کو بھی نہیں دیئے۔ کئی دفعہ سن چکے ہو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا قُلْ اے نبی کریم ﷺ کہہ دو اعلان کر دو اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا [جن:۲۱] ''بیشک میں نہیں مالک تمہارے لیئے نقصان اور نفع کا۔'' جب آپ ﷺ کسی نفع نقصان کے مالک نہیں ہیں تو اور کون ہو سکتا ہے؟ اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۸ میں ہے قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ ''اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے۔ میں نہیں ہوں مالک اپنے نفس کیلئے نفع نقصان کا۔'' خدا کی مخلوق میں آپ ﷺ سے بڑی ہستی کوئی نہیں ہے تو جب آپ ﷺ کو نفع نقصان کا اختیار حاصل نہیں ہے تو آپ سے بڑی ہستی مخلوق میں کون ہے جسکو خدائی اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔ خدائی اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ ھُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اسی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تمہیں زمین سے۔

زمین سے پیدا کرنے کا ایک مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا کہ زمین کے مختلف حصوں سے مٹی لیکر اس کا خمیر کیا، اس سے آدم علیہ السلام کا ڈھانچہ بنایا خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ [آل عمران:۵۹] ''آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا پھر فرمایا ہو جا پس وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ہو گیا'' اور اس سے آگے نسل چلی۔ تو اصل تمہاری خاک ہے۔ اور یہ معنی بھی بیان کرتے ہیں کہ انسان جو رزق کھاتا ہے اناج پھل وغیرہ وہ زمین سے پیدا ہوتا ہے اور اس رزق سے خون پیدا ہوتا ہے اسی خون کو رب تعالیٰ مادہ تولید بنا دیتا ہے اسی سے آگے نسل چلتی ہے۔ تو اب بھی پیدائش زمین سے ہوئی وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا اور اسی نے تمہیں

www.besturdubooks.net

آباد کیا اس زمین میں فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس تم اس سے بخشش طلب کرو اس سے معافی مانگو۔ انسان کو ہر وقت اپنے آپ کو گنہگار سمجھنا چاہئے اور معافی مانگتے رہنا چاہئے۔

بہترین گنہگار توبہ کرنے والے ہیں :

حدیث پاک میں آتا ہے کُلُّکُمْ خَطَّاءُوْنَ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ''تم سب کے سب خطا کار ہو (سوائے پیغمبروں کے) کوئی گناہوں سے معصوم نہیں ہے اور گناہگاروں میں بہترین وہ ہیں جو معافی مانگتے ہیں۔'' آنحضرت ﷺ امت کی تعلیم کی خاطر دن میں سو سو مرتبہ استغفار فرماتے تھے تاکہ امت کو استغفار کا سبق معلوم ہو جائے۔ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَیْهِ پھر رجوع کرو تم اس رب کی طرف۔ اس کی فرمانبرداری اور عبادت کرو گناہوں سے معافی مانگی ہے تو دوبارہ نہ کرو۔ یہ کوئی توبہ نہیں ہے کہ زبان سے توبہ توبہ اور ساتھ ساتھ گناہ بھی چلتے رہیں اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ بیشک میرا رب قریب ہے دعا قبول کرنے والا ہے۔ کتنا قریب ہے؟ فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ [سورۃ ق] ''ہم اس کے شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا دعا بھی کوئی قبول نہیں کر سکتا۔ یہ بات حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو حجر کے علاقہ میں سمجھائی۔ حجر بحرین اور سعودیہ کے درمیان میں ہے۔ قَالُوْا لوگوں نے جواب دیا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اے صالح علیہ السلام تحقیق تھا تو ہمارے درمیان امید کیا گیا اس تبلیغ سے پہلے۔ ہمیں تو امید تھی کہ آپ مستعد آدمی ہیں اب ہم اگر دس بتوں کی پوجا کرتے ہیں تو آپ ہمیں بتوں کی پوجا کرائیں گے۔ اگر ہم نے دس بت خانے بنائے ہیں تو آپ ہمیں بنا کر دیں گے لیکن آپ نے تو ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ کہ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کیا آپ ہمیں منع کرتے ہیں اس بات سے کہ ہم

عبادت کریں جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ اور بیشک ہم شک میں ہیں اس چیز کے بارے میں جس چیز کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں۔ ہمیں تمہاری بات سمجھ نہیں آتی کہ الٰہ ایک ہو مُرِیْبٍ یہ ہمیں شک اور تردد میں ڈالتا ہے لہٰذا ہم ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں قَالَ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا یٰقَوْمِ اے میری قوم اَرَءَیْتُمْ بتلاؤ تم اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے وَاٰتٰنِیْ مِنْہُ رَحْمَۃً اور اس نے دی ہو مجھے رحمت اپنی طرف سے، ہدایت، ایمان، تقویٰ، نیکی۔ فرمایا ان حالات میں فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ عَصَیْتُہٗ پس کون میری مدد کرے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے اگر میں نے اس کی نافرمانی کی فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ پس نہیں زیادہ کرو گے تم میرے لئے سوائے نقصان کے۔ مطلب یہ ہے کہ میں توحید کا سبق چھوڑ دوں اور تمہاری شرکیہ رسومات کی تردید کرنے کی بجائے خود کرنے لگ جاؤں تو مجھے نقصان کے سوا کیا حاصل ہوگا۔ لہٰذا نہ میں پیغام الٰہی پہنچانے سے باز آسکتا ہوں اور نہ تمہاری غلط بات کے پیچھے لگ سکتا ہوں۔

مکان ضرورت کے مطابق بنانا چاہئے :

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے چٹانیں تراش کر اندر مکان بنائے ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے سنا ہوا تھا کہ جب زلزلہ آتا ہے تو مکان گر جاتے ہیں اور دیوار میں اینٹ پتھر علیحدہ علیحدہ ہوں تو دیوار کے گرنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور چٹان اندر سے کرید کرید کر مکان بنایا جائے تو وہاں کونسی دیوار پھٹے گی۔ چٹانوں کو تراشنے کا ذکر سورت اعراف آیت نمبر ۷۴ میں ہے وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ”اور تراشتے ہو پہاڑوں میں گھروں کو“ ان چٹانوں میں انہوں نے بڑے بڑے کمرے بنائے ہوئے تھے۔ ہال کمرہ، ناچ

کمرہ، مہمان خانہ، غسل خانہ، باورچی خانہ وغیرہ۔ حضرت صالح علیہ السلام نے ان کے اس عمل پر بھی تنقید کی کہ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہو ایسا نہ کرو ضرورت کیمطابق مکان بناؤ۔ یہ جو تم مکان بنانے پر ستر ستر سال، اسی اسی سال اور سو سو سال لگا دیتے ہو زندگی تمہاری ان چیزوں میں صرف ہو رہی ہے۔ دیکھو مکان بھی انسان کی ضرورت ہے اس سے شریعت نہیں روکتی مگر اپنی ضرورت کے مطابق بناؤ۔ خیر انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی بات کو تسلیم نہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ کا پیغمبر اپنی ڈیوٹی دیتا رہا یہاں تک کہ وہ صالح علیہ السلام کی تبلیغ سے تنگ آ کر کہنے لگے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں تو ہماری فرمائش کو پورا کرو ہم تمہاری باتیں مان لیں گے۔

قوم ثمود کا مطالبہ کہ اونٹنی پتھر سے پیدا ہو اور ہو بھی گابھن :

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ ایک بہت بڑی چٹان تھی اس کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اس چٹان سے اونٹنی نکلے اور ساتھ ہی بچہ جن (جنم) دے۔ عادتاً تو اس فرمائش کے پورے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ پتھروں اور چٹانوں سے اونٹنی پیدا ہو اور پھر فوراً بچہ بھی جن دے اور یہ بھی انہوں نے کہا کہ اس اونٹنی کے بال بڑے گھنے اور خوبصورت ہوں۔ چنانچہ اس کیلئے دن مقرر کیا گیا شہروں دیہاتوں میں ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ آؤ بھئی فلاں دن پتھر سے اونٹنی پیدا ہونی ہے، مذاق اڑاتے تھے۔ مرد، عورتیں، بوڑھے، بچے اور جوان اکٹھے ہوئے عجیب قسم کا منظر تھا ایک میلہ لگا ہوا تھا۔ اشارہ کیا کہ اس چٹان سے اونٹنی نکلے سب نے آنکھوں کیساتھ دیکھا اسی چٹان سے اونٹنی نکلی اور ساتھ ہی بچہ بھی جن دیا۔ اس کا ذکر ہے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً اور اے میری قوم یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے تمہارے لئے نشانی ہے۔

www.besturdubooks.net

پتھروں میں سے کہاں اونٹنیاں نکلتی ہیں یہ تو رب تعالیٰ نے تمہیں نشانی دکھائی ہے۔
فَذَرُوْهَا پس اس کو چھوڑ دو تَـاْكُـلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ کھائے چارہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ تم اسکو ہاتھ لگاؤ تکلیف پہنچانے کیلئے ویسے برکت کیلئے ہاتھ لگا
سکتے ہو، مالش کرو خدمت کرو لیکن تکلیف پہنچانے کیلئے ہاتھ نہ لگاؤ فَيَـاْخُـذَكُـمْ عَذَابٌ
قَرِيْبٌ پس پکڑے گا تمہیں قریبی عذاب۔

منہ مانگی نشانی دیکھنے کے باوجود کوئی مسلمان نہ ہوا :

اتنی بڑی نشانی دیکھی لیکن کسی تفسیر یا تاریخ کی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا کہ ان مجرموں میں سے کوئی ایمان لایا ہو حالانکہ الحمد للہ تفسیر اور تاریخ کی کافی کتابیں دیکھی ہیں۔ جیسے قریش مکہ نے آنحضرت ﷺ کو کہا کہ اگر چاند دو ٹکڑے ہو جائے تو ہم مان جائیں گے۔ چودھویں رات کا چاند تھا دو ٹکڑے ہوا قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ''قریب آگئی ہے قیامت اور پھٹ گیا ہے چاند۔'' لیکن کوئی نہ مانا۔ کہنے لگے سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ''یہ جادو ہے مضبوط جادو۔'' اس ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ اس کو برائی کیساتھ ہاتھ نہ لگانا۔ سورت نمل آیت نمبر ۴۸ میں ہے وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ''اور تھے شہر میں نو شخص جو فساد کرتے تھے زمین میں اور نہیں اصلاح کرتے تھے۔'' یہ تو اس علاقے کے بدمعاش اور غنڈے تھے انکے سردار کا نام تھا قدار ابن صالح۔ اس کا سر چھوٹا اور بلی کی طرح آنکھیں تھیں شیطانوں کا پیر تھا۔ ہر ڈاکے اور قتل میں یہ شریک ہوتے تھے۔ ایک عورت تھی جس کا نام تھا عنیزہ بنت غَنَم۔ اس کے پاس بھیڑ بکریاں، گائیں اور اونٹ بہت تھے اس کو جانوروں کے پانی پلانے میں دقت پیش آتی تھی۔ سورت شعراء آیت نمبر ۱۰۰ میں ہے قَالَ

هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ''حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا یہ اونٹنی ہے اس کیلئے پانی پینے کی باری ہے اور تمہارے لئے بھی پانی پینے کی باری ہے ایک مقرر دن پر۔'' ایک دن تمہارے جانور پییں گے اور ایک دن یہ اونٹنی پیئے گی تمہارا کوئی جانور نہیں پیئے گا۔ عنیزہ کے جانور بہت زیادہ تھے۔ اوباش قسم کی عورت تھی خاوند فوت ہو چکا تھا جوان سال اس کی بیٹیاں تھیں۔ اس نے قیدار ابن صالح کیساتھ سازباز کی کہ میرے جانور پیاسے رہ جاتے ہیں تم درمیان سے اس اونٹنی کو ختم کردو تاکہ وہ پانی کی باری بھی ہمیں مل جائے۔

حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ :

قیدار نے اپنے غنڈوں کے ساتھ مشورہ کیا جس کا ذکر سورۃ النمل آیت نمبر ۴۹ میں ہے۔ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ''کہا انہوں نے قسمیں کھاؤ اللہ تعالیٰ کے نام کی کہ ہم رات کے وقت صالح علیہ السلام اور انکے گھر والوں کو حملہ کر کے ہلاک کردیں گے۔ ہم کہیں گے ان کے دعویدار سے کہ ہم نہیں حاضر ہوئے انکے اہل کے ہلاک ہونے کے وقت اور ہم سچے ہیں۔'' یعنی انہوں نے مشورہ کیا کہ رات کو حملہ کر کے صالح علیہ السلام کو بمع اہل خانہ کے ہلاک کردیں پھر ہم قسم اٹھا کر کہیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے مارا ہے۔ پھر اونٹنی کو ہلاک کردیں گے۔ پھر مشورہ تبدیل کر لیا کہ پہلے اونٹنی کو مارو پھر صالح علیہ السلام کو۔ اُس کا ذکر ہے فَعَقَرُوْهَا پس انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں فَقَالَ پس حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فائدہ اٹھالو تم اپنے گھروں میں تین دن۔ مثلاً بدھ والے دن انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹیں حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کل

www.besturdubooks.net

جمعرات ہے پرسوں جمعہ ہے چوتھ (ترسوں) ہفتہ ہے۔ان تین دنوں تک تمہیں مہلت ہے۔اور یہ بھی تفسیروں میں آتا ہے کہ فرمایا کل تمہاری شکلیں پیلی ہونگی پرسوں سرخ ہونگی پھر کالی ہو جائیں گی۔یہ سب کچھ تمہیں نظر آئے گا بہتر ہے توبہ کرلو۔ کہنے لگے اگر تیری وجہ سے بچتے ہیں تو پھر موت ہی بہتر ہے۔فرمایا فائدہ اٹھالو اپنے گھروں میں تین دن ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں کیا جائے گا۔باقی آئندہ آئے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا

وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿ۙ۶۷﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿ؕ۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا ہمارا حکم نَجَّيْنَا صٰلِحًا ہم نے نجات دی صالح علیہ السلام کو وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اوران لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ان کیساتھ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اپنی رحمت کیساتھ وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اوراس دن کی رسوائی سے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ بیشک تیرارب وہ قوی ہے غالب ہے وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا ایک چیخ نے فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں جٰثِمِيْنَ گھٹنوں کے بل گرنے والے كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا گویا کہ وہ ان گھروں میں آباد ہی نہیں ہوئے اَلَاۤ خبردار اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ بیشک قوم ثمود نے اپنے رب کے

احکامات کی نافرمانی کی اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ خبردار دوری ہے قوم ثمود کیلئے وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اور البتہ تحقیق آئے ہمارے بھیجے ہوئے اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر قَالُوْا سَلٰمًا انہوں نے کہا سلام قَالَ سَلٰمٌ ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا سلام فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ پس نہ ٹھہرے کہ لے آئے بچھڑا بھونا ہوا فَلَمَّا رَآٰ اَیْدِیَهُمْ پس جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے ہاتھوں کو لَا تَصِلُ اِلَیْهِ کہ نہیں پہنچتے اس کی طرف نَكِرَهُمْ تو اوپرا سمجھا ان کو وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً اور محسوس کیا ان کی طرف سے خوف قَالُوْا لَا تَخَفْ انہوں نے کہا خوف نہ کرو اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ہم بھیجے گئے ہیں لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کھڑی تھی فَضَحِكَتْ پس وہ ہنس پڑی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ پس ہم نے اس کو خوشخبری دی اسحاق علیہ السلام کی وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی۔

گذشتہ درس میں تم سن چکے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حجر کے علاقے میں قوم ثمود کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم کو کافی عرصہ تک تبلیغ کی۔ تفسیروں میں آتا ہے کہ ان پر تقریباً چار ہزار آدمی ایمان لائے باقی کوئی ایمان لانے کیلئے تیار نہ ہوا بلکہ فرمائشی معجزے طلب کرنے پر لگے رہے۔ بالآخر یہ مطالبہ کیا کہ چٹان سے اونٹنی پیدا ہو اس کے جسم پر بال گھنے اور خوبصورت ہوں اور اس سے جوان قسم کا بچہ بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی فرمائش کو پورا کیا۔ چٹان سے اونٹنی نکلی اور اس نے بچہ بھی جن

www.besturdubooks.net

دیا لیکن ان مشرکوں، نافرمانوں اور مجرموں میں سے کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ اس کو تکلیف نہ دینا مگر ان ظالموں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں تین دن کی مہلت ہے۔ توبہ استغفار کرو، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو لیکن وہ اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئے۔ ضد کا دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے۔ پھر کیا ہوا؟

قوم صالح کی تباہی کا ذکر :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا ہمارا حکم مراد عذاب ہے کہ جب ہمارا عذاب آیا نَجَّیْنَا صٰلِحًا نجات دی ہم نے صالح علیہ السلام کو وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے ان کیساتھ۔ جن کی تعداد تقریباً چار ہزار تفسیروں میں بتائی گئی ہے۔ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اپنی رحمت کیساتھ ان کو نجات دی وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ اور اس دن کی رسوائی سے بھی جو عذاب آنے کے بعد ہوئی اِنَّ رَبَّکَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ بیشک تیرا رب وہ قوی ہے غالب ہے۔ آگے عذاب کی شکل کا بیان ہے کہ وہ عذاب کس شکل میں آیا وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ اور پکڑا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا ایک چیخ نے۔ حضرت جبرائیل نے ایک ڈراونی سی آواز نکالی اس سے سارے مجرم ہلاک ہوگئے جہاں جہاں بھی تھے ایک نفس بھی نہ بچا لیکن نہ حضرت صالح علیہ السلام کو کچھ ہوا اور نہ ان کے ساتھیوں کو حالانکہ وہ بھی وہیں تھے۔ یہ رب تعالیٰ کی قدرت ہی ہے کہ جگہ ایک ہو بعض عذاب میں مبتلا ہوں اور بعض کو کچھ بھی نہ ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو آواز نے کچھ نہ کہا اور جو مجرم تھے ان کو چھوڑا نہیں۔ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس ہوگئے وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑنے والے۔ جس طرح ہم

www.besturdubooks.net

التحیات میں بیٹھتے ہیں یہ انسان کی عاجزی کی حالت ہے۔اس طرح گھٹنوں کے بل گر کر تباہ و برباد ہو گئے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ وہ ان گھروں میں آباد ہی نہیں ہوئے۔ایسے تباہ ہوئے کہ ان کے نام ونشان مٹ گئے۔حالانکہ ان گھروں میں چہل پہل ہوتی تھی عورتیں، مرد، چھوٹے بڑے، بوڑھے اور بچوں کا میلا لگا ہوتا تھا اور اب ان گھروں میں آواز ہی نہیں ہے۔اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ خبردار بیشک قوم ثمود نے اپنے رب کے احکامات کی نافرمانی کی۔گویا ان کی تباہی کا سبب اور علت رب کی نافرمانی اور پیغمبروں کی نافرمانی ہے۔اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ خبردار! دوری ہے قوم ثمود کیلئے دنیا سے۔اور لازمی معنیٰ کرتے ہیں ہلاکت اور بربادی ہوئی قوم ثمود کی۔اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور آیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آبائی وطن :

حضرت ابراہیم کی علیہ السلام کی پیدائش عراق کے شہر کُوثی بروزن طوبیٰ میں ہوئی۔یہ اس وقت کلدانی حکومت کا دارالخلافہ تھا۔آجکل کے جغرافیہ میں اس کا نام اُرْ ن ہے۔اس وقت کے بادشاہ کا نام نمرود بن کنعان تھا جو بڑا ظالم اور جابر بادشاہ تھا۔حضرت ابراہیم نے عرصہ دراز تک تبلیغ کی مگر اپنی بیوی سارہ علیہا السلام جو چچازاد بہن بھی تھی اور بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے سوا کسی نے ساتھ نہ دیا اور یہ بھی یاد رکھنا! کہ پیغمبر پیدائشی طور پر موحد ہوتا ہے ایک لمحہ کیلئے بھی شرک نہیں کرتا۔البتہ تبلیغ کا کام اس وقت شروع کرتا ہے جب رب تعالیٰ کی طرف سے نبوت کا تاج پہنایا جاتا ہے۔تو اس عرصہ دراز میں بڑی بڑی آزمائشیں آئیں یہاں تک کہ آگ کا بھٹہ تیار کیا گیا۔کپڑے اتار کر رسیوں میں جکڑ کر اس میں ڈال دیا گیا۔تماشائیوں کا بہت بڑا مجمع تھا انتظار میں تھے کہ دیکھو اب سر پھٹے

www.besturdubooks.net

ٹھاہ! ہوگی اور ہمارے کلیجے ٹھنڈے ہوں گے۔لیکن ارشادخداوندی ہے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًاوَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ [انبیاء:٦٩] ''ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم علیہ السلام پر۔'' رب تعالیٰ کی قدرت کہ وہ آگ جس کے شعلے آسمان تک بلند ہورہے تھے اس نے ابراہیم علیہ السلام کے جسم کے ایک بال کو بھی نہیں چھیڑا صرف وہ رسیاں جلادیں جن کیساتھ ابراہیم علیہ السلام کو باندھا گیا تھا۔ یہ سارا منظر دیکھ کر بھی کوئی ایمان نہ لایا۔حافظ ابن کثیرؒ محدث بھی ہیں، مفسر اور فقیہ بھی۔ وہ اپنی تفسیر اور اپنی کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نے اس وقت یہ الفاظ کہے تھے نِعْمَ الرَّبُّ رَبُّکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ ''اے ابراہیم تیرا رب بہت اچھا رب ہے۔''لیکن ایمان پھر بھی نہیں لایا۔اس کے بعد یہاں سے ہجرت کر کے شام تشریف لے گئے۔راستے میں بھی بڑی تکلیفیں آئیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم کے علاقہ میں نبی مقرر فرمایا جہاں آجکل آب سیاہ بحیرہ مردار ہے۔یہ دس میل کا رقبہ ہے جہاں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تباہ ہوئی تھی۔

دمشق میں ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں کی آمد :

حضرت ابراہیم علیہ السلام دمشق میں اپنی اہلیہ حضرت سارا علیہ السلام کے ہمراہ اپنے گھر تشریف فرما تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانوں کی شکل میں فرشتے آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل کا نام تفسیرِ روح میں آتا ہے۔کل تعداد کتنی تھی؟ تین تھے، چھ تھے، دس تھے بارہ فرشتے بھی لکھے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

یہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بڑی عمر والے آدمیوں کی شکل میں

www.besturdubooks.net

معزز مہمانوں کی طرح آئے سلام کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ گھر بیوی کے علاوہ کوئی نہیں تھا لہذا بیوی سے کہا مصالحہ تیار کرو آگ جلاؤ۔ حضرت ابراہیم نے موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا، کھال اتاری گوشت بنا کر بیوی کو دیا کہ اس کو روسٹ کرو۔ حَنِيذٌ کا معنی ایسا بھونا ہوا کہ اس میں پانی بالکل نہ ہو اور ایک معنی گھی میں تلا ہوا بھی کرتے ہیں دو معانی ہیں۔ اس واقعہ کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِـالْبُشْرٰى اور البتہ تحقیق آئے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر۔ اس خوشخبری کا ذکر آگے آئے گا قَـالُوْا سَلٰمًا انہوں نے کہا سلام۔ اور مسئلہ یہی ہے کہ آنے والے کو سلام کرے بڑا ہو یا چھوٹا ہو یہ آنے والے کا فریضہ ہے۔

سلام کرنے کی ترغیب وترتیب :

بخاری شریف میں حدیث آتی ہے سوار پیدل کو سلام کرے جو کھڑا ہے بیٹھنے والے کو سلام کرے چلنے والا ہے وہ کھڑے ہوئے کو سلام کرے چھوٹا بڑے کو سلام کرے تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔ ایک طرف سے دس آدمی آرہے ہیں اور دوسری طرف سے دو آرہے ہیں تو یہ دو آدمی دس آدمیوں کو سلام کریں۔ لیکن اگر جہالت کی وجہ سے اس مسئلے کو نہیں سمجھتا جیسا کہ ہمارا زمانہ دینی مسائل کے اعتبار سے جہالت میں ڈوبا ہوا ہے تو پھر دیندار آدمی کو خود سلام کر لینا چاہئے اجر ضائع نہ کرے۔ السلام علیکم کہے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس نیکیاں ملیں گی ایک صغیرہ گناہ جھڑ جائے گا اور ایک درجہ بلند ہو جائے گا اسی طرح وعلیکم السلام کہنے والے کو بھی دس نیکیاں ملیں گی ایک گناہ جھڑ جائے گا اور ایک درجہ بلند ہو جائے گا خود بخود۔ اور اگر ساتھ ورحمۃ اللہ کہا تو بیس نیکیاں ملیں گی اور اگر ساتھ وبرکاتہ کہا تو تیس نیکیاں ملیں گی اور اگر ساتھ ومغفرتہٗ بھی کہا تو چالیس

www.besturdubooks.net

نیکیاں ملیں گی۔ابوداؤد شریف اور امام بخاریؒ کی کتاب ''ادب المفرد'' میں پانچواں لفظ وَطَيِّبَتْ صَلَاتُهُ بھی ہے۔چونکہ الگ الگ جملے ہیں لہذا ہر ہر جملے کی دس دس نیکیاں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

جن موقعوں پر سلام کرنا منع ہے :

لیکن اگر درس ہو رہا ہے قرآن وحدیث کا یا وعظ ہو رہا ہو، جمعہ اور عید کا خطبہ ہو رہا ہو پھر سلام نہیں کہنا۔ بلکہ ان صورتوں میں اگر کہے گا تو کہنے والا گنہگار ہوگا لہذا خاموشی سے آکر بیٹھ جائے۔فرشتے چونکہ باہر سے آئے تھے اس لئے انہوں نے سلام کیا قَالَ سَلٰمٌ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فَمَا لَبِثَ پس نہیں ٹھہرے ابراہیم علیہ السلام اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ کہ لے آئے بچھڑا بھونا ہوا ڈش میں رکھ کر۔اب بھنا تلا ہوا بچھڑا سامنے رکھا ہوا ہے فرشتے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں مگر کھانے کی طرف ہاتھ کسی کا نہیں بڑھتا فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ پس جب دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے ہاتھوں کو لَا تَصِلُ اِلَيْهِ کہ نہیں پہنچتے اس بچھڑے کے گوشت کی طرف نَكِرَهُمْ تو انکو اوپرا، اجنبی سمجھا۔

کہتے ہیں کہ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ چور، ڈاکو، اغواء کرنے والے اس گھر سے کھانا نہیں کھاتے تھے جنکو نقصان پہنچانا ہوتا تھا کہ یہ نمک حرامی ہے کہ ان کا کھانا بھی کھائیں اور پھر ان کی چوری بھی کریں۔مگر آجکل کے ڈاکو تو بہ توبہ پہلے پوچھتے ہیں کہ بتلاؤ کھانے کی چیزیں کہاں کہاں پڑی ہیں؟ کھانے پینے کے بعد کہتے ہیں بتاؤ چابیاں کہاں ہیں؟ ہمارے حوالے کرو اور بتلاؤ کہ پیسے اور زیورات کہاں ہیں؟ کہ جرأت پیدا ہوگئی ہے۔خدا پناہ! کسی کی جان محفوظ نہیں نہ عزت محفوظ ہے۔اور کہیں بھی محفوظ نہیں ہے نہ گھر

www.besturdubooks.net

میں نہ سفر میں۔ اور یاد رکھو! یہ سب کچھ ناقص نظام کا حصہ ہے اگر اسلام نافذ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اس وقت پچپن اسلامی ملک کہلاتے ہیں۔ ان میں سے صرف طالبان کے علاقے میں مکمل اسلامی قانون نافذ ہے اور اس کا ثمرہ سب لوگوں کے سامنے ہے کہ وہاں کے لوگوں کو امن حاصل ہے، نہ چوری ہے، نہ ڈاکہ ہے، نہ قتل ہے۔ غیر ملکی صحافی بھی جب اس ملک میں آتے ہیں تو اقرار کرتے ہیں کہ وہاں نہایت امن دسکون ہے۔ کیونکہ قانون خداوندی نافذ ہے اور دوسرے ملکوں میں بد امنی کی وجہ سے نظام کی خرابی ہے کہ یہ نظام لوگوں نے بنائے ہیں اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ میرا کاروبار کیسے بچتا ہے، میری زمین کیسے بچتی ہے، میری آمدنی پر زد تو نہیں پڑتی۔ ہر ایک اپنا فائدہ سوچتا ہے۔ اور طالبان کو قانون بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے سامنے قرآن وسنت ہے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابیں موجود ہیں۔ یہ اسلامی قانون ہے۔ اور ان کے جتنے افسر ہیں سب علماء ہیں اور بڑا خدا کا فضل یہ ہے کہ دیوبندی مسلک کے ہیں ہمارے مدارس سے پڑھ کے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے طاہر القادری جیسے لوگ مخالفت کرتے ہیں کہ ہم طالبان کی جمہوریت کو نہیں مانتے۔ بھائی وہ تو دین ہے جمہوریت نہیں ہے۔ یہ کہو کہ ہم دین نہیں مانتے دیوبندیوں کی حکومت نہیں مانتے۔ کھل کر کہو، بات سب کو سمجھ آئے چکر دے کر باتیں کرنے کا کیا معنٰی؟ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً اور محسوس کیا ان کی طرف سے خوف کہ یہ لوگ کھانا نہیں کھا رہے لگتا ہے اچھے ارادے سے نہیں آئے۔ مذھبی مخالف ہیں یا کوئی اور بات ہے۔ فرشتے سمجھ گئے کہ قَالُوْا لَا تَخَفْ انہوں نے کہا خوف نہ کرو اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ہم بھیجے گئے ہیں لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف۔

www.besturdubooks.net

پیغمبر غیب دان نہیں ہوتا :

اب بات سمجھیں۔ اہل بدعت کہتے ہیں کہ پیغمبر علم غیب رکھتے ہیں اور حاضر ناظر بھی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر ابراہیم علیہ السلام عالم الغیب ہوتے تو ان کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ فرشتے ہیں؟ اور اگر حاضر ناظر ہوتے تو معلوم ہوتا کہ فلاں جگہ سے فلاں فلاں راستے سے آئے ہیں بچھڑا ذبح کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی؟ کہ فرشتے تو کچھ کھاتے پیتے ہی نہیں ہیں ان کیلئے بچھڑا ذبح کرنے اور پھر ان سے خوف کھانے کی کیا ضرورت تھی؟

حضرت ابراہیمؑ نے ان کو انسان سمجھا اور ان کی مہمانی کیلئے بچھڑا ذبح کیا۔ علم غیب اور حاضر و ناظر کی نفی کیلئے یہی دلیل کافی ہے اگر کوئی سمجھے۔ حالانکہ سارا قرآن بھرا پڑا ہے دلائل سے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہے۔ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کھڑی تھی اس انتظار میں کہ اور گوشت منگوائیں گے تو پکڑا دونگی۔ جس وقت انہوں نے کہا کہ ہم تو فرشتے ہیں فَضَحِكَتْ اہلیہ محترمہ ہنس پڑیں کہ ہمارے ساتھ کیا بنا ہے۔ یہ تو فرشتے ہیں جو نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ پیشاب پاخانہ کرتے ہیں، نہ ان میں جنسی خواہشات ہیں نہ سوتے ہیں، نہ تھکتے ہیں، نہ سوتے ہیں۔ خوراک ان کی سبحان اللہ ہے۔ تو وہ ہنس پڑی کہ ہم نے کیا سمجھا اور نکلا کیا۔ جد الانبیاء کی بیوی جو اولیاء کی سردار ہیں وہ بھی نہیں جانتی لیکن ٹکے ٹکے کے ملنگ کہتے ہیں کہ ہم سارا کچھ جانتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یاد رکھنا! عقیدہ بڑی قیمتی چیز ہے اس کو محفوظ رکھنا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بغیر نہ کوئی عالم الغیب ہے، نہ کوئی حاضر و ناظر ہے، نہ کوئی مختار کل ہے، نہ کوئی دستگیر ہے، نہ کوئی حاجت روا اور نہ کوئی مشکل کشا ہے، نہ کوئی فریاد رس اور نہ کوئی مقنن قانون ساز ہے۔

www.besturdubooks.net

قانون ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ [سورۃ یوسف] ''نہیں ہے حکم مگر اللہ تعالیٰ کیلئے۔'' فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ پس ہم نے اس عورت کو خوشخبری دی اسحاق علیہ السلام کی۔ اے بی بی! تجھے اللہ تعالیٰ بیٹا دے گا اور نام بھی اللہ تعالیٰ نے خود رکھا اسحاق علیہ السلام وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ یعنی آپ کی زندگی میں اسحاق علیہ السلام جوان ہونگے شادی کریں گے شادی کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو بیٹا دیگا اور اس بیٹے کا نام بھی اللہ تعالیٰ نے خود یعقوب علیہ السلام رکھا۔ یہ سب کچھ ہوا زندگی رہی تو آئندہ کلام آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

www.besturdubooks.net

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾

قَالَتْ وہ کہنے لگی يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ ہائے افسوس مجھ پر کیا میں بچہ جنوں گی وَاَنَا عَجُوْزٌ حالانکہ میں بوڑھی ہوں وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ بیشک یہ تو البتہ عجیب چیز ہے قَالُوْٓا وہ کہنے لگے اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کیا تو تعجب کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ تم پر ہوں اے گھر والو اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بیشک وہ تعریفوں اور بزرگی والا ہے فَلَمَّا ذَهَبَ پس جب چلا گیا عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ ابراہیم علیہ السلام سے خوف وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى اور آ گئی ان کے پاس خوشخبری يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ تکرار کرنے لگے ہمارے ساتھ قوم لوط کے بارے میں اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ بیشک ابراہیم علیہ السلام بڑے بردبار آہ وزاری کرنے والے رجوع کرنے والے تھے يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے ابراہیم علیہ السلام اعراض

www.besturdubooks.net

کریں اس سے اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ بیشک شان یہ ہے تحقیق تیرے رب کا حکم آچکا ہے وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ اور بیشک ان لوگوں کے پاس آنے والا ہے عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ایسا عذاب جس کو لوٹایا نہیں جاسکتا۔

فرشتوں اور جنات کو مختلف شکلیں بدلنے کا اختیار :

گذشتہ آیات میں یہ بیان ہوا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے معزز مہمانوں کی شکل میں تشریف لائے ۔ جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر تفسیروں میں صراحت کیساتھ آتا ہے ۔ یہ فرشتوں کی اچھی خاصی جماعت تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ جس کی شکل اختیار کرنا چاہیں کر سکتے ہیں ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی حضرت دحیہ ابن خلیفہ کلبی کی شکل میں تشریف لاتے ۔ دیکھنے والے انسان ہی سمجھتے تھے حالانکہ جبرائیل علیہ السلام ہوتے تھے ۔ جنات کو بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف شکلیں اختیار کرنے کا اختیار دیا ہے ۔ جن انسان کی شکل میں بھی آسکتا ہے ، گدھے اور چڑیا کی شکل میں بھی آسکتا ہے ، سانپ کی شکل بھی اختیار کر سکتا ہے ۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار نہیں دیا کہ وہ اپنی شکل بدل سکیں ۔ بہر حال فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس معزز اور محترم بڑی عمر والے انسانوں کی شکل میں تشریف لائے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا چونکہ مہمان زیادہ تھے مرغی سے کام نہیں چل سکتا تھا ایک بچھڑا پالا ہوا تھا اس کو ذبح کر کے گوشت بنا کر روسٹ کرا کے مہمانوں کے سامنے رکھ دیا۔

حدیث پاک میں آتا ہے مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ

www.besturdubooks.net

ضَیْفَہٗ ’’جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔‘‘ مہمان کی عزت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور پیغمبر سے بڑا مومن کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مہمانوں نے کھانا چکھا تک نہیں تو ابراہیم علیہ السلام حیران ہوئے کہ یہ کھاتے کیوں نہیں؟ بالآخر فرشتے بول پڑے کہ ہم تو فرشتے ہیں اور لوط علیہ السلام کی تباہی کیلئے بھیجے گئے ہیں اور جاتے جاتے تمہیں خوشخبری بھی سنانی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بیٹا اسحاق علیہ السلام عطا فرمائیں گے اور پوتا یعقوب علیہ السلام بھی۔ تم اپنی آنکھوں سے بیٹے کو اور پوتے کو بھی دیکھو گے۔

اللہ تعالیٰ جب چاہے اولاد دیدے:

قَالَتْ وہ کہنے لگی ہائے افسوس مجھ پر یٰوَیْلَتٰٓی ءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ کیا میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی ہوں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ اس وقت حضرت سارہ علیہا السلام کی عمر ایک کم سو سال تھی اور ہمارے ہاں ننانوے سال کی بیبیاں لاٹھی لیکر بھی نہیں چل سکتیں۔ وَھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اس وقت اے سو بیس سال تھی۔ مطلب یہ ہے کہ میں بھی بوڑھی میرا خاوند بھی بوڑھا ہم تو اولاد کے قابل نہیں ہیں اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ بیشک یہ تو البتہ عجیب چیز ہے کہ بوڑھوں کے گھر بچہ پیدا ہو۔ ظاہری حالات کے مطابق تو بات ایسی ہی تھی قَالُوْٓا فرشتے کہنے لگے اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ کیا تو تعجب کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر رَحْمَتُ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو وَبَرَکٰتُہٗ اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں ہوں عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ تم پر اے گھر والو اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بیشک وہ تعریفوں والا اور بزرگ ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے چاہے جوانی میں اولاد دیدے چاہے بڑھاپے میں دیدے، چاہے نہ جوانی میں دے نہ بڑھاپے میں

www.besturdubooks.net

دے۔

سورت مریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ''جب پکارا زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارنا آہستہ قَالَ کہا رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ اے میرے پروردگار بیشک میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اور بھڑک اٹھا ہے سر سفیدی سے وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا اور نہیں ہوں میں تجھ سے دعا کرنے میں اے میرے رب محروم۔'' اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور خوشخبری دی یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُہٗ یَحْیٰی ''اے زکریا علیہ السلام ہم خوشخبری دیتے ہیں تمہیں لڑکے کی جسکا نام یحییٰ ہوگا لَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا نہیں بنایا ہم نے اس کیلئے اس سے پہلے کوئی ہم نام قَالَ کہا زکریا علیہ السلام نے رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ اے پروردگار کیسے ہوگا میرے لئے لڑکا وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور میری عورت بانجھ ہے۔'' سو سال ان کی عمر تھی وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ''اور بیشک میں پہنچ گیا ہوں بڑھاپے کے انتہائی درجے کو۔ جب میں چلتا ہوں تو کمر ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ایک سو بیس سال ان کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ مجھ پر آسان ہے۔ عرض کیا پروردگار میرے لئے کوئی نشانی بنا دے جس سے میں سمجھو کہ میری بیوی حاملہ ہوگئی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ''تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو نہ کلام کرے گا لوگوں کیساتھ تین دن تک صحیح سلامت۔'' تسبیحات کر سکیں گے، نماز پڑھ سکیں گے، خدا کا ذکر کر سکیں گے لیکن لوگوں کیساتھ گفتگو نہیں کر سکو گے اور زبان ہوگی بھی ٹھیک ٹھاک۔ لیکن جب لوگوں کیساتھ گفتگو کرو گے تو زبان نہیں چلے گی۔ تو رب جب دینے پہ آئے دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلا عطا فرمائے۔

www.besturdubooks.net

تو فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں تم پر ہوں اے گھر والو! اہلبیت کا اولین مصداق بیوی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر اس وقت بیوی کے علاوہ کوئی نہیں تھا فرشتوں نے ان کو اہل بیت کہا۔ اور ہماری زبان میں بھی اصل بیوی کو کہتے ہیں۔ مثلاً دو دوست ملتے ہیں تو پوچھتے ہیں اہل وعیال کا کیا حال ہے؟ تو اہل بیوی اور عیال بچے۔ اور اگر کسی نے نئی شادی کی ہے تو اس سے دوست پوچھتے ہیں گھر والوں کا کیا حال ہے؟ اب دیکھو! کل تو اس کی شادی ہوئی ہے راتوں رات تو بچہ نہیں ہو جائے گا۔ تو گھر والوں سے مراد بیوی ہے۔ اصل اہل کا مصداق بیوی ہے پھر اس کے تحت اولاد بھی آتی ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ پس جب چلا گیا **عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ** ابراہیم علیہ السلام سے خوف۔ کیونکہ پہلے تو فرشتوں کے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے پریشان تھے کہ کیوں نہیں کھاتے؟ لگتا ہے کسی اچھے ارادے سے نہیں آئے۔ مگر جب فرشتوں نے اپنی پوزیشن واضح کر دی کہ ہم فرشتے ہیں اور لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کیلئے بھیجے گئے ہیں اور تمہیں خوشخبری سنا کر جانا ہے **وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ** اور آگئی ان کے پاس خوشخبری بیٹے کی اور پوتے کی بھی اپنی زندگی میں اور نام بھی اللہ تعالیٰ نے خود تجویز کئے، اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد یعقوب علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔ اسرائیل عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ اسراء کا معنٰی عبد اور ایل کا معنٰی ہے اللہ، تو اسرائیل کا لفظی معنٰی ہوا عبداللہ۔ پھر آگے ان کی نسل چلی۔ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے حضرت یوسف بھی ان کے بیٹے ہیں۔ یہ سارے بنی اسرائیل کہلائے۔ یہ دنیا کی ذہین ترین اور ضدی قوم

www.besturdubooks.net

ہے۔ تو جب خوف ختم ہو گیا اور خوشخبری بھی مل گئی اور معلوم ہو گیا کہ یہ فرشتے ہیں اور ایک مہم کیلئے آئے ہیں یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ تکرار کرنے لگے ہمارے ساتھ قوم لوط کے بارے میں اور سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۳۲ میں ہے قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ''کہا ابراہیمؑ نے اس بستی میں میرے بھتیجے لوط علیہ السلام بھی رہتے ہیں۔'' لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی بھتیجے تھے بھائی کا نام حاران بن آذر، حا طوئے والی کیساتھ لکھتے ہیں اور لاہور والی ہا کیساتھ بھی لکھتے ہیں۔ قَالُوْا ''فرشتوں نے کہا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ہم خوب جانتے ہیں اس میں رہنے والوں کو لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ہم ضرور بچا لیں گے اس کو اور اس کے گھر والوں کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ سوائے اسکی بیوی کے کَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔'' یہ ہے مطلب تکرار اور جھگڑے کا کہ تم بنی سدوم کی تباہی کیلئے جا رہے ہو تو میرے بھتیجے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کا کیا بنے گا؟ جس کے متعلق فرشتوں نے وضاحت کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ بیشک ابراہیم علیہ السلام بڑے بردبار بکثرت آہ و زاری کرنے والے بکثرت رجوع کرنے والے تھے۔ جتنا کوئی رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا اتنا ہی اس کو رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا۔

ہمیں نماز میں لطف کیوں نہیں آتا :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں نماز میں لطف نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے ہماری توجہ نہیں ہوتی۔ بھائی لطف آئے یا نہ آئے، توجہ رہے یا نہ رہے کرتے جاؤ۔ رب تعالیٰ نے جو فریضہ مقرر کیا ہے جو کام ذمے لگایا ہے کرتے رہو کسی نہ کسی وقت دل کے تالے کھل جائیں گے۔ لطف بھی آئے گا توجہ بھی حاصل ہو جائے گی۔ تمہارا کام ہے وضو

www.besturdubooks.net

کرو اور وقت پر نماز پڑھو۔ نماز میں مختلف خیالات بھی آتے رہتے ہیں اور یہ مسئلہ میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد انعام و احسان ہے کہ جو وساوس اور خیالات آتے ہیں ان پر شرعاً کوئی گرفت نہیں ہے اگر گرفت ہوتی تو ہماری تمہاری کوئی خیر نہیں تھی۔ کوئی بندہ وساوس اور خیالات سے بچا ہوا نہیں ہے لیکن یہ ان وساوس اور خیالات کی بات ہے جو از خود آئیں بندہ قصداً نہ لائے۔ خود بخود خیال آجانے سے نماز فاسد نہیں ہوگی البتہ بندے کو کوشش کرنی چاہئے کہ نماز میں خیال نہ آئے توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رہے نفس نماز قبول ہو جائے گی۔ اور حسن قبول اس وقت ہوگا جب پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے کہا يَآاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے ابراہیم علیہ السلام ان باتوں سے اعراض کریں۔ آپ ان کی فکر نہ کریں لوط علیہ السلام بھی بچ جائیں گے اور جو مومن ہیں وہ بھی بچ جائیں گے ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ان پر کوئی زد نہیں پڑے گی اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ بیشک شان یہ ہے کہ تحقیق تیرے رب کا حکم آچکا ہے قوم لوط کی تباہی کا وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اور بیشک ان لوگوں کے پاس آنے والا ہے ایسا عذاب جس کو لوٹایا نہیں جا سکتا۔ اس عذاب کا ذکر آئندہ آئے گا۔

www.besturdubooks.net

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ کے پاس سِیْٓءَ بِهِمْ پریشان کردیئے گئے ان کی وجہ سے وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگ ہوا ان کی وجہ سے دل ان کا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ اور فرمایا یہ دن بڑا مشکل ہے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ اور آئی ان کے پاس ان کی قوم يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ دوڑتی ہوئی تیزی کیساتھ ان کی طرف وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور اس

سے پہلے وہ برے عمل کرتے تھے قَالَ یٰقَوْمِ فرمایا اے میری قوم ھٰٓؤُلَآءِ
بَنَاتِیْ یہ میری بیٹیاں ہیں ھُنَّ اَطْھَرُ لَکُمْ وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں
فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس تم ڈرو اللہ تعالیٰ سے وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اور مجھے رسوانہ
کرو میرے مہمانوں کے بارے میں اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کیا نہیں ہے تم
میں کوئی سمجھدار آدمی قَالُوْا کہنے لگے وہ لَقَدْ عَلِمْتَ البتہ تحقیق آپ جانتے ہیں
مَالَنَا فِیْ بَنٰتِکَ مِنْ حَقٍّ نہیں ہے ہمیں آپ کی بیٹیوں کے بارے میں کوئی
شوق وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ اور بیشک آپ جانتے ہیں جو ہم ارادہ کرتے ہیں
قَالَ فرمایا لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاش مجھے تمہارے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی
اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ یا میں پناہ پکڑتا ایسے بازو کی طرف جو سخت ہو
قَالُوْا بولے مہمان یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ اے لوط علیہ السلام بیشک ہم تیرے
رب کے بھیجے ہوئے ہیں لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ یہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تجھ تک
فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ پس آپ چلیں اپنے اہل والوں کو لے کر بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ رات
کے حصے میں وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اور نہ پلٹ کر دیکھے تم میں سے کوئی ایک
اِلَّا امْرَاَتَکَ مگر آپ کی بیوی اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا بیشک شان یہ ہے کہ پہنچے گا اس کو
مَآ اَصَابَھُمْ وہ عذاب جو پہنچے گا ان کو اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ بیشک ان کے
وعدے کا وقت صبح ہے اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ کیا صبح قریب نہیں ہے فَلَمَّا
جَآءَ اَمْرُنَا پس جس وقت آیا ہمارا حکم جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا کر دیا ہم نے ان

www.besturdubooks.net

کے اوپر والے حصے کو نیچے وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ اور
برسائے ہم نے ان پر پتھر کنکر کے کونے والے تہہ بہ تہہ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ
نشان لگائے ہوئے تیرے رب کی طرف سے وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ
اور نہیں ہے یہ ظالموں سے دور۔

فرشتوں کی آمد پر لوط علیہ السلام کا پریشان ہونا :

یہ تم نے سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے معزز مہمانوں کی شکل میں۔ وہی فرشتے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس کوئی ساٹھ سال کا لگتا تھا، کوئی پچاس سال کا، کوئی چالیس سال کا، لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو نوعمر لڑکوں کی صورت میں۔ کوئی گیارہ سال کا، کوئی دس سال کا، کوئی بارہ سال کا، بڑے خوبصورت بچوں کی شکل میں۔ رب تعالیٰ اس کا ذکر فرماتے ہیں وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا اور جب آئے ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ کے پاس سِيْٓءَ بِهِمْ پریشان کردیئے گئے ان کی وجہ سے وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگ ہوا ان کو دیکھنے کی وجہ سے دل ان کا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ اور فرمایا یہ دن بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ قوم لونڈے باز تھی بلکہ بڑوں کو بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس لئے لوطؑ پریشان ہوئے کہ جب قوم نے دیکھا کہ میرے گھر خوبصورت بچے آئے ہوئے ہیں یقیناً بدمعاشی کے لئے آئیں گے تو میری بڑی بے عزتی ہوگی کہ میرے مہمان ہیں۔ دن کا وقت تھا لوگ بھی دیکھ رہے تھے ایک دوسرے کو آوازیں دیں کہ بڑے خوبصورت لڑکے آئے ہوئے ہیں۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس ان کی قوم يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ دوڑتی ہوئی تیزی کیساتھ ان کی طرف۔ اور حضرت لوطؑ کی پریشانی بے جا نہیں تھی کیونکہ وَمِنْ قَبْلُ اور اس سے پہلے كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ وہ برے کام کرتے تھے۔

www.besturdubooks.net

اتنے بے حیا تھے کہ مجلس میں ایک دوسرے کے سامنے بدمعاشی کرتے تھے۔

سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۲۹ میں ہے وَتَاتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ ''اور تم کرتے ہو اپنی مجلسوں میں بری بات۔'' اتنے بے حیا تھے۔ اور جب بندے میں حیا نہ ہو ایمان نہیں رہ سکتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ ''حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔'' لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا حَیَاءَ لَہٗ ''اس آدمی کا ایمان نہیں ہے جس میں حیا نہیں ہے۔''

قَالَ لوط علیہ السلام نے فرمایا یٰقَوْمِ اے میری قوم! سب بدمعاش اکٹھے ہو کر آ گئے ہو هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ یہ میری بیٹیاں ہیں وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اور مجھے رسوا نہ کرو میرے مہمانوں کے بارے میں۔ قوم کو برائی سے بچانے کیلئے اور مہمانوں کی تکریم کیلئے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے بیٹیوں کی پیشکش کر دی۔ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ کی ایک تفسیر یہ کرتے ہیں کہ حضرت لوطؑ کی دو یا تین بیٹیاں تھیں بیٹا کوئی نہیں تھا تو یہ قربانی سرداروں کے سامنے پیش کی کہ تم جو قوم کے سردار ہو ایک ایک سردار میری بیٹی کیساتھ نکاح کر لے اور نکاح کے بعد اپنی قوم پر کنٹرول کرو تا کہ میرے مہمانوں کی عزت محفوظ رہے۔ بڑی قربانی ہے۔

ہجرت کے تیسرے سال تک کافروں کیساتھ رشتہ ناطہ جائز تھا :

اب رہا یہ سوال کہ قوم تو کافر تھی ان کو رشتہ دینے کا کیا مطلب؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت مومن اور کافر کا رشتہ جائز تھا۔ خود حضرت لوطؑ کی بیوی جسکا نام واعلہ تھا ، کافرہ تھی اور اسلام میں بھی تقریباً سولہ سال تک یہی مسئلہ رہا ہے۔ تیرہ سال مکی زندگی اور

www.besturdubooks.net

تین سال مدنی زندگی میں کہ مومن اور کافر کا آپس میں نکاح جائز تھا۔ ہجرت کے تیسرے سال جب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ''اور مشرک عورتوں کیساتھ نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ مومن لونڈی بہتر ہے مشرکہ عورت سے چاہے وہ تمہیں کتنی اچھی لگے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور نہ نکاح کرو مسلمان عورتوں کا مشرکوں کیساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ اور البتہ مومن غلام خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ بہتر ہے مشرک سے وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ چاہے وہ تمہیں اچھا معلوم ہو [البقرہ:۲۲۱] تو مومن کافر کے رشتے والا حکم ہجرت کے تیسرے سال منسوخ ہوا۔

پیغمبر قوم کی باپ کی طرح اصلاح کرتا ہے :

دوسری تفسیر یہ ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی حقیقی بیٹیوں کی بات نہیں کی بلکہ قوم کی بیٹیوں کے متعلق فرمایا۔ کیونکہ پیغمبر قوم کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ کہ یہ قوم کی جو بیٹیاں ہیں میری ہی بیٹیاں ہیں جائز طریقے سے ان کیساتھ نکاح کرو اور اپنی خواہش کو پورا کرو۔ تو روحانی باپ کی حیثیت سے یہ بات فرمائی۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت سلمان فارسی ﷜ کو یہودیوں نے گھیر لیا۔ کہنے لگے تمہارا نبی بھی اچھا ہے تمہیں بتلاتا ہے کہ پیشاب ایسے کرو، پاخانہ اس طرح کرو، یہ کرو، وہ کرو بھلا یہ باتیں بتلانے کی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ﷜ معمر صحابی تھے۔ صحیح قول کیمطابق اللہ تعالیٰ نے ان کو اڑھائی سو سال عمر عطا فرمائی تھی۔ ان کی صحت بڑی اچھی تھی دیکھنے والا یہی سمجھتا کہ ساٹھ پینسٹھ سال کے پیٹے میں ہوں گے۔ انہوں نے یہودیوں کو خوب سنائیں۔ فرمایا ہاں! آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتلایا ہے کہ پیشاب بائیں ہاتھ سے خشک کرنا ہے، شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہیں لگانا، استنجا کو کلے اور

www.besturdubooks.net

لید کیساتھ نہیں کرنا، گوبر اور ہڈی کیساتھ نہیں کرنا اور جس وقت قضائے حاجت کیلئے بیٹھنا ہے تو قبلے کی طرف منہ نہیں کرنا اور قبلے کی طرف پیٹھ بھی نہیں کرنی۔ یہ چیزیں ہمیں پیغمبر نے بتلائی ہیں۔ ان میں کونسا کام گناہ کا ہے؟ حضرت نے ان کو خوب لتاڑا پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔ کہنے لگے حضرت! آج یہودیوں نے مجھ پر یہ اعتراض کیا تھا میں نے اس کا یہ یہ جواب دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جواب ٹھیک ہے اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمِثْلِ الْوَالِدِلِوَلَدِہٖ ''بیشک میں امت کیلئے ایسے ہی ہوں جیسے باپ اولاد کیلئے ہوتا ہے۔''

تو حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا مجھے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کیا نہیں ہے تم میں کوئی سمجھدار آدمی جو بات کو سمجھ لے۔ اب قوم کا جواب سنو! قَالُوْا کہنے لگے وہ لَقَدْ عَلِمْتَ البتہ تحقیق آپ جانتے ہیں مَالَنَا فِیْ بَنٰتِکَ مِنْ حَقٍّ نہیں ہے ہمیں آپ کی بیٹیوں کے بارے میں کوئی شوق، کوئی رغبت نہیں ہے وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ اور بیشک آپ البتہ جانتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں جو ہمارا ارادہ ہے۔ ہم نے اپنا ارادہ پورا کرنا ہے لڑکیاں پیش کر کے ہمارے ارادے میں رکاوٹ ڈالتے ہو۔ اس موقع پر قَالَ فرمایا حضرت لوط علیہ السلام نے لَوْاَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً کاش کہ مجھے تمہارے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی تو میں تمہیں بتلاتا کہ تم بدمعاشی کس طرح کرتے ہو۔

بدمعاشیاں صرف وعظوں سے ختم نہیں ہوتیں :

اور یاد رکھنا! بدمعاشیاں، خرابیاں، گناہ نرے وعظوں سے ختم نہیں ہوتے ان کے ختم کرنے کیلئے قوت بھی چاہیے۔ جیسے طالبان کو رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے وہ طاقت ہمیں بھی پاکستان میں حاصل ہو جائے۔ محض وعظ تو ساٹھ سالوں سے

www.besturdubooks.net

میں بھی کررہا ہوں لیکن معاشرے نے اس کا کتنا اثر لیا ہے؟ کتنے عامل بنے ہیں؟ وہاں جا کر دیکھو ان کو شکلیں اور صورتیں اسلام کے مطابق ہیں اور تم بھی وہاں داڑھی کے بغیر جا کر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ پہلے قدم پر ہی تمہیں گرفتار کرلیں گے۔ لیکن تم ہو کہ ایک کان سے سنتے ہو اور دوسرے سے نکال دیتے ہو۔ حق کے نفاذ کیلئے قوت بھی چاہئے۔ فرمایا اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ یا میں پناہ پکڑتا ایسے بازو کی طرف جو سخت ہو، ایسے گروہ کی طرف جو قوی ہوتا۔ کاش میرا بھی کوئی معاون گروہ ہوتا تو میں تمہیں بتلاتا کہ تم کس طرح بدمعاشی کرتے ہو۔

اہل بدعت کی تردید :

اب دیکھو! اہل بدعت کہتے ہیں کہ پیغمبر ہر جگہ حاضر و ناظر بھی ہیں اور عالم الغیب بھی۔ اگر حضرت لوط علیہ السلام عالم الغیب ہوتے اور جانتے ہوتے کہ یہ فرشتے ہیں تو اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی اور اتنی منتیں اور بیٹیاں قربان کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اگر حاضر و ناظر ہوتے تو سمجھ جاتے کہ یہ وہی فرشتے ہیں جو تایا جی ابراہیم علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے۔ لہذا یاد رکھنا! عالم الغیب اور حاضر و ناظر کا عقیدہ نبیوں اور ولیوں کے بارے میں کافرانہ اور مشرکانہ ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام جب قوم کیساتھ گفتگو کررہے تھے فرشتے سن رہے تھے۔ جب دیکھا کہ پیغمبر کی پریشانی انتہا کو پہنچ گئی ہے **قَالُوْا** فرشتے بولے **یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ** اے لوط علیہ السلام! بیشک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں **لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ** یہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے آپ تک **فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ** پس آپ چلیں اپنے اہل والوں کو لے کر **بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ** رات کے حصے میں۔ کہتے ہیں کہ یہ مہمان جب آئے تھے تو ظہر کا وقت تھا بعض کہتے ہیں عصر کا وقت تھا۔ بحث و تکرار میں کافی

www.besturdubooks.net

وقت گذر گیا جب رات آئی تو فرشتوں نے کہا آپ اپنے اہل کو جو تیرے ماننے والے ہیں ساتھ لیکر چلیں جائیں۔ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ اَحَدٌ اور نہ پلٹ کر دیکھے تم میں سے کوئی ایک اِلَّا امْرَاَتَکَ مگر آپ کی بیوی کہ اسکو نہیں لے جانا۔ وہ کفر میں سخت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ دو یا تین بیٹیاں تھیں انہوں نے ماں کی بات نہیں مانی وہ باپ کے عقیدے پر تھیں ۔فرمایا اِنَّهٗ مُصِيبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ بیشک شان یہ ہے کہ پہنچے گا اس کو وہ عذاب جو پہنچے گا اس قوم کو۔ جو عذاب آپ کی قوم پر آئے گا وہ آپ کی بیوی پر بھی آئیگا۔ کب آئے گا؟ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ بیشک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ یہ وقت اللہ تعالیٰ اس لئے دے رہے ہیں کہ آپ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ سارے علاقے کو الٹا کر دینا ہے۔ جب تم یہاں سے چلے جاؤ گے پھر کاروائی ہوگی اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

قوم لوط پر چار قسم کے عذاب آئے :

اس قوم پر چار قسم کے عذاب آئے ہیں اور چاروں قرآن پاک میں مذکور ہیں۔

پہلا عذاب فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ [قمر:۳۷] ''پس مٹا دیں ہم نے ان کی آنکھیں۔'' فرشتوں کو چھیڑنے کیلئے آگے بڑھے اللہ تعالیٰ نے ساری قوم کو اندھا کر دیا۔ دوسرا عذاب اسی مقام پر مذکور ہے ''اور برسائے ہم نے ان پر پتھر کونے والے تہہ بہ تہہ۔''

تیسرے عذاب کا ذکر سورۃ الحجر آیت نمبر ۷۳ میں ہے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ''پس پکڑا ان کو ایک چیخ نے سورج نکلتے وقت۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک ڈراونی آواز نکالی جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے۔ اور چوتھا عذاب جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ''کر دیا ہم نے ان کے اوپر والے حصے کو نیچے۔'' حضرت جبرائیل نے وہ دس میل کا علاقہ اپنے پر پر اٹھا کر پھینک دیا۔ آج کل کے جغرافیہ میں اس کا نام بحر میت

www.besturdubooks.net

ہے۔ چھ میل کے علاقہ میں پانی ہے اس میں کوئی بھی جاندار چیز نہیں ہے حالانکہ تھوڑا سا پانی بھی ہو اس میں کیڑے مکوڑے، ڈھڈو (مینڈک)، مچھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر وہاں کوئی شے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جس وقت آیا ہمارا حکم جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا کر دیا ہم نے ان کے اوپر والے حصے کو نیچے۔ زمین کے بالائی حصے کو نچلا کر دیا۔ نیچے والے کو اوپر اور اوپر والے کو نیچے وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ اور برسائے ہم نے ان پر پتھر کنکر کے کونے والے تہہ بہ تہہ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّکَ نشان لگائے ہوئے تیرے رب کی طرف سے وَمَا هِیَ، ھی کی ضمیر اس علاقے کی طرف لوٹ رہی ہے مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ اور نہیں ہے وہ علاقہ ان مکے والے ظالموں سے دور۔ کیونکہ جب یہ تجارت کیلئے شام جاتے تھے تو وہاں سے گذر کر جاتے تھے۔

اور دوسری تفسیر یہ کرتے ہیں کہ ھِیَ کی ضمیر راجع ہے پتھروں کی طرف۔ تو معنیٰ ہو گا کہ اور نہیں ہیں وہ پتھر ان مکے والے ظالموں سے دور۔ جیسے ان پر پتھر برسائے گئے ان پر بھی برس سکتے ہیں۔ وہ قادر مطلق ذات ہے جو چاہے کرے، پتھر برسائے، ہوا تیز کر دے، پانی کا سیلاب بھیج دے، زلزلہ طاری کر دے، آسمانی بجلی گرا دے۔ کل پرسوں کے اخبار میں پڑھا ہے ہندوستان میں واجپائی کے جلسہ میں آسمانی بجلی گری جس سے اکیس بائیس آدمی موقع پر مر گئے بہت سارے زخمی ہوئے، جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ یہ سارا کچھ دیکھ کر بھی ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔

کہلاتے مسلمان ہیں کرتے خلافِ قرآن ہیں:

ترکی میں دیکھو! مسلمان کہلانے والے بے ایمانوں نے پردے پر باقاعدہ پابندی

لگائی ہے۔ جن علاقوں میں یہ خبیث رہتے ہیں وہاں زلزلے آتے ہیں۔ رب تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہو رہی ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً لوگوں کو آگاہ کرتے رہتے ہیں مگر لوگ آگاہ نہیں ہوتے۔ دیکھو! کہلاتے مسلمان ہیں اور حکم قرآن کریم کیخلاف دیتے ہیں۔ پردے کے متعلق سورت احزاب آیت نمبر ۵۹ میں پردے کا واضح حکم ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ "اے نبی کریم ﷺ آپ کہہ دیں اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ وہ نیچے لٹکا لیا کریں اپنی چادریں۔" مطلب یہ ہے کہ پردہ کریں۔ کتنا واضح حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کو تباہ کرے۔ مسلمان کہلاتے ہیں اور قرآن کریم کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو فرمایا کہ وہ پتھر ان ظالموں سے بھی دور نہیں۔ رب چاہے تو ان پر بھی برسا سکتا ہے۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ
الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (ہم نے رسول بنا کر بھیجا) قَالَ فرمایا يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور نہ کمی کرو ماپ اور تول میں اِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ بیشک میں دیکھتا تم کو خیر کیساتھ وَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اور بیشک میں خوف کرتا ہوں تم پر عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ گھیرنے والے دن کے عذاب کا وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے میری قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف کیساتھ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور کم نہ دو لوگوں کو انکی

چیزیں وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور نہ پھروزمین میں فساد مچاتے ہو ئے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اللہ تعالیٰ کا چھوڑا ہوا بہتر ہے تمہارے لئے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم مومن وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور نہیں ہوں میں تم پر کوئی نگران قَالُوْا کہا انہوں نے يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اے شعیب علیہ السلام کیا تیری نماز تجھے یہ حکم دیتی ہے اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا تا کہ ہم چھوڑ دیں انکو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا یا یہ کہ ہم کریں اپنے مالوں میں مَا نَشٰٓؤُا جو ہم چاہیں اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ بیشک آپ تحمل کرنے والے سمجھدار ہیں۔

جن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کے وجہ سے تباہ کیا ان میں سے چند کا ذکر تم سن چکے ہو۔ جیسے نوح علیہ السلام کی قوم، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کہ یہ قومیں نافرمانی، بغاوت سرکشی کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ اب آگے نمبر آیا قوم مدین کا۔

قوم مدین کے حالات :

یہ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر تو قرآن پاک میں ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام جو بڑے تھے اور قربانی بھی انہی کی تھی اور دوسرے حضرت اسحاق علیہ السلام یہ چھوٹے تھے اور ان کے بیٹے تھے حضرت یعقوب علیہ السلام جنکا لقب اسرائیل تھا اور ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی۔ ان کی نسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک چار ہزار پیغمبر تشریف لائے اور حضرت اسماعیل

www.besturdubooks.net

علیہ السلام کی اولاد میں صرف حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن تورات اور تاریخ کی کتابوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین اور بیٹوں کا بھی ذکر ہے ،حضرت مدین، حضرت مدائن اور حضرت قیدار رحمہم اللہ۔

جو حضرت مدین کی اولاد ہے وہ قوم مدین کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا اور مدین قوم کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو ہم نے رسول بنا کر بھیجا۔ بھائی اس لئے کہا کہ وہ اسی قوم کے ایک فرد اور اسی شہر کے رہنے والے تھے جسکا نام مدین تھا۔ جیسے سننے میں آتا ہے کہ گکھڑ کسی قوم کا نام تھا اس قوم کے نام پر یہ گکھڑ مشہور ہو گیا۔ اسی طرح مدین شہر کا نام بھی تھا اور قوم کا نام بھی اور ان کو اصحاب الایکہ بھی کہا گیا ہے ۔ کیونکہ مدین شہر کے حدود اربعہ میں جنگلات تھے درمیان میں یہ بہت بڑا وسیع شہر تھا یعنی وہ لوگ جو جنگلات میں رہتے ہیں۔ اس دور میں مدین بین الاقوامی منڈی تھی ۔لوگ دور دراز سے آکر وہاں سودا بیچتے اور خریدتے تھے۔ خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام اپنے دور میں بڑے فصیح اور بلیغ تھے اور نماز بڑی دلجمعی کیساتھ پڑھتے تھے۔

نماز اطمینان کیساتھ پڑھنی چاہئے :

اسی صفحے پر آرہا ہے کہ لوگوں نے اطمینان کیساتھ نماز پڑھنے کا طعنہ بھی دیا اور یاد رکھنا! نماز صحیح معنی میں وہی نماز ہے جس میں رکوع ،قومہ، سجدہ اور جلسہ وغیرہ اطمینان کیساتھ ہوں۔ کئی دفعہ سن چکے ہو کہ صحابی رسول حضرت خلاد بن رافع ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے جلدی جلدی نماز پڑھی۔ آپ نے ان کو فرمایا صَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ ''پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی۔'' انہوں نے دوبارہ اسی طرح پڑھی اور آپ ﷺ کے

www.besturdubooks.net

پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی۔ وہ تیسری دفعہ پھر پڑھ کر آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا صَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ ''پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی۔'' کہنے لگے حضرت! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے جو ڈھنگ اور طریقہ آتا تھا میں نے اس طرح پڑھی ہے اب آپ مجھے بتائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا نہایت اطمینان کیساتھ رکوع کر سر اٹھا، اطمینان کیساتھ قومہ کر، اطمینان کیساتھ سجدہ کر، اطمینان کیساتھ جلسہ کر غرضیکہ اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا۔ عجیب بات ہے کہ صحابی رسول کی نماز جلدی جلدی پڑھنے سے مسجد نبوی میں نہ ہو جہاں ایک نماز پڑھنے کا ثواب صحیح روایات کے مطابق ایک ہزار نماز کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ملتا ہے بشرطیکہ نماز ہو۔ تو بغیر اطمینان کے نماز پڑھنے سے ہماری تمہاری نماز کس طرح ہو جائے گی۔ قَالَ حضرت شعیبؑ نے فرمایا یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اے میری قوم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی عبادت کے لائق ہے نہ کوئی مشکل کشا ہے، نہ کوئی حاجت روا ہے، نہ کوئی فریادرس ہے، نہ کوئی دستگیر ہے، نہ کوئی مقنن قانون ساز ہے۔ مخلوق بھی اسی کی حکم بھی اسی کا، جو کچھ کرتا ہے رب کرتا ہے رب تعالیٰ کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔

قوم مدین شرک کے علاوہ ناپ تول کی کمی میں مبتلا تھی :

بہر حال مدین چونکہ مشہور اور بڑی منڈی تھی وہاں بڑا وسیع کاروبار ہوتا تھا لوگ دور دراز سے آتے اناج وغیرہ خریدتے اور بیچتے تھے۔ ان لوگوں نے ڈبل پیمانے اور باٹ بنائے ہوئے تھے۔ لیتے وقت اور پیمان اور باٹ ہوتا اور دیتے وقت اور پیمانہ اور باٹ

www.besturdubooks.net

ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے تنقید کی۔ فرمایا وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ مِکیال کا معنی پیمانہ اور میزان کا معنی ترازو۔ معنی ہوگا اور نہ کمی کرو ماپ اور تول میں۔ اور مکیال اور میزان مصدر بھی آتے ہیں۔ پھر مکیال کا معنی ہوگا ناپنا اور میزان کا معنی ہوگا تولنا۔ تو مطلب بنے گا ناپنے اور تولنے میں کمی نہ کرو۔ اِنِّیْٓ اَرٰكُمْ بِخَيْرٍ بیشک میں دیکھتا تم کو خیر وعافیت کیساتھ کہ آدمی کمزور وغریب ہو وہ داؤ فریب کرے تو آدمی کہتا ہے چلو کمزور آدمی تھا اس لئے داؤ کیا۔ تم صاحب حیثیت ہو وسیع پیمانے پر تمہارا کاروبار ہے پھر تم ایسی خساست کرتے ہو کہ لیتے وقت پورا لیتے ہو اور دیتے وقت کمی کرتے ہو۔ اچھے بھلے آسودہ حال ہوتے ہوئے ایسی حرکت کرتے ہو وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ اور بیشک میں تم پر خوف کرتا ہوں گھیرنے والے دن کے عذاب کا۔ جس دن کا عذاب تم سب کو گھیر لے گا اور مجرموں میں سے کوئی بچے گا نہیں وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم! اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف کیساتھ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور کم نہ دو لوگوں کو انکی چیزیں۔ جتنی چیز کی ان سے رقم لی ہے اتنی ہی چیز ان کو دو ڈنڈی نہ مارو کہ مثلاً رقم تو لی ہے ایک سیر کی اور دو اس کو تین پاؤ چودہ چھٹانک۔ اس طرح نہ کرو پوری چیز دو۔

مسئلہ اچھی طرح سمجھ لو کہ بیع نام ہے ایجاب وقبول کا۔ مثلاً ایک آدمی نے کہا کہ میں تمہیں یہ چیز ایک سیر ایک روپے کی دونگا اور لینے والے نے کہا ٹھیک ہے مجھے قبول ہے تو یہ بیع ہوگئی۔ روپیہ بیچنے والے کا اور وہ چیز ایک سیر خریدنے والے کی ہوگئی۔ اب اگر دینے والا وہ چیز پوری سیر نہیں دیتا تو اس نے اس کا حق مارا ہے۔ اور حق العبد وہ چیز ہے کہ کروڑ مرتبہ توبہ کرنے سے بھی معاف نہیں ہوتا جب تک صاحب حق خود نہ معاف کرے۔ اسی

www.besturdubooks.net

طرح بات کی بجائے پیمانے کیساتھ کوئی چیز بیچتا ہے کہ مثلاً کہتا ہے کہ ایک ٹوپہ پانچ روپے کا دونگا اور خریدنے والا کہتا ہے ٹھیک ہے! اور یہ پورا ٹوپہ نہیں دیتا تو اِس نے اُس کا حق مارا ہے جس کی معافی نہیں ہے۔ یا جس چیز کا سودا کیا ہے وہ نہیں دیتا مثلاً سودا ہوا کہ فلاں چیز جس کی نوع یہ ہوگی جنس وہ ہوگی رنگ یہ ہوگا اور اب یہ اس کو اس نوع یا اس جنس یا اس رنگ کی چیز نہیں دیتا تو اس نے اس کا حق مارا ہے اس کیساتھ دھوکہ کیا ہے اور اس کی کمائی حلال کی نہیں ہوگی۔ جو جنس اور جو نوع اور رنگ کہا ہے اس کے مطابق ہونی چاہیے اگر ہیرا پھیری کرے گا تو کمائی حرام ہو جائے گی۔ اور آج جو حالات ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ سارے کا سارا معاشرہ ہی بگڑا ہوا ہے۔ الا ماشاء اللہ بہت کم لوگ ہیں جو دیانت داری کیساتھ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح طریقے سے ہم سے نیکی نہیں ہوتی کیونکہ خوراک کا بھی انسان کی نیکی پر اثر پڑتا ہے۔ www.besturdubooks.net

ایک لقمہ حرام کا کھانے سے چالیس دن دعا قبول نہیں ہوتی :

اور کئی دفعہ تم یہ حدیث سن چکے ہو کہ حضرت سعد ابن ابی وقاص ﷛ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بندہ ایک لقمہ حرام کا کھالے تو چالیس دن دعا کی قبولیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ہمارا تو خیر سے پیٹ ہی حرام سے بھرا ہوا ہے۔ اور مسلم وغیرہ میں روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگ دور دراز سے حج کیلئے جاتے ہیں۔ سر پراگندہ پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں تکالیف اٹھا کر کعبۃ اللہ پہنچتے ہیں کعبے کا طواف کرتے ہیں غلاف پکڑ کے دعائیں کرتے ہیں یارب! یارب! میرے گناہ معاف کردے اور حال یہ ہے کہ مَاْکَلُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ ”کھانا اس کا حرام کا، پینا اس کا حرام کا، کپڑے اس کے حرام کے، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لَهٗ پس کہاں سے اس کی دعا قبول ہوگی“

www.besturdubooks.net

یادرکھنا! رزق حلال سے نیکی پر اثر پڑتا ہے۔ان میں ایک خرابی اور بھی تھی جس کی تفصیل یہاں نہیں ہے۔آٹھویں پارے میں اسکی تفصیل ہے کہ ان کے اردگرد جو جنگلات تھے ان میں ڈاکو رہتے تھے اور تاجروں میں ان کے ایجنٹ ہوتے تھے جو ان کو اطلاع کرتے تھے کہ کونسے قافلے والوں نے سونا چاندی اور قیمتی سامان خریدا ہے۔وہ ڈاکو قافلوں کو لوٹ لیتے تھے باہر سے آنے والوں کو بھی لوٹ لیتے تھے۔حضرت شعیبؑ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ [الاعراف:۸۶] ''اور نہ بیٹھو ہر راستے پر کہ ڈراتے ہو تم لوگوں کو۔'' ڈاکے ڈالتے ہو اس طرح نہ کرو۔وسیع جنگلات تھے لوٹ کر جنگلات میں چلے جاتے تھے کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا تھا ڈاکے بھی ڈالتے تھے اور ساتھ ساتھ حضرت شعیب علیہ السلام کی مخالفت بھی کرتے تھے۔لوگوں کو کہتے تھے وہاں ایک بابا ہوگا اس حلیہ کا اس شکل کا اس کے پاس نہ جانا۔فرمایا وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ''اور روکتے ہو اللہ تعالیٰ کے راستے سے۔''

حضرت شعیب علیہ السلام کے معجزے کا ذکر :

حضرت شعیب علیہ السلام خطیب الانبیاء تھے۔بڑے فصیح اور بلیغ تھے اور پھر پیغمبر کی زبان تو پیغمبر کی زبان ہے لیکن ضدی نہ ماننے والے کا کوئی علاج نہیں ہے۔''بدائع الظهور في وقائع الدهور'' نایاب تھی اب مردان کے ایک کتب خانے والوں نے طبع کروائی ہے۔اس میں لکھا ہے کہ ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے تو ہمیں کوئی نشانی دکھاؤ۔حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کونسی نشانی چاہتے ہو کہنے لگے کہ ہم جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہ بول کر تیری اور تیرے دعوے کی تصدیق کریں تو ہم ایمان لے آئیں

www.besturdubooks.net

گئے ۔حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا آؤ چلیں تمہارے بتوں کے پاس ۔ وہاں جا کر
حضرت شعیب علیہ السلام نے بتوں سے دوسوال کئے مَنْ رَّبُّکَ تمہارا رب کون ہے؟
وَمَنْ اَنَا اور میں کون ہوں؟ بتوں نے جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا
ہے اور ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ زمین کو، آسمانوں کو، انسانوں کو، حیوانوں کو پیدا کیا ہے۔
ہم پتھر اور لکڑی ہیں ہمیں بھی پیدا کرنے والا وہی ہے۔وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَنَبِیُّہٗ اور
آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی ہیں ۔قوم نے کہا کہ بڑا جادوگر ہے بتوں پر بھی اس کا جادو
چل گیا اور ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا۔اب اس کا بھی دنیا میں کوئی علاج ہے؟

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور نہ پھرو زمین میں فساد مچاتے ہوئے ۔نہ
ڈاکے ڈالو اور نہ کمی کر کے لوگوں کو لوٹو بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اللہ تعالیٰ
کا چھوڑا ہوا بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن ۔لوگوں کا حق دے کر جو باقی تمہارے
پاس رہے اس میں برکت ہے۔اور یاد رکھو! وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ اور نہیں ہوں میں تم
پر کوئی نگران کہ ہر وقت تمہیں دیکھتا رہوں کہ تم کونسے پیمانے اور ترازو سے لیتے ہو اور
کونسے پیمانے اور ترازو سے دیتے ہو۔یہ رب تعالیٰ کا معاملہ ہے وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔
قَالُوْا یٰشُعَیْبُ ان لوگوں نے کہا اے شعیب علیہ السلام! اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ کیا تیری
نماز تجھے حکم دیتی ہے اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کہ ہم چھوڑ دیں انکو جن کی عبادت
کرتے تھے ہمارے باپ دادا۔ یہ لمبی لمبی جو اطمینان کیساتھ تم نماز پڑھتے ہو یہ تمہیں حکم
دیتی ہے کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں۔نماز کا طعنہ دیا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا
نَشٰٓؤُا یا یہ کہ ہم کریں اپنے مالوں میں جو ہم چاہیں۔ مال ہمارے ہیں یا تمہارے ہیں؟
آگے استہزاء کے طور پر کہا اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ بیشک آپ تحمل کرنے

www.besturdubooks.net

والے سمجھدار ہیں۔

تمام مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ استہزاء ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کمزور آدمی کو کہے آؤ پہلوان جی! تم تو پھونک مار کر کراچی کے سمندر میں پھینک دو یا کسی شرارتی آدمی کو کوئی کہے آؤ حضرت جی! یہ شرارتی آدمی کو حضرت کہنا مذاق ہے۔ اور کمزور کو پہلوان کہنا بھی مذاق ہے۔ اسی طرح انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر سے مذاق کیا۔

www.besturdubooks.net

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾

قَالَ يٰقَوْمِ فرمایا شعیب علیہ السلام نے اے میری قوم اَرَءَيْتُمْ بتلاؤ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا اور اس اللہ نے مجھے روزی دی اپنی طرف سے اچھی روزی وَمَاۤ اُرِيْدُ اور میں نہیں ارادہ کرتا اَنْ اُخَالِفَكُمْ اس بات کا کہ میں مخالفت کروں تمہاری اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ان چیزوں کی طرف جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ نہیں ارادہ کرتا میں مگر اصلاح کا مَا اسْتَطَعْتُ جتنی میں توفیق رکھتا ہوں وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہیں ہے میری توفیق مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی

www.besturdubooks.net

کی طرف میں رجوع کرتا ہوں وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ نہ برانگیختہ کرے تمہیں میرے ساتھ اختلاف رکھنا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ اس بات پر کہ پہنچے تمہیں مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اس کے مثل جو پہنچا نوح علیہ السلام کی قوم کو اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا ہود علیہ السلام کی قوم کو اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ یا صالح علیہ السلام کی قوم کو وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ اور نہیں ہے لوط علیہ السلام کی قوم تم سے دور وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور معافی مانگو اپنے رب سے ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر اس کی طرف رجوع کرو اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ بیشک میرا رب مہربان ہے محبت کرنے والا ہے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ کہنے لگے اے شعیب علیہ السلام مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ ہم نہیں سمجھتے بہت سی وہ باتیں جو تم کرتے ہو وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا اور بیشک البتہ ہم دیکھتے ہیں تجھے اپنے اندر کمزور وَلَوْلَا رَهْطُكَ اور اگر نہ ہوتی تیری برادری لَرَجَمْنٰكَ تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ اور نہیں ہے تو ہمیں کوئی پیارا قَالَ يٰقَوْمِ فرمایا شعیب علیہ السلام نے اے میری قوم اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کیا میری برادری تمہیں زیادہ عزیز ہے اللہ تعالیٰ سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ اور بنالیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اپنی پشتوں کے پیچھے اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ بیشک میرا رب جو تم عمل کرتے ہو گھیرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کی تبلیغ اور دین کی نشر و اشاعت کا ذکر اور نافرمان قوموں کی تباہی اور بربادی کا ذکر مسلسل چلا آرہا ہے۔ اسی سلسلے میں شعیب علیہ السلام کے

متعلق کچھ بیان ہوا تھا کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کے سامنے اصولی طور پر تین باتیں رکھی تھیں۔

پہلی بات کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی کرو اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ دوسری بات کہ ناپ تول میں کمی نہ کرو اور تیسری بات زمین میں فساد نہ مچاؤ۔ ساری باتیں سچی اور حق تھیں مگر قوم نے مذاق اڑایا لَاَ نْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ کہہ کر کہ تو بڑا تحمل کرنے والا سمجھدار آدمی ہے۔ یہ ان کا پیغمبر کو کہنا ایسے ہی تھا جیسے میں نے کہا تھا کہ کسی کمزور آدمی کو کہیں آؤ پہلوان جی! یا شرارتی آدمی کو کہیں حضرت صاحب تشریف رکھو۔ یہ ان کیساتھ مذاق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قَالَ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا یٰقَوْمِ اے میری قوم اَرَءَ یْتُمْ بتلاؤ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ اگر ہوں میں واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہیں توحید کا سبق دیتا ہوں اور یہ فطری چیز ہے اور تمہیں سمجھ نہیں آتی۔ پھر تم نے مطالبہ کیا کہ یہ ہمارے بت بولیں اور تیرا اقرار کریں کہ جو کچھ شعیب علیہ السلام کہہ رہے ہیں حق اور سچ ہے۔ تو بدائع الظہور کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے بتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا مَنْ رَّبُّکُمْ وَمَنْ اَنَا ’’تمہارا رب کون ہے اور میں کون ہوں؟‘‘ بتوں نے بول کر کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے جو ساری کائنات کا خالق ہے۔ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَنَبِیُّهٗ ’’اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی ہیں۔‘‘ اتنی واضح دلیل بھی میں تم کو دے چکا ہوں مگر تم ہو کہ ضد پر اڑے ہوئے ہو۔ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا اور اس اللہ نے مجھے روزی دی ہے اپنی طرف سے اچھی روزی۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت اور رسالت کا رزق عطا

www.besturdubooks.net

فرمایا ہے۔ یعنی رزق سے مراد روحانی رزق ہے۔ اور یہ مفہوم بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیاں تھیں بیٹا کوئی نہیں تھا۔ بھیڑ بکریاں رکھی ہوئی تھیں خود بوڑھے تھے بیٹیاں ہی بھیڑ بکریاں چراتی تھیں ان کا دودھ پی کر گذارہ کر لیتے تھے۔ لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کہا کہ ہماری بات مان لو تو تم بھی ایسے ہی کھلا کھاؤ پیو گے جسطرح ہم کھاتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے حلال وطیب، جس سے میرا گزارہ چل رہا ہے۔ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اور میں نہیں ارادہ کرتا یہ کہ تمہاری مخالفت کروں اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ ان چیزوں کی طرف جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں۔ وہ میں خود بھی نہیں کرتا ایسا نہیں ہے کہ تمہیں تو ان سے منع کروں اور خود کروں تاکہ تم کہو کہ کہتا کیا ہے اور کرتا کیا ہے۔

کامل جو کہتے ہیں وہی کچھ کرتے ہیں :

مثلاً میں تمہیں کہتا ہوں کہ رب تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ اور خود بھی کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ تمہیں کہتا ہوں کہ رب تعالیٰ کی عبادت کرو خود بھی اس کی عبادت کرتا ہوں۔ تمہیں کہتا ہوں کہ پورا ناپ تول کرو ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے پاس ناپ تول والی کوئی شے ہی نہیں ہے اور اگر کسی وقت ناپ تول کر دیتا بھی ہوں تو پورے ناپ تول کیساتھ دیتا ہوں اور کسی قسم کے فساد کا قائل نہیں ہوں۔ تو جو باتیں میں تمہیں کہتا ہوں خود بھی اس کا پابند ہوں اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ نہیں ارادہ کرتا مگر اصلاح کا جتنی میں توفیق رکھتا ہوں۔

اصلاح بین الناس بڑی چیز ہے۔ لوگوں کی خدمت کرنا، اتحاد اتفاق پیدا کرنا،

www.besturdubooks.net

عقائد اور اعمال کی اصلاح کی کوشش کرنا۔ دنیا میں خدمت خلق کے نام پر بڑی بڑی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں مگر کام صفر ہے صرف اپنے مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہیں ہے میری توفیق مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ۔ جتنی مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے میں اس کے مطابق کام کرتا ہوں عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اسی اللہ تعالیٰ کی ذات پر میرا بھروسہ ہے وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ ظاہری اور باطنی طور پر اس کیساتھ میرا ربط ہے اسی کیساتھ میرا تعلق ہے۔ وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِىْٓ نہ برانگیختہ کرے، نہ ابھارے تمہیں میرے ساتھ اختلاف رکھنا اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اس بات پر کہ پہنچے تمہیں اس کے مثل عذاب جو پہنچا نوح علیہ السلام کی قوم کو۔

کونسی قوم کونسے عذاب میں ہلاک ہوئی :

نوح علیہ السلام کی قوم سیلاب کی شکل میں تباہ ہوئی ان کی تباہی کا ذکر اسی پارے میں چند رکوع پہلے تم سن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کی مخالفت کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ انہوں نے مخالفت کی تباہ ہوئے کہیں تم میری مخالفت کر کے تباہ نہ ہو جاؤ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا ہود علیہ السلام کی قوم کو کہ ان پر تند و تیز ہوا کا عذاب آیا تھا جس سے سب مجرم تباہ و برباد ہو گئے اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ یا صالح علیہ السلام کی قوم کو کہ ان پر زلزلہ بھی آیا تھا اور صیحہ کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایک ڈراؤنی آواز نکالی جس سے ان کی کلیجے پھٹ گئے۔ اس طرح کا عذاب تم پر نہ آجائے۔ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ اور نہیں ہے لوط علیہ السلام کی قوم تم سے دور۔ رقبے کے لحاظ سے بھی دور نہیں ہے کہ مدین بحر میت کے قریب تھا اور زمانے کے لحاظ سے بھی وہ تم سے دور نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پتھر برسائے ان کو

www.besturdubooks.net

اندھا کیا اور ان پر آواز بھی مسلط کی اور اس علاقے کو الٹا کر دیا۔ ان قوموں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی مخالفت کی توحید کا انکار کیا تباہ و برباد ہو گئے کہیں تم بھی ان کی طرح برباد نہ ہو جاؤ۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور اپنے رب سے مغفرت طلب کرو معافی مانگو۔

پیغمبر کے علاوہ اصولی طور پر کوئی معصوم نہیں :

دیکھو! اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے سوا ہر بندہ گنہگار ہے۔ اصولی طور پر کوئی بھی گناہوں سے معصوم نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ میں گنہگار نہیں ہوں تو یہ خیال کرنا خود گناہ ہے۔ ہم ہر وقت گنہگار ہیں، ہماری آنکھیں گنہگار، ہمارے کان گنہگار، ہمارے اعضاء گنہگار، ہماری ساری زندگی گناہوں میں گزری ہے لہٰذا ہر وقت اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ آنحضرت ﷺ امت کی تعلیم کی خاطر دن میں سو سو دفعہ استغفار کرتے تھے۔ کبھی ایک مجلس میں ستر ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے۔ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ جن گناہوں سے توبہ کی ہے دوبارہ نہ کرو اور نیکی کے کاموں کی طرف رجوع کرو۔ وہ توبہ کوئی توبہ نہیں ہے کہ زبان سے توبہ توبہ اور عملاً اس کی خلاف ورزی، یہ نرا دھوکہ ہے۔ اپنے رب کی طرف رجوع کرو سچے دل سے توبہ کرو اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ بیشک میرا رب مہربان ہے محبت کرنے والا ہے۔ اس کی مہربانی کا اندازہ لگاؤ کہ مشرک رب تعالیٰ کیساتھ شریک ٹھہراتے ہیں رب تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں کوئی کہتا ہے عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، کوئی کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں بلکہ رب کا انکار کرتے ہیں پھر بھی وہ ان کو رزق دیتا ہے اور اولاد دیتا ہے اور بہت کچھ دیتا ہے۔ وَدُوْدٌ محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بڑی محبت کرتا ہے بشرطیکہ اس (بندے) کی طرف سے بھی کچھ طلب ہو یکطرفہ کام نہیں چلتا۔

www.besturdubooks.net

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ کہنے لگے اے شعیب علیہ السلام مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ ہم نہیں سمجھتے بہت سی وہ باتیں جو تم کرتے ہو۔ پہلے گزر چکا ہے کہ کہتے تھے کہ یہ تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے طریقے کو چھوڑ دیں اور اپنے مالوں میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں۔ مال ہمارے ہیں یا تمہارے ہیں؟ یہ تیری باتیں ہمیں سمجھ نہیں آتیں کہ اکیلا رب سارا نظام چلا رہا ہے۔ کیا ہمارے باپ دادا بیوقوف تھے جو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی پوجا کرتے تھے۔ نہ سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم مانتے ہی نہیں ہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو پیغمبر کی بات سمجھ نہیں آتی تھی۔

سورۃ ابراہیم میں ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ''اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ وہ بیان کرے ان کیلئے۔'' جتنے بھی پیغمبر آئے قومی زبان میں آئے ہیں تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں ان کی بولی سمجھ نہیں آتی اور پیغمبر سے زیادہ فصیح و بلیغ بھی کوئی نہیں ہوتا ان سے زیادہ بہتر انداز میں سمجھا بھی کوئی نہیں سکتا۔ ان ساری باتوں کے ہوتے ہوئے کوئی کہے بات سمجھ نہیں آتی تو اس کا صاف مطلب یہ ہے میں نہیں مانتا ہوں۔ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا اور بیشک البتہ ہم دیکھتے ہیں تجھے اپنے اندر کمزور۔ تیرا بھائی بیٹا کوئی نہیں صرف دو بیٹیاں ہیں وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ اور اگر نہ ہوتی تیری برادری جن کیساتھ ہمارا کچھ میل جول ہے تو تجھے ہم سنگسار کر دیتے یعنی پتھر مار مار کے بالکل ختم کر دیتے۔ چونکہ برادری کے لوگوں کا ایک دوسرے کیساتھ تعارف ہوتا ہے تعلقات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ایک دوسرے کی رعایت ہوتی ہے ان کا حیا ہمیں مارتا ہے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ اور نہیں ہے تو ہمیں کوئی پیارا، نہ سخت۔ تیری کوئی قدر نہیں ہے تیری برادری کے چند افراد کا خیال ہے۔

www.besturdubooks.net

قَالَ يٰقَوْمِ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کیا میری برادری زیادہ عزیز ہے تمہیں اللہ تعالیٰ سے کہ ان کا خیال رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا خیال نہیں رکھتے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ اور بنالیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اپنی پشتوں کے پیچھے۔ رب تعالیٰ کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے تمہیں رزق دیتا ہے جس نے تمہیں اولاد دی ہے اس کو تم نے بالکل بھلا دیا ہے اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ بیشک میرا رب جو تم عمل کرتے ہو گھیرنے والا ہے۔ علم کے لحاظ سے بھی اور قدرت کے لحاظ سے بھی۔ تمہارا سب کچھ اس کے علم اور قدرت کے احاطہ میں ہے۔

www.besturdubooks.net

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِىْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ عمل کرو تم اپنے طریقے پر بیشک میں بھی عمل کرنے والا ہوں سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ عنقریب تم جان لوگے مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ اسکو جس پر عذاب آئیگا ایسا يُّخْزِيْهِ جو اسکو رسوا کریگا وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ اور وہ شخص جو جھوٹا ہے وَارْتَقِبُوْٓا اور انتظار کرو تم اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب آیا ہمارا حکم نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نجات دی ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو ان کیساتھ ایمان لائے تھے بِرَحْمَةٍ

مِّنَّا اپنی مہربانی کیساتھ وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَۃُ اور پکڑا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا چیخ نے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا گویا کہ وہ ان گھروں میں آباد ہی نہیں ہوئے اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ خبردار دوری ہوئی مدین قوم کیلئے کَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ جیسا کہ دور ہوئی قوم ثمود وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دیکر وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اور کھلی سند دیکر اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اسکی جماعت کی طرف فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ پس انہوں نے پیروی کی فرعون کے حکم کی وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ اور فرعون کا حکم درست نہیں تھا یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ آگے آگے ہوگا وہ اپنی قوم سے قیامت کے دن فَاَوْرَدَھُمُ النَّارَ پس داخل کریگا وہ ان کو آگ میں وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور برا ہے وہ گھاٹ اتارے جانے کا وَاُتْبِعُوْا فِیْ ھٰذِهٖ لَعْنَةً اور پیچھے لگادی گئی ان کے اس دنیا میں لعنت وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قیامت والے دن بھی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ برا ہے تحفہ جو انکو دے گیا ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی یہ ہیں بستیوں کی خبروں سے نَقُصُّهٗ عَلَیْکَ ہم بیان کرتے ہیں ان کو آپ پر مِنْھَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ بعض ان میں سے قائم ہیں اور بعض ان میں سے کٹی ہوئی ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر چلا آ رہا ہے کہ ان کی قوم نے ان کی تبلیغ سے اکتا کر کہا کہ اگر تیری برادری نہ ہوتی کہ جن کیساتھ ہمارے تعلقات اور میل

جوں ہے تو ہم تمہیں پتھر مار مار کے ختم کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر نے فرمایا کہ تم میری برادری کا خیال کرتے ہو اور رب تعالیٰ کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ شعیب علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اور اے میری قوم! قوم کا انداز دیکھو اور پیغمبر کا بیان دیکھو۔ پھر بھی فرمایا اے میری قوم! عمل کرو تم اپنے طریقے پر اِنِّیْ عَامِلٌ بیشک میں بھی عمل کرنے والا ہوں۔ جب تم نے میری بات ماننی سُنی نہیں ہے تو پھر جو چاہو کرتے پھرو لیکن میں اپنے طریقے پر عمل کرتا رہوں گا۔ لیکن یاد رکھنا! سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ عنقریب تم جان لوگے مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ اسکو جس پر عذاب آئیگا ایسا جو اسکو رسوا کریگا وَمَنْ هُوَ کَاذِبٌ اور اس کو بھی جان لو جو جھوٹا ہے۔ کون سچا ہے، کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان ہے، کون عذاب کا مستحق ہے اور کون نجات کا؟ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَکُمْ رَقِیْبٌ اور انتظار کرو تم بیشک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب آیا ہمارا حکم۔ مدین کی کافی آبادی تھی اور اس علاقے کی مرکزی منڈی تھی۔ وہاں مقامی لوگ بھی ہوتے تھے اور بیرونی بھی۔

قوم شعیب علیہ السلام کی تباہی کا ذکر :

تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک دن ایسا ہوا کہ انتہائی شدید گرمی پھیلی کہ لوگوں کے سانس رکنے لگ گئے۔ مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان، مسافر اور مقامی سب پریشان ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ حضرت شعیب علیہ السلام، ان کے گھر والوں اور ایمان والوں کو کچھ نہ ہوا حالانکہ یہ بھی وہیں موجود تھے۔ لیکن مجرم پریشان ہو گئے اور گھر سے باہر نکل آئے کہ کھلی ہوا لگے گی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ایک گہرے بادل کا ٹکڑا آیا۔ چند آدمی اس کے نیچے جا کر کھڑے ہوئے تو ان کا سانس کچھ ٹھیک ہو گیا۔ انہوں نے باقیوں کو بھی

www.besturdubooks.net

آواز دی کہ ادھر آ جاؤ یہاں سکون ہے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس درمیان میں گھنٹہ گذرا یا دو گھنٹے بہر حال سب مجرم وہاں اکٹھے ہو گئے اور بڑے خوش ہوئے کہ یہاں ہمارا سانس آسانی سے آ جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اس بادل سے آگ برسی اور ساتھ ڈراؤنی آواز آئی جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور وہ سب جل مر گئے۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا نتیجہ بہت سخت ہوتا ہے۔

فرمایا جب ہمارا حکم آیا کہ بادل کی صورت میں آگ برسی ،سب تباہ ہو گئے۔ نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نجات دی ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان لوگوں کو جو ان کیساتھ ایمان لائے تھے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اپنی مہربانی کیساتھ وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ اور پکڑا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا چیخ نے۔پہلے ڈراؤنی آواز آئی جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے پھر آگ برسی فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس ہو گئے وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے۔جو باہر تھے وہ وہاں تباہ ہوئے اور جو گھروں میں تھے وہ وہاں گھٹنوں کے بل گر کر تباہ ہوئے۔ایسے محسوس ہوتا تھا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ وہ کبھی ان گھروں میں آباد ہی نہیں ہوئے۔وہ گھر جہاں ہر وقت چہل پہل تھی ،بھنگڑے اور ناچ تھے ،رنگا رنگ کی باتیں تھیں وہاں اب کسی کا نام ونشان نہیں ہے۔اَلَا خبردار بُعْدًا لِّمَدْیَنَ دوری ہوئی مدین قوم کی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ جیسے دور ہوئی ثمود قوم رب کی رحمت سے اور ان پر پھٹکار پڑی۔یہاں تک تو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا ذکر تھا۔

آگے موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کا ذکر ہے۔اور شاید آپس میں ربط یہ ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی صفورا رحمہا اللہ تعالیٰ کیساتھ نکاح کیا تھا جس کا

ذکر سورۃ القصص میں آتا ہے۔ تو شعیب علیہ السلام سسر ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام داماد۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے رسول بنا کر موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دیکر۔ وہ نو معجزے جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ ایک عصا مبارک کہ ڈالتے تو اژدھا بن جاتا تھا، ہاتھ گریبان میں ڈالتے تھے تو سورج کی طرح روشن ہو جاتا تھا اور ان کے علاوہ اس قوم کی نافرمانی کی وجہ سے ان پر قحط سالی مسلط کی گئی۔ پھلوں میں کمی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ان پر مینڈک مسلط کیے، خون کا عذاب مسلط ہوا کہ کھانا سالن پکاتے خون بن جاتا، پانی خون بن جاتا، دودھ خون بن جاتا، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جوئیں مسلط فرمائیں۔ ایک کو اتارتے چار اور چمٹ جاتیں۔ ہر وقت خارش کرتے رہتے۔ وقفے وقفے سے ان پر یہ عذاب آئے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ چھوڑی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ نہ دیا البتہ جادوگر ایمان لے آئے۔ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور کھلی سند دیکر بھیجا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اسکی جماعت کی طرف۔

لفظ فرعون کی تشریح :

مصر کی زبان میں صدر کو فرعون کہتے تھے۔ جسطرح ہم بادشاہ کو صدر کہتے ہیں۔ روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے تھے اور ایران کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا۔ فراعنہ مصر بہت سارے آئے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا جو فرعون تھا اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔ بڑا ہوشیار اور چالاک آدمی تھا جیسے آجکل ہمارے لیڈر ہیں۔ یہ بالکل فرعونی صفت پر ہیں اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ، عوام کیساتھ کچھ اور خواص کیساتھ کچھ، بالکل فرعونی مزاج کے ہیں۔ فرعون بڑا ہوشیار، بڑا شاطر، حق کو ختم کرنے والا اور حق والوں کا بڑا دشمن تھا۔ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ پس ان لوگوں نے پیروی کی فرعون کے حکم

www.besturdubooks.net

کی۔حکومت اقتدار اس کے پاس تھا اس لئے لوگوں نے اس کی اتباع اور پیروی کی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ اور فرعون کا حکم درست نہیں تھا۔لیکن دنیاداروں اور دولت مندوں نے فرعون کا دامن ہی پکڑا۔سرداری اس کی آخرت میں بھی قائم رہے گی۔کیسے؟ فرمایا يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ آگے آگے ہوگا وہ اپنی قوم سے قیامت والے دن۔آگے فرعون ہوگا اس کے پیچھے ہامان پھر قارون اور دوسرے افسر فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ پس وہ داخل کریگا ان کو آگ میں۔یہاں بھی آگے چلتا تھا وہاں بھی آگے آگے چلے گا۔وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور برا ہے وہ گھاٹ اتارے جانے کا۔ورد کا معنیٰ ہے پانی کا چشمہ اور مورود کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں پیاسے جانوروں کو پانی پلانے کیلئے اتارا جاتا ہے۔تو جانور پانی کے چشمے پر جب جاتے ہیں تو آگے پیچھے لائن لگی ہوتی ہے۔جسطرح جانوروں کیلئے وہ چشمہ گھاٹ ہے اسی طرح فرعونیوں کیلئے دوزخ گھاٹ ہو گا جس میں وہ اتارے جائیں گے۔وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً اور پیچھے لگادی گئی ان کے اس دنیا میں لعنت کہ دنیا میں لوگ جب اس کا نام لیتے ہیں تو اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔آج بھی اس کی لاش مصر کے عجائب گھر میں پڑی ہوئی ہے لوگ اس کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ لعنتی تھا جو اپنے آپ کو رب الاعلیٰ کہتا تھا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت والے دن بھی لعنت اس کا پیچھا کرے گی بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ۔رفد کا معنیٰ عطیہ اور تحفہ ہے مَرْفود کا معنیٰ جس کو تحفہ دیا گیا۔تو معنیٰ ہوگا برا ہے تحفہ جو انکو دیا گیا۔دنیا کا تحفہ بھی لعنت اور آخرت کا تحفہ بھی لعنت جو اس کی گردن پر پڑا ہوگا ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى یہ ہیں بستیوں کی خبروں سے۔یہ جو مذکورہ واقعات ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا، حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام

www.besturdubooks.net

کی قوم کا، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا اور اسی طرح فرعون کا، یہ بستیوں کی خبروں میں سے کچھ ہیں۔ مِنْ تبعیضیہ ہے۔ نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ ہم بیان کرتے ہیں ان کو آپ پر کہ نافرمانوں کیساتھ رب تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ مِنْهَا قَآئِمٌ بعض ان میں سے قائم ہیں۔ قوم ثمود نے پتھروں کو تراش کر جو مکان بنائے تھے وہ آج بھی موجود ہیں۔ جو لوگ سیر کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ دیکھتے ہیں چٹانوں میں بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے ہیں مگر رہنے والا کوئی نہیں ہے۔ وَّحَصِيْدٌ اور بعض ان میں سے کٹی ہوئی ہیں جیسے کھیتی کو کاٹ دیتے ہیں اسی طرح کچھ بستیاں تباہ و برباد ہوگئیں ہیں۔ ان قوموں سے عبرت حاصل کرو۔

www.besturdubooks.net

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۭ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہم نے نہیں ظلم کیا ان پر وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور لیکن انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ پس نہیں کفایت دی ان کو ان کے معبودوں نے الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ جنکو وہ پکارتے تھے اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے مِنْ شَيْءٍ کچھ بھی لَمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ جب آ گیا

تیرے رب کا حکم وَمَا زَادُوْھُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ نہ زیادہ کیا انہوں نے ان کیلئے سوائے ہلاکت کے وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اور اسی طرح ہے تیرے رب کا پکڑنا اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی جس وقت وہ پکڑتا ہے بستیوں کو وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اس حال میں کہ ان بستیوں میں رہنے والے ظلم کرنے والے ہوتے ہیں اِنَّ اَخْذَہٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بیشک اس کی پکڑ دردناک ہے سخت ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً بیشک اس میں نشانی ہے لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ اس شخص کیلئے جو خوف کھاتا ہے آخرت کے عذاب سے ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وہ دن ایسا ہے کہ جمع کئے جائیں گے اس کیلئے لوگ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ اور وہ دن ہے کہ جس میں حاضری دی جائے گی وَمَا نُؤَخِّرُہٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور ہم نہیں اس کو موخر کرتے مگر ایک وقت مقرر کیلئے یَوْمَ یَاْتِ جس دن آئے گا وہ دن لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ نہیں کلام کریگا کوئی نفس مگر اس کی اجازت سے فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ پس بعض ان میں سے بدبخت ہونگے اور بعض ان میں نیک بخت فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا پس بہرحال وہ لوگ جو بدبخت ہیں فَفِی النَّارِ پس دوزخ میں ہونگے لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّشَھِیْقٌ ان کیلئے اس میں گدھے کی آواز ہوگی پہلی اور پچھلی خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رہیں گے اس دوزخ میں ہمیشہ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جب تک کہ آسمان اور زمین ہونگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ مگر جو تیرا رب چاہے اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ بیشک تیرا رب کرنے والا ہے وہ جو وہ چاہے

www.besturdubooks.net

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا اور بہر حال وہ لوگ جو نیک بخت ہیں فَفِی الْجَنَّةِ وہ جنت میں ہونگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رہیں گے وہ اس جنت میں ہمیشہ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جب تک آسمان اور زمین ہونگے اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ مگر وہ جو تیرا رب چاہے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ یہ ایسا عطیہ ہے جو منقطع نہیں ہوگا فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ پس نہ ہوں آپ شک میں مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ اس چیز کے بارے میں جن کی یہ عبادت کرتے ہیں مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ یہ لوگ نہیں عبادت کرتے مگر ایسے ہی جیسے ان کے باپ دادا عبادت کرتے تھے اس سے پہلے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ اور بیشک ہم ان کو پورا پورا دیں گے ان کا حصہ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ جو کم نہیں کیا جائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوموں کی تباہی کا ذکر تم نے سنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ہم نے نہیں ظلم کیا ان پر جن کو ہم نے تباہ و برباد کیا ہم نے ان پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں کی وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور لیکن انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم و زیادتی کی کہ رب تعالیٰ کی توحید کا انکار کیا، پیغمبروں کی نافرمانی کی ان کے احکامات کو تسلیم نہیں کیا، نیکی اختیار نہیں کی، بدی کو نہیں چھوڑا جس کے نتیجہ میں یہ سب کچھ ہوا۔ تو رب تعالیٰ نے ان پر کوئی زیادتی نہیں کی انہوں نے اپنی جانوں پر خود ظلم کیا، اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو معبود بنایا۔ پھر جب رب تعالیٰ نے ان کو پکڑا تو فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ پس نہیں کفایت کی نہیں کام آئے ان کے الٰہ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ جنکو وہ پکارتے تھے اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے۔ جن کو انہوں نے مشکل کشا، حاجت روا، فریادرس، دستگیر بنا رکھا تھا وہ بھی ان کو عذاب سے نہ بچا سکے مِنۡ شَیۡءٍ کچھ بھی لَمَّا جَآءَ اَمۡرُ رَبِّکَ جب آگیا تیرے رب کا حکم۔ رب تعالیٰ کی گرفت اور سزا آئی عذاب آیا تو ان کا کوئی الٰہ میدان میں نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کس کے پاس قدرت ہے؟ اس کے سوا کون الٰہ ہے؟ وَمَا زَادُوۡھُمۡ غَیۡرَ تَتۡبِیۡبٍ ''اور نہ زیادہ کیا ان کیلئے ہلاکت کے سوا'' ان کے الٰہ ان کی ہلاکت کا سبب بنے بچاؤ کا سبب نہ بنے۔ یہ واقعات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَکَذٰلِکَ اَخۡذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الۡقُرٰی اور اسی طرح ہے تیرے رب کا پکڑنا اے مخاطب جس وقت وہ پکڑتا ہے بستیوں کو وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اس حال میں کہ ان بستیوں میں رہنے والے ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

حضور ﷺ کا فرمان کہ مجھے ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا :

ترمذی شریف، ابوداؤد شریف اور مسند احمد میں روایت ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا حضرت! آپ وقت سے پہلے بوڑھے ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بیس کے قریب بال سفید ہو گئے تھے۔ کچھ نیچے والے ہونٹ مبارک کے پاس اور کچھ دونوں کنپٹیوں میں اور کچھ سر مبارک میں۔ بیس سے زیادہ سفید نہیں تھے لیکن اٹھتے بیٹھتے کمزوری محسوس ہوتی تھی تو صحابہ کرام ؓ نے سوال کیا کہ حضرت آپ وقت سے پہلے بوڑھے ہو گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا شَیَّبَتۡنِیۡ ھُوۡدُ وَاَخَوَاتُھَا ''مجھے سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' اب سوال یہ ہے کہ سورت ہود میں کون سی ایسی چیز ہے جس نے آپ کو بوڑھا کر دیا؟ تو اس کے متعلق مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں ضلع میانوالی جو تفسیر میں شاگرد تھے حضرت مولانا مظہر نانوتویؒ کے جو ہندوستان میں اپنے دور میں سب سے بڑے

www.besturdubooks.net

مفسر قرآن تھے۔ جنہوں نے سہارن پور میں مدرسہ مظاہر العلوم قائم کیا تھا اور حدیث میں شاگرد تھے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے۔

آیتِ ہود، حضور ﷺ کے بوڑھا ہونے کا سبب:

حضرت فرماتے ہیں کہ یہ جو آیت ہے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى اس نے آپ ﷺ کو بوڑھا کر دیا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجرموں کی ہلاکت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اور اسی طرح ہے پکڑنا تیرے رب کا جب وہ پکڑتا ہے بستیوں کو اور ان بستیوں کے رہنے والے ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ تو آپ ﷺ جب اس آیت کریمہ کو پڑھتے تھے تو خیال کرتے تھے کہ میری امت میں بھی گنہگار ہونگے تو وہ بھی تباہ ہونگے جس سے آپ ﷺ پریشان اور مغموم ہوتے تھے اور غم اور پریشانی آدمی کو جلد بوڑھا کر دیتی ہے اور غم اور پریشانی نہ ہو اور آدمی کھاتا پیتا ہو تو جلدی بوڑھا نہیں ہوتا۔ تو حضرت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اس پریشانی کی وجہ سے جلدی بوڑھے ہوئے۔

جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سورت ہود کی آیت فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ ''پس آپ سیدھے رہیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو تیرے اوپر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے آگے نہ بڑھو۔'' اس آیت کی وجہ سے آپ ﷺ پریشان تھے کہ آیا میری امت میری قوم حق پر ڈٹ سکتی ہے یا نہیں۔ تو اس پریشانی نے آپ کو جلدی بوڑھا کر دیا۔ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ بیشک اس کا پکڑنا دردناک ہے سخت ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً بیشک ان قوموں کے ذکر میں نشانی ہے لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ اس شخص کیلئے جو خوف کھاتا ہے آخرت کے عذاب سے۔ جو رب دنیا میں عذاب دیتا ہے وہی آخرت میں بھی دے گا اور وہ آخرت کیا

www.besturdubooks.net

ہے؟ ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وہ دن ایسا ہے کہ جمع کئے جائیں گے اس کیلئے لوگ۔ ساری کائنات، انسان، جن فرشتے اور خدا کی ساری مخلوق میدان محشر میں جمع ہوگی وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ اور وہ دن ہے کہ جس میں حاضری دی جائے گی۔ حاضری کا دن ہے سب کو وہاں حاضر ہونا پڑے گا کوئی متنفس وہاں سے غیر حاضر نہیں ہوگا وَمَا نُؤَخِّرُهٗ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور ہم نہیں اس کو موخر کرتے مگر ایک وقت مقرر کیلئے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے قیامت کب برپا کرنی ہے یَوْمَ یَاْتِ جس دن آئے گا وہ دن لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ نہیں کلام کریگا کوئی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کیساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی نہیں بول سکے گا فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ پس بعض ان میں سے بدبخت ہونگے اور بعض ان میں نیک بخت۔ مومن بھی ہونگے، کافر بھی ہونگے، سچے بھی ہونگے، جھوٹے بھی ہونگے۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا پس بہرحال وہ لوگ جو بدبخت ہیں فَفِی النَّارِ پس وہ دوزخ میں ہونگے اللہ تعالیٰ بچائے۔ آج اس دنیا کی آگ میں لوہا پگھل جاتا ہے، تانبا پگھل جاتا ہے، بعض پتھر جل جاتے ہیں اور وہ آگ اس سے انہتر گنا تیز ہوگی۔ اگر اس آگ میں ڈال کر مارنا مقصود ہو تو ایک شعلہ کافی ہے لیکن رب تعالیٰ کا فرمان ہے لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی [اعلیٰ: ۱۳] ''نہ مرے گا اس دوزخ میں اور نہ ہی وہ زندہ رہے گا۔'' کیونکہ اگر ماردیا جائے تو پھر سزا کون بھگتے گا۔ خود کافر مشرک دوزخ میں سڑنے والے کہیں گے یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ [الحاقہ: ۳۰] ''کاش کہ موت مجھے ختم ہی کر دیتی۔'' اور سورت زخرف آیت نمبر ۷۷ میں ہے دوزخ کے انچارج فرشتہ مالک کو کہیں گے یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ ''اے مالک علیہ السلام! چاہئے کہ فیصلہ کر دے ہم پر تمہارا رب۔ ہمیں فنا کردے قَالَ وہ کہے گا اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ بیشک تم رہنے والے ہو اسی

مقام میں۔" اللہ تعالیٰ بچائے اور محفوظ رکھے جہنم میں لے جانے والے اعمال سے۔ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ان کیلئے اس میں گدھے کی آواز ہوگی پہلی اور پچھلی۔ زفیر گدھے کی اس آواز کو کہتے ہیں جو شروع میں زور سے نکالتا ہے اور شَهِيقٌ گدھے کی وہ آواز جو آخر میں مدھم سی ہوتی ہے۔ اور گدھے کی آواز سے اس لئے تشبیہ دی کہ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ [لقمن:۱۹] "سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔ حضرت لقمان حکیم نے اپنے پیارے بیٹے ساران کو بہت سی نصیحتیں کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ بیٹا بلاضرورت اونچی نہ بولو۔ اگر اونچا بولنا کوئی زیادہ فضیلت ہوتی گدھا بڑا افاضل ہوتا حالانکہ سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔ تو جہنمی گدھے کی طرح آوازیں نکالیں گے اور چیخیں گے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جب تک کہ آسمان اور زمین ہونگے۔ یہاں ایک بات سمجھ لیں کہ اس وقت جو زمین اور آسمان ہیں یہ فانی ہے۔

سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۸ میں ہے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ "جس دن تبدیل کی جائے گی زمین اس کے علاوہ دوسری زمین کے ساتھ اور یہ آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔" اور اس زمین کی جگہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی زمین آ جائے گی اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے آسمان آ جائیں گے اور جب تک وہ زمین اور آسمان قائم رہیں گے یہ دوزخ میں رہیں گے اور انہوں نے فنا ہونا نہیں ہے۔ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ مگر جو تیرا رب چاہے۔ رب تعالیٰ قادر ہے فنا کرنے پر مگر فنا کریگا نہیں۔ کرسکنا اور چیز ہے اور کرنا اور چیز ہے، دونوں میں فرق ہے۔

www.besturdubooks.net

سید سلیمان ندویؒ کا غلط نظریات سے رجوع کرنا :

ہندوستان میں بہت بڑے مؤرخ گذرے ہیں سید سلیمان ندویؒ، یہ علامہ شبلی نعمانی کے شاگرد تھے۔ پہلے ان کے نظریات ٹھیک نہیں تھے آنحضرت ﷺ کے جسمانی معراج کے منکر تھے اور خلود فی النار کے بھی منکر تھے۔ کہتے تھے کہ دوزخ ہمیشہ نہیں رہے گی اور کئی مسائل تھے جو انہوں نے سیرت النبی کی پہلی جلدوں میں پہلے ایڈیشنوں میں لکھے تھے۔ دوزخ کے فنا ہونے پر بھی انہوں نے چودہ دلائل پیش کیے۔ ان کو خیال آیا کہ کسی کامل پیر کی طرف رجوع کردں اور ان کے ہاتھ پر بیعت کردں اور یہ بات سمجھ لیں کہ بیعت نہ فرض ہے نہ واجب ہے نہ سنت مؤکدہ ہے بلکہ مستحب ہے۔ اور بیعت کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ذہنی انتشار سے بچ جاتا ہے۔ ہمارے تمام بزرگوں میں پیر و مرید گزرے ہیں۔ تو انہوں نے حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کو خط لکھا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت بڑے کھرے آدمی تھے فرمایا میں تیرے جیسے مُلحِد اور زندیق کو مرید نہیں بناتا۔ یہ لفظ سید سلیمان ندوی کو بڑے چبھے کہ مجھے ملحد اور زندیق کہا ہے حالانکہ لوگ میرا لوہا مانتے ہیں اور تھے بھی بڑے مؤرخ اور ادیب۔ پھر خط لکھا کہ حضرت آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے کہ مجھے ملحد اور زندیق کہا ہے۔ حضرت نے جواب لکھا اور چند مسائل کی نشاندہی فرمائی کہ آپ کے یہ نظریات قرآن مجید کے بالکل خلاف ہیں میرے پاس آکر سمجھو یا مجھے سمجھاؤ۔ آج کل کا کوئی غلام احمد قادیانی یا غلام احمد پرویز جیسا ہوتا یا انکا کوئی شطونگڑا ہوتا تو کہتا میں آدمی ہوں وہ بھی آدمی ہے، میں مولوی ہوں وہ بھی مولوی ہے، مجھے اس کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر وہ حضرت تھانویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات پیش کئے۔ حضرت نے سب کے جوابات

www.besturdubooks.net

دیئے۔ فرمایا دیکھو! دوزخ کا ہمیشہ نہ رہنا تو یہاں سے ثابت کرتا ہے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے جب تک زمین و آسمان ہیں مگر جو تیرا رب چاہے۔ تو فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ زمین و آسمان سے دنیا کے زمین آسمان مراد نہیں ہیں بلکہ اگلے جہان کے زمین و آسمان مراد ہیں جو ختم اور فنا نہیں ہونگے اور اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّکَ میں اللہ تعالیٰ نے قدرت کا اظہار فرمایا ہے یہ نہیں فرمایا کہ فنا ہو جائیں گے۔ کرنے اور کر سکنے میں بڑا فرق ہے۔ اسی طرح معراج جسمانی کے متعلق بھی سمجھایا، سمجھ گئے اور اپنے غلط نظریات سے توبہ کی اور استغفار کیا۔ حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ وعدہ کرو کہ آئندہ جو سیرت النبی کی جلدیں طبع ہونگی ان سے یہ مسائل نکال کر صحیح مسائل کر کے لکھو اور اپنی غلطیوں کا اظہار کرو گے اور اپنے رسالہ ''معارف'' میں جاتے ہی بیان دو گے کہ میں اپنے نظریات سے باز آگیا ہوں۔

چنانچہ حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے اپنے رسالے معارف میں تحریر لکھ دی کہ میں نے اپنے غلط نظریات سے توبہ کر لی ہے اور سیرۃ النبی سے بھی وہ مسائل نکال دیئے۔ اس وقت جو ایڈیشن ہیں ان میں وہ غلط مسائل نہیں ہیں اور سیرت کی کتابوں میں یہ بڑی مستند کتاب ہے۔ پہلی دو جلدیں مولانا شبلیؒ کی لکھی ہوئی ہیں ان میں کچھ غلطیاں تھیں سید سلیمان ندوی نے ان کی اصلاح کی ہے۔ آگے تیسری، چوتھی، پانچویں اور چھٹی جلد نہایت مبسوط ہیں۔ یہ سید سلیمان ندوی نے لکھی ہیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں اس سے زیادہ مستند ذخیرہ کوئی نہیں ہے۔ یہ نیک لوگ تھے غلطی کا اعتراف کرنے والے تھے۔ پھر حضرت تھانویؒ نے ان کو بیعت بھی کیا اور خلافت بھی دی اور پاکستان بنانے میں بھی ان کا بڑا دخل تھا۔

www.besturdubooks.net

اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ بیشک تیرا رب کرنے والا ہے وہ جو وہ چاہے۔ وہ جو ارادہ کرے اس کو کوئی روک نہیں سکتا وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ اور بہرحال وہ لوگ جو نیک بخت ہیں وہ جنت میں ہونگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جب تک آسمان اور زمین ہونگے اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّکَ مگر وہ جو تیرا رب چاہے منقطع کرسکتا ہے مگر کریگا نہیں عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ یہ ایسا عطیہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ وہ ایسی ہمیشہ کی زندگی ہے جسکا آج ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ سو سال نہیں، ہزار سال نہیں، لاکھ سال نہیں، کروڑ سال نہیں، ارب کھرب سال نہیں، وہ نہ ختم ہونے والی زندگی ہے اس کو سوچتے سوچتے ہمارے دماغ فیل ہوجائیں گے۔ فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَةٍ پس اے مخاطب نہ ہو تو شک میں مِّمَّا یَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ اس چیز کے بارے میں جن کی یہ عبادت کرتے ہیں مکے والے۔

ان ظالموں نے کعبۃ اللہ کی بیرونی دیواروں پر تین سو ساٹھ بت نصب کیے ہوئے تھے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بھی بت تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا بھی بت تھا اور ہُبل حضرت ہابیل رحمہ اللہ کا مجسمہ تھا، آدم علیہ السلام کا مظلوم بیٹا جو قابیل کے ہاتھوں شہید ہوا تھا۔ یہ لوگ ان کی پوجا کرتے تھے، لات، منات، عزیٰ کی پوجا کرتے تھے۔ فرمایا جن کی یہ پوجا کرتے ہیں اس میں آپ شک نہ کریں مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا کَمَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ یہ لوگ نہیں عبادت کرتے مگر ایسے ہی جیسے ان کے باپ دادا عبادت کرتے تھے اس سے پہلے تو ان کو ان کے خداؤں نے عذاب سے نہیں بچایا ان کو بھی نہیں بچا سکتے۔ آج ہی تم نے پڑھا ہے فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ ''پس نہ کام آئے ان کے خدا'' وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ اور

بیشک ہم ان کو پورا پورا دیں گے ان کا حصہ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ جو کم نہیں کیا جائے گا۔ سزا پوری پوری دیں گے دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ بچائے اور محفوظ رکھے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱۱ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۲ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝۱۱۴ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۱۵

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا گیا اس میں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہ ہوتا ایک فیصلہ جو طے ہو چکا تھا تیرے رب کی طرف سے لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ فیصلہ کر دیا جاتا ان کے درمیان وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ اور بیشک وہ لوگ اس قرآن کے بارے میں شک میں ہیں مُرِيْبٍ جو ان کو تردد میں ڈالتا ہے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اور بیشک سب کے سب البتہ پورا دیگا ان کو تیرا پروردگار اَعْمَالَهُمْ ان کے اعمال کا صلہ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ بیشک وہ جو عمل کرتے ہیں خبردار ہے فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ پس آپ ڈٹ کر

رہیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے وَمَنْ تَابَ مَعَکَ اور وہ لوگ بھی جنہوں نے توبہ کی آپ کے ساتھ وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے آگے نہ بڑھو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ بیشک جو کچھ بھی تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا ہے وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور نہ جھکو ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ پس چھوئے گی تم کو آگ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ اور نہیں ہوگا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے کوئی سازگار ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم کرو نماز کو طَرَفَیِ النَّهَارِ دن کے دونوں طرفوں میں وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اور رات کی گھڑیوں میں اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ بیشک نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور صبر کریں پس بیشک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا۔

بہت سارے پیغمبروں اور ان کی قوموں کے حالات بیان ہوئے۔ اور اس سے پہلے رکوع میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا اب اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی تسلی کیلئے ارشاد فرماتے ہیں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ۔ آسمانی کتابوں میں قرآن کریم کے بعد تورات کا درجہ بہت بلند ہے۔ ہزاروں انبیاء، بزرگ، علماء، مشائخ اس پر عمل کرتے آئے ہیں لیکن فَاخْتُلِفَ فِیْهِ پس اختلاف کیا گیا اس میں۔

www.besturdubooks.net

باعتبار مردم شماری یہودیوں کا عرب میں نمبر :

یہ آنحضرت ﷺ کی تسلی کیلئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی گئی تورات، اختلاف کرنے والوں نے اس میں بھی اختلاف کیا، ماننے والوں نے مانا اور نہ ماننے والوں نے نہ مانا اور خصوصیت کیساتھ موسیٰ علیہ السلام اور تورات کا ذکر اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ عرب میں مردم شماری کے لحاظ سے مشرکین کے بعد یہود کا نمبر تھا۔ خیبر سارا ان کا تھا اور مدینہ طیبہ میں ان کی اکثریت تھی اور مقامات پر بھی آباد تھے اور عربی لوگ یہودیوں سے تورات سنتے اور عربی ترجمہ کرتے تھے کیونکہ تورات کی اصل زبان عبرانی تھی۔ تو نہ ماننے والوں نے تو تورات کو بھی نہیں مانا۔ وَلَوْلَا کَلِمَةٌ اور اگر نہ ہوتا ایک فیصلہ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ جو طے ہو چکا تھا تیرے رب کی طرف سے کہ ہر قوم کی تباہی اور ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اگر پہلے سے یہ طے نہ ہوا ہوتا تو لَقُضِیَ بَیْنَھُمْ البتہ فیصلہ کر دیا جاتا ان کے درمیان جن لوگوں نے اختلاف کیا تھا کہ فوراً ان کو تباہ کر دیا جاتا۔ لیکن رب تعالیٰ کا پہلا فیصلہ قطعی ہے کہ فلاں وقت فلاں قوم کو تباہ کیا جائے گا وَاِنَّھُمْ اور بیشک یہ عرب لوگ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ. منہ کی ضمیر قرآن کی طرف لوٹتی ہے۔ قرآن شریف میں شک کرتے ہیں مُرِیْبٍ ایسا شک جو ان کو تردد میں ڈالتا ہے۔ لہذا آپ اس بات کی پرواہ نہ کریں، تورات میں لوگوں نے اختلاف کیا اور قرآن کے بارے میں شک کرتے ہیں۔ آپ کا کام ہے سنانا، منوانا آپ کا فریضہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو شک نہیں ہے الٓمٓ. ذلک کتاب لا ریب فیه. ''یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔'' لیکن اگر مزاج بگڑ جائے تو بھینگے کو دو دو چیزیں نظر آتی ہیں۔ اور صفراء کا غلبہ ہو تو چینی اور شہد بھی کڑوا لگتا ہے حالانکہ دونوں کتنے میٹھے ہیں، مگر اس کا مزاج بگڑا ہوا ہے۔ غلام جیلانی برق کا

www.besturdubooks.net

مزاج بگڑا ایک اسلام اسے دو نظر آتے تھے۔ اس نے کتاب لکھی "دو اسلام" کہ ایک اسلام وہ ہے جو ہم مانتے ہیں اور ایک مولویوں کا بنایا ہوا ہے، دو قرآن ہیں، ایک قرآن ہم مانتے ہیں ایک مولویوں کا بنایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دی آخر میں توبہ کر کے مرا لیکن وہ فتنے فساد کی کتابیں چھوڑ گیا۔ ابھی گردن اس کی صاف نہیں ہوئی کیونکہ اس کا فریضہ تھا کہ اعلان کرتا تحریری طور پر لوگوں کو بتاتا کہ میری یہ سب کتابیں کنڈم ہیں ان پر کوئی عمل نہ کرے۔ اب حال یہ ہے کہ منکرین حدیث اس کی کتابیں طبع کراتے ہیں، بیچتے ہیں اور لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہیں، اس کی کتابوں سے بدستور گناہ پھیل رہا ہے۔

تو جس وقت آدمی کا مزاج بگڑ جائے تو صحیح چیز نظر آتی ہے۔ تورات تو اللہ تعالیٰ کی کتاب تھی لیکن اختلاف کرنے والوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اور بیشک سب کے سب البتہ پورا پورا دیگا ان کو تیرا پروردگار اَعْمَالَهُمْ ان کے اعمال کا صلہ۔ جو لوگ عربی سے واقف ہیں ان کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ كُلًّا مضاف ہے اور اس کے اوپر جو تنوین ہے وہ مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے كُلَّ الْخَلَائِقِ سب کی سب مخلوق۔ اور لَمَّا اصل میں لِمَنْ مَا تھا پھر مَنْ کی نون کا میم میں ادغام کیا لِمَّا پھر لام کے کسرے کو فتح سے بدل دیا الف کی وجہ سے تو لَمَّا بن گیا۔ تو معنی ہوا کہ بیشک سب کی سب مخلوق البتہ وہ ہے کہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ "جس نے ذرہ برابر نیکی کی اس کو دیکھ لے گا وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ "اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا دیکھ لے گا۔" عمل کا نتیجہ ضرور ملے گا۔ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ بیشک وہ جو عمل کرتے ہیں خبردار ہے۔ مخلوق جو بھی عمل کرتی ہے رب تعالیٰ کو خبر ہے۔ بہت ساری قوموں کے حالات

www.besturdubooks.net

بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ اے نبی کریم ﷺ! پس آپ ڈٹ کر رہیں جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم رہو، رسالت پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچانے پر آپ قائم اور ڈٹ کر رہیں۔ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اور وہ بھی جنہوں نے کفر شرک سے توبہ کر کے آپ کا ساتھ دیا وہ بھی ڈٹ کر رہیں۔ پہلے گذر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضرت آپ وقت سے پہلے بوڑھے ہو گئے ہیں آپ کے بدن میں کمزوری آگئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَاَخَوَاتُهَا ''سورت ہود اور اس جیسی سورتوں کے مضامین نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔'' تو سورت ہود میں وہ کونسا مضمون ہے جس نے آپ ﷺ کو بوڑھا کیا؟ تو ایک تو اس آیت کی وجہ سے کہ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى ''اور اسی طرح تیرے رب کا پکڑنا جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے۔'' اس آیت سے آپ ﷺ پریشان تھے کہ میری امت بھی یہ جرائم کرے گی اور سزا ہوگی۔ اور دوسری یہ آیت کریمہ ہے کہ ''ڈٹ کر رہو جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ جنہوں نے توبہ کر کے آپ کیساتھ ایمان قبول کیا ہے وہ بھی ڈٹے رہیں۔'' اس پر آپ پریشان تھے کہ خدا جانے امت ڈٹ کر رہ سکتی ہے یا نہیں۔ لیکن الحمد للہ امت نے ڈٹ کر دکھایا اور ہر میدان میں کفر کا مقابلہ کیا اور دشمنان اسلام کی سرکوبی کی، اللہ اور اس کے رسول کے اعتماد پر پورے اترے کہ دنیا آپ ﷺ کے ساتھیوں کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

آدمی کو حق پر ڈٹ جانا چاہیے لوٹا نہیں ہونا چاہیے :

اور یاد رکھنا! کہ حق کی بات کو پکڑنا اور پھر اس پر ڈٹ جانا بڑی بات ہے اور آدمی کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ آدمی لوٹے کی طرح پھرتا رہے، صبح کوئی عقیدہ اور شام کو کوئی

عقیدہ۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ڈٹنا حق پر ہے غلط چیز پر ڈٹنا اچھی بات نہیں ہے۔ اور آج تو حال یہ ہے کہ حق پر ڈٹنا تو بعد کی بات ہے کسی کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ میں صحیح عقیدے پر چل رہا ہوں یا نہیں۔ اس کا احساس ہو کہ کہیں میرا عقیدہ ہی غلط نہ ہو کسی سے پوچھ لوں اور عقیدے کی درستی کیلئے قرآن سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔

دین سمجھنے کیلئے کوئی تیار نہیں :

اور میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی قرآن پاک کا لفظی ترجمہ پڑھ لے تو وہ کبھی کفر شرک بدعت میں مبتلا نہیں ہوگا۔ کوتاہی تو اپنی ہے کہ کوئی حقیقت معلوم کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہے اور اپنی کوتاہی مولویوں کے ذمہ لگا دیتے ہیں کہ ایک مولوی یہ کہتا ہے دوسرا مولوی یہ کہتا ہے، ہم کس کی مانیں کدھر جائیں؟ بھئی تم کسی مولوی کی نہ مانو خود قرآن مجید پڑھو اور سمجھو کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ اس پر عمل کرو مولویوں کا بہانہ بنا کر گمراہی میں نہ پڑے رہو۔ اور حکومت بھی اسلام کے عدم نفاذ کا ذمہ دار مولویوں کو ٹھہراتی ہے کہ مولوی فرقہ واریت پھیلاتے ہیں، کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے، ہم کس کا اسلام نافذ کریں؟ بھئی سوال یہ ہے کہ تم تو یہ بہانہ بناتے ہو لیکن مسلمانوں کے پچاس سے زیادہ ملک ہیں ان میں وہ ملک بھی ہیں جن میں کوئی فرقہ واریت نہیں ہے، خطیب کو اوپر سے لکھا ہوا خطبہ ملتا ہے وہ پڑھ کے سنا دیتا ہے تو ان ملکوں میں شریعت نافذ کیوں نہیں ہوتی؟ وہاں تو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مولویوں کا جھگڑا نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ تو ایک بہانہ ہے اصل خرابی حکمران طبقے کا بے دین ہونا ہے۔ جس اسلامی ملک کو دیکھو حکمران بے دین اور عیاش ہیں اپنی بے دینیوں پر زد نہیں آنے دیتے۔ ان کے بے دین ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ختم نبوت والوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا

www.besturdubooks.net

اضافہ کیا جائے تاکہ کوئی مرزائی جج پر نہ جا سکے، یہ کافر ہوتے ہوئے چلے جاتے ہیں کیونکہ پتہ نہیں چل سکتا۔ حکومت نے وعدہ کرلیا مذہب کے خانے کے اضافے کا، قادیانیوں نے عیسائیوں کو استعمال کیا وہ سڑکوں پر نکل آئے کہ اس طرح ہمیں الگ کیا جارہا ہے۔ حکومت نے شناختی کارڈ سے مذہب کا خانہ ہی ختم کردیا۔ جب یہ مطالبہ ہوا تھا مسلمانوں کی آبادی ساڑھے گیارہ کروڑ تھی اور عیسائی صرف گیارہ لاکھ تھے اور کل مرزائی ایک لاکھ چار ہزار تھے ۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ گیارہ لاکھ کی بات تو معتبر ہو، ایک لاکھ چار ہزار کی آواز موثر ہو اور ساڑھے گیارہ کروڑ کی آواز کی کوئی حیثیت نہ ہو۔ یہ حکمرانوں کے بے دین ہونے کا ثبوت ہے خدا ان کا بیڑا غرق کرے۔ سود کیخلاف شریعت کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سود حرام ہے لیکن وزیراعظم نواز شریف کا بیان آیا کہ ہم اس فیصلہ کیخلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کریں گے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

www.besturdubooks.net

حالانکہ شریعت کورٹ کی عدالت خود حکومت نے بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحمٰن اور رحیم ہے میں حیران ہوں کہ ان پر عذاب کیوں نہیں آتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اور ان کو بھی جنہوں نے کفر شرک سے توبہ کرکے آپ کا ساتھ دیا یعنی صحابہ کرامؓ ڈٹ کر رہنے کا حکم دیا کہ موقف میں لچک نہ آئے اور فرمایا وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے آگے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ کے احکام کیخلاف سرکشی نہ کرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ بیشک جو کچھ بھی تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔ یہ آیت کریمہ اچھی طرح یاد رکھنا۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نہ جھکو ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا یعنی جو پارٹی شریعت کیخلاف ہو ان کی طرف مائل نہ ہو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس چھوئے گی تم کو آگ۔ کیونکہ ظالموں کی طرف مائل ہونے کا مطلب یہ کہ تمہارا قارورہ ان کیساتھ ملتا ہے۔ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ آج لوگوں نے

www.besturdubooks.net

مفت ومفت دوزخ خریدی ہوئی ہے کہ ظالموں کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ وہ ظلم کیوجہ سے دوزخ میں جائیں گے اور یہ ظلم کے ساتھ تعاون اور ان کیساتھ میل جول رکھنے کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ اور نہیں ہوگا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے نیچے نیچے کوئی سازگار، مددگار کوئی نہیں ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ پکڑے گا تو کوئی مددگار نہیں ہوگا لہٰذا حق کا ساتھ دو اور جو ذہنی طور پر ظالم ہیں ان کا ساتھ نہ دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں غم نہ کر اور پریشان نہ ہو وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اور قائم کرو نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں۔ مثلاً فجر کی نماز ہے پوہ پھوٹنے کے بعد اور ظہر اور عصر کی نماز ہے غروب آفتاب سے پہلے وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور رات کی گھڑیوں میں زُلَفًا زُلْفَةٌ کی جمع ہے، رات کا حصہ۔ معنٰی ہوگا اور رات کی گھڑیوں میں۔ جیسے مغرب اور عشاء کی نماز ہوئی کیونکہ ضابطہ ہے ایک طرف دھیان کرنے سے دوسری طرف کے صدمے میں کمی آتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ نفلی نمازوں میں تہجد کی بڑی فضیلت ہے۔ اور تہجد کی نماز دو رکعتیں بھی ہیں، چار رکعتیں بھی ہیں، چھ رکعتیں بھی ہیں اور آٹھ رکعتیں بھی ہیں اور بارہ رکعتیں بھی ہیں اور آج کل ساڑھے پانچ بجے تک تہجد کا وقت ہے۔ (یہ جنوری کے مہینے کی بات ہے۔ مرتب)

آج کل لوگ آخرت سے بے پرواہ ہو گئے ہیں :

آجکل لوگوں میں آخرت کی تیاری کی فکر ختم ہوگئی ہے الا ماشاء اللہ۔ اور پہلے یہ ہوتا تھا کہ جس آدمی کے سر کا یا داڑھی کا بال سفید ہو جاتا تو اس کو آخرت کی فکر زیادہ ہو جاتی تھی اور آج کل کے ہمارے بوڑھے تاش کھیلتے ہیں اور کئی ایسے کھیل کھیلتے ہیں جن کا مجھے نام بھی نہیں آتا بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے کہتے ہیں گول ہو گیا۔ مجھے آج تک گول کا مفہوم سمجھ نہیں

www.besturdubooks.net

آیا کیونکہ دلچسپی ہی نہیں ہے۔ ساتھیو! آخرت کو کبھی نہ بھولو! فرض نمازوں کیساتھ ساتھ نفلی نمازیں پڑھواور خصوصاً تہجد کی نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ بیشک نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو، مٹا دیتی ہیں برائیوں کو۔ دیکھو وضو کی برکت سے صغیرہ گناہ ہاتھ پاؤں آنکھوں سے جھڑ جاتے ہیں، مسجد کی طرف آنے سے ایک ایک قدم کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں ایک ایک صغیرہ گناہ جھڑ جاتا ہے آٹومیٹک اور ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس ارادے سے چلو کہ قرآن حدیث کا درس بھی سننا ہے تو پھر ہر ہر قدم پر سات سات سو نیکیاں ملتی ہیں وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ''اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے بڑھا دے۔'' کیونکہ یہ فی سبیل اللہ کی مد میں ہے۔ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے۔ اور اگر کوئی قبول نہ کرے اور اکڑ جائے تو اس کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ آگے اللہ تعالیٰ آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ یہ کافر آپ کا مذاق اڑاتے ہیں اور وعظ کرنے پر برا بھلا کہتے ہیں وَاصْبِرْ اور صبر کریں فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ پس بیشک اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا۔ تمہیں اللہ تعالیٰ اجر دے گا، بدلہ دیگا اور درجات بلند فرمائے گا۔

www.besturdubooks.net

فَلَوْلَا كَانَ

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى
بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَاۤءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ
مَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا
عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ پس کیوں نہیں ہوئے ان جماعتوں میں سے مِنْ قَبْلِكُمْ جو تم سے پہلے گزری ہیں اُولُوْا بَقِيَّةٍ فضیلت والے لوگ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ جو منع کرتے زمین میں فساد سے اِلَّا قَلِيْلًا مگر بہت تھوڑے مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ان میں سے جن کو ہم نے نجات دی وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ اور پیروی کی ان لوگوں نے ظَلَمُوْا جنہوں نے ظلم کیا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ اس

چیز کی جس میں ان کو خوشحالی دی گئی تھی وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ اور تھے وہ مجرم وَمَا کَانَ رَبُّکَ اور نہیں ہے تیرا رب لِیُهْلِکَ الْقُرٰی کہ ہلاک کردے بستیوں کو بِظُلْمٍ ظلم کی وجہ سے وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ جب کہ وہاں کے رہنے والے اصلاح کرتے ہوں وَلَوْشَآءَ رَبُّکَ اور اگر چاہے تیرا رب لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً تو البتہ کردے لوگوں کو ایک گروہ وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اور ہمیشہ رہیں گے یہ مختلف اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ مگر وہ جس پر تیرا رب رحم کریگا وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ اور اسی واسطے ان کو پیدا کیا رب نے وَتَمَّتْ اور مکمل ہو چکا کَلِمَةُ رَبِّکَ فیصلہ تیرے رب کا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ میں ضرور بھروں گا جہنم کو مِنَ الْجِنَّةِ جنات سے وَالنَّاسِ اور انسانوں سے اَجْمَعِیْنَ اکٹھے ہونگے وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ اور ہر خبر ہم بیان کرتے ہیں آپ پر مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ رسولوں کی خبروں سے مَا وہ نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَکَ جس کے ذریعے ہم آپ کے دل کو ثابت رکھتے ہیں وَجَآءَکَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ اور آیا آپ کے پاس ان خبروں میں سے حق وَمَوْعِظَةٌ اور نصیحت وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور یاد دہانی مومنوں کیلئے وَقُلْ اور آپ کہہ دیں لِّلَّذِیْنَ ان لوگوں سے لَا یُؤْمِنُوْنَ جو ایمان نہیں لاتے اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ عمل کرو تم اپنے طریقہ پر اِنَّا عٰمِلُوْنَ بیشک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں وَانْتَظِرُوْا اور انتظار کرو تم اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ بیشک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی

ہے غیب آسمانوں کا اور زمین کا وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں سارے معاملات فَاعْبُدْهُ پس اسی کی عبادت کر وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اور اسی پر بھروسہ کر وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں تیرا پروردگار غافل ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

نہی عن المنکر نہ کرنے والوں کی مذمت :

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کے ان لوگوں کی برائی بیان فرمائی ہے جو پڑھے لکھے اور نیک تھے۔ اخلاقی حالت بھی ان کی کچھ اچھی تھی لیکن دوسرے لوگوں کو فساد فی الارض سے منع نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ ان کا فریضہ تھا امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ خود نیک ہونا بیشک اچھی بات ہے مگر اس سے خداوند عزیز کا عذاب نہیں ٹلتا، عذاب ٹلتا ہے مصلح ہونے کی وجہ سے جس کا ذکر اگلی آیت کریمہ میں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ پس کیوں نہ ہوئے ان جماعتوں میں سے جو تم سے پہلے گزری ہیں اُولُوْا بَقِيَّةٍ فضیلت والے لوگ، جو ان میں صاحب فضیلت، صاحب علم اور سمجھدار لوگ تھے يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ جو منع کرتے زمین میں فساد سے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی برائی بیان فرمائی ہے کہ جو صاحب علم، صاحب فضیلت اور سمجھ دار تھے انہوں نے لوگوں کو فساد فی الارض سے منع کیوں نہیں کیا؟ حالانکہ امر بالمعروف نہی عن المنکر ان کا فریضہ تھا اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ مگر بہت تھوڑے ان میں سے جن کو ہم نے نجات دی کہ انہوں نے امر بالمعروف نہی عن المنکر کیا لوگوں کو فساد فی الارض سے منع کیا۔ تو امر

www.besturdubooks.net

بالمعروف نہی عن المنکر کرنا عذاب سے نجات کا سبب ہے، محض نیک ہونا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچاتا۔

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بستی تھی جس میں گناہ بہت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس بستی کو وَمَنْ فِیْهَا اور جو اس میں ہیں سب کو تباہ کردو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا اے پروردگار! بِمَنْ فِیْهَا اس بستی میں رہنے والے تمام کو عذاب میں مبتلا کردوں؟ فرمایا ہاں! سب کو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! اس بستی میں تیرا ایک ایسا بندہ ہے لَمْ يَعْصِيكَ قَطُّ طَرْفَةَ عَيْنٍ جس نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کی پلک جھپکنے کے برابر، کیا اس کا گھر بھی تباہ کردوں؟ فرمایا ہاں! بیشک وہ خود تو نیک ہے لیکن وہ لوگوں کو نیکی کا سبق نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا وَلَمْ يَتَمَعَّرْ وَجْهُهٗ اور برائی دیکھ کر اس کا چہرہ متغیر نہیں ہوتا۔ برائی دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل نہیں پڑتے لہذا اس کو بھی ساتھ ہلاک کردے۔ تو نجات کا سبب مُصْلِحٌ ہے اصلاح کرنے والا، نیک ہونا عذاب سے نہیں بچاتا۔ تو فرمایا کہ صاحب فضیلت، صاحب علم اور سمجھدار لوگوں نے فساد فی الارض سے منع نہیں کیا وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور پیروی کی ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ اس چیز کی جس میں ان کو خوشحالی دی گئی۔ مال، دولت، اقتدار، باغ، کوٹھیوں کے پیچھے پڑے رہے ان کی ساری زندگی دنیا کی ترقی میں گزر گئی۔

حدیث پاک میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا "اگر ابن آدم کو دو بڑے وسیع میدان سونے کے بھرے ہوئے مل جائیں تو یہ تیسرے میدان کی تلاش میں پڑیگا دو پر قناعت نہیں کریگا۔" اور فرمایا

www.besturdubooks.net

وَلَا یَمْلَاءُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ ” بندے کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی پُر کر سکتی ہے۔ اور کوئی شے اس کے پیٹ کو بھرتی نہیں ہے۔“ تو فرمایا وہ لوگ جو مال و دولت کے پیچھے پڑے رہے وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ اور تھے وہ مجرم۔ آگے اللہ تعالیٰ ایک ضابطہ بیان فرماتے ہیں وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُھْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ اور نہیں ہے تیرا رب کہ ہلاک کر دے بستیوں کو ظلم کی وجہ سے وَّاَھْلُھَا مُصْلِحُوْنَ جب کہ وہاں کے رہنے والے اصلاح کرتے ہوں۔ یعنی ان بستیوں میں ظلم بھی ہے گناہ بھی ہیں لیکن وہاں کے باشندے اصلاح بھی کرتے ہوں برائیوں سے لوگوں کو روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک نہیں کرتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مُصلح کا وجود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مانع ہے۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ حضرت اَنَھْلِکُ وَفِیْنَا صَالِحُوْنَ ” کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے اس حال میں کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں قَالَ نَعَمْ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اِذَا کَثُرَ الْخُبْثُ جب گناہ اور جرائم زیادہ ہو جائیں۔ یعنی محض نیک ہونا عذاب کو نہیں ٹالتا مُصلح کا وجود عذاب کو ٹالتا ہے۔ صالح کا معنی ہے خود نیک ہونا اور مُصلح کا معنی ہے دوسروں کو نیکی کا سبق دینے والا اور برائی سے روکنے والا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نیکی اور بدی کا اختیار ہونا :

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ اور اگر چاہے تیرا رب لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً تو البتہ کر دے لوگوں کو ایک گروہ۔ بدی کا مادہ ہی نکال دے فرشتہ صفت بنا دے کہ فرشتوں میں جنسی خواہشات ہی نہیں ہیں نہ وہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ ان میں نر مادہ ہے، نہ لڑتے جھگڑتے ہیں۔ رب تعالیٰ چاہے تو ایسا کر سکتا ہے وہ قادر مطلق ہے۔

www.besturdubooks.net

اور معاذ اللہ تعالیٰ، اگر وہ چاہے تو تمام انسانوں کو کافر بنادے لیکن وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اور ہمیشہ رہیں گے یہ مختلف۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات میں خیر اور شر کی قوت رکھی ہے اور سمجھ دی ہے اور خیر اور شر کی قوت کو اختیار کرنے کا اختیار دیا ہے کہ اپنی مرضی سے خیر کا راستہ اختیار کریں یا شر کا راستہ اختیار کریں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ [سورت کہف] ''پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے۔'' نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی [النساء:۱۱۵] ''ہم پھیر دیں گے اسی طرف جس طرف اس نے رخ کیا ہے۔'' یعنی جس طرف وہ آدمی چلے گا ہم اس کو اسی طرف چلادیں گے، جبر نہیں ہے۔ اور اگر انسان میں نیکی بدی کا مادہ نہ ہوتا تو پھر تو فرشتہ ہوتا لہذا نیکی بدی کے لحاظ سے مختلف رہیں گے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ مگر وہ جس پر تیرا رب رحم کریگا وہ حق کیساتھ اختلاف نہیں کرے گا اور رب تعالیٰ کی مہربانی اسی پر ہوتی ہے جو رب کی طرف آئے۔ چنانچہ سورت عنکبوت آیت نمبر ۶۹ میں ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ ''اور وہ لوگ جو کوشش کریں ہماری طرف آنے کی ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں۔'' اور بخلاف اس کے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ''پس جب وہ میڑھے چلے تو ہم نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔'' [صف:۵] مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام سے پیٹھ پھیر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھ سیدھی نہیں کرتے۔ مختصر یہ کہ انسان اپنے ارادے اور مشیت میں مختار ہے۔ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسی واسطے ان کو پیدا کیا رب نے کہ اپنی مرضی سے ایمان لائیں اور اپنی مرضی سے کفر اختیار کریں، اپنی مرضی سے نیکی بدی کریں وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ اور مکمل ہو چکا فیصلہ تیرے رب کا۔ وہ فیصلہ یہ ہے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ البتہ میں ضرور بھروں گا جہنم کو جنات سے اور انسانوں سے

www.besturdubooks.net

اکٹھے ہونگے وہاں اکٹھے ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سارے جہنم کے ایک ہی خانے میں ہونگے بلکہ اپنے اعمال کے مطابق جہنم کے مختلف درجوں میں ہونگے۔ جسطرح ریل گاڑی میں مختلف درجے ہوتے ہیں کوئی فرسٹ کلاس میں ہے، کوئی سیکنڈ کلاس میں، کوئی تھرڈ کلاس میں ہوتا ہے۔ بعض ملحد یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۷ میں ہے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ''اور جنوں کو ہم نے پیدا کیا اس سے پہلے آگ کی لو سے۔'' اور دوزخ میں بھی آگ ہی ہے تو آگ کو آگ سے کیا تکلیف ہوگی۔ لیکن ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آگ آگ میں فرق ہے۔

چنانچہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ جہنم کے ایک طبقے نے دوسرے طبقے کی شکایت کی کہ اے پروردگار! اس طبقے کو میرے سے کچھ دور کردے کہ مجھے اس کی حرارت اور گرمی کھا گئی ہے۔ یعنی جہنم کا ایک طبقہ دوسرے طبقے سے نالاں ہے۔ جب دوزخ کی آگ میں اتنا فرق ہے کہ ایک طبقہ دوسرے طبقے سے پناہ لیتا ہے تو جنات تو دنیا کی آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر گنا زیادہ تیز ہے۔ دنیا کی آگ کی اس کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے جنات کو اس سے تکلیف نہ ہوگی۔ ایسی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جنہوں نے دین کو سمجھا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ اور ہر خبر ہم بیان کرتے ہیں آپ پر رسولوں کی خبروں سے وہ جس کے ذریعے ہم آپ کے دل کو ثابت رکھتے ہیں۔ بات اچھی طرح سمجھ لیں۔ مطلقاً ہر خبر نہیں بلکہ ہر وہ خبر کہ جس خبر کے ذریعے سے ہم تیرے دل کو ثابت رکھتے ہیں وہ ہم بیان کرتے ہیں۔ اور کل

www.besturdubooks.net

کے سبق میں تم پڑھ چکے ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ '' اور البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب پھر اس میں اختلاف کیا گیا۔'' اب یہ خبر کہ موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں اختلاف کیا گیا یہ آپ ﷺ کو کیوں سنائی تا کہ آپ ﷺ کو تسلی ہو کہ اگر اس وقت یہ لوگ قرآن کو نہیں مانتے اور صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ ہم نہ قرآن کو مانتے ہیں اور نہ تیری باتوں کو تو آپ پریشان نہ ہوں پہلی کتابوں کے بارے میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کی پہلے پیغمبروں نے بھی ہجرت کی، بکریاں چرائی اور ماریں کھائی، بڑا کچھ ہوا لیکن آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا ہے۔

پیغمبروں نے تمام تکالیف برداشت کر کے توحید کا سبق دیا :

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو توحید کا سبق دیا تو مشرکوں نے آپ ﷺ کو اتنا مارا کہ سارا بدن زخمی ہو گیا۔ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! آپ ﷺ ان کی پرواہ نہ کریں وہ درخت جو کنارے پر کھڑا ہے اس کو اشارہ کرو وہ تمہاری طرف آجائے گا۔ آپ ﷺ نے اشارہ کیا وہ درخت آپ ﷺ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا، تا کہ آپ ﷺ کی توجہ غم سے ہٹائی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اس درخت کو اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ پر چلا گیا۔ تو آپ ﷺ پر کافروں نے انتہائی ظلم کئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے واقعات سنا کر آپ ﷺ کو تسلی دی باقی پیغمبروں کی ہر ہر خبر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نہیں دی۔ چنانچہ تم چھٹے پارے میں پڑھ چکے ہو ارشاد ربانی ہے وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ [نساء: ۱۶۴] '' اور ہم نے ایسے رسول بھیجے جن کا حال ہم نے آپ پر بیان کیا ہے اس سے پہلے اور ایسے رسول بھی بھیجے جنکے حالات ہم نے بیان نہیں کئے آپ پر۔'' اور سورت مومن آیت نمبر ۷۸ میں

میں فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ''اور البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بہت رسول بھیجے ان میں سے بعض کے احوال ہم نے آپ کو بتائے اور بعض کے احوال ہم نے آپ کو نہیں بتائے۔''
تو بدعتیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سارا علم دیدیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم اور آپ ﷺ کے علم میں بس اتنا فرق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور آپ ﷺ کا علم عطائی ہے۔ یہ فرق کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم مشرک نہیں بنے کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور آپ ؐ کے علم میں فرق کر دیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو سارا علم دیا ہی نہیں ہے۔ بعض پیغمبروں کے واقعات ہم نے آپ کو بتائے ہیں اور بعض کے واقعات نہیں بتائے عطا ہی نہیں کئے۔ اور سورہ یٰسین میں ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ ''اور نہیں سکھایا نہیں عطا کیا ہم نے اس پیغمبر کو شعر کہنا اور نہ ہی لائق ہے اس کیلئے۔'' اس کے بعد عطائی کہاں سے آجائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو دیا ہی نہیں ہے۔ یاد رکھنا! یہ سب بدعتیوں کے ڈھکوسلے ہیں کہ آپ ﷺ کو سارا علم عطا کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ اور آیا آپ کے پاس ان خبروں میں سے حق وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور نصیحت اور یاددہانی مومنوں کیلئے۔ آپ مومنوں کو سنا کر یاددہانی کرائیں۔ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور آپ کہہ دیں ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لائے آپ کی نبوت پر، اللہ تعالیٰ کی توحید پر اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ عمل کرو تم اپنے طریقہ پر اِنَّا عٰمِلُوْنَ بیشک ہم بھی عمل کرنے والے ہیں اپنے طریقے پر وَانْتَظِرُوْا اور تم انتظار کرو اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ بیشک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں کہ کامیابی کس کو حاصل ہوتی ہے اور عذاب میں کون مبتلا ہوتا ہے۔ کون بچتا ہے اور کون

www.besturdubooks.net

تباہ ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر کافر کہتے تھے کہ تم نے جو عذاب لاتا ہے ہمیں بتاؤ وہ کب آئے گا۔ اس کے جواب میں فرمایا وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے غیب آسمانوں اور زمین کا، وہ جانتا ہے کہ اس نے تم پر عذاب کب نازل کرنا ہے مجھے جتنی بات رب تعالیٰ بتاتے ہیں میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں سارے معاملات۔ اس نے اپنے خدائی اختیارات میں سے تو ایک رتی بھی کسی کو نہیں دی۔ فَاعْبُدْهُ پس اسی کی عبادت کر وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اور اسی پر بھروسہ کر وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں تیرا پروردگار غافل ان کاموں سے جو تم کرتے ہو۔ تمہاری نیکی بدی سب رب تعالیٰ کے علم میں ہے۔

آج مورخہ ۹ صفر المظفر بروز جمعرات ۱۴۳۰ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۹ کو

یہ سورۃ مکمل ہوئی۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ

(مولانا) محمد نواز بلوچ

مہتمم: مدرسہ ریحان المدارس، جناح روڈ گوجرانوالہ۔

www.besturdubooks.net